السیف المسلول لاعدا اصحاب الرسول

معارفِ الصحابہ

افسوس! صحابہ کرام کا جس طرح تعارف اور ان کی حیثیت جیسے ہر ایک
کو معلوم ہونی چاہیے وہ نہیں۔ اگر معلوم ہو جائے تو کوئی فرقہ جنم نہ لے گا

افادات

مناظرِ اسلام امام اہلسنت

حضرت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیب وتخریج

ابو عکاشہ عمر فاروق

جامعہ فاروقیہ کراچی

کلمة الحق

السیف المسلول لاعدا اصحاب الرسول

معارفِ الصحابہ

افسوس! صحابہ کرام کا جس طرح تعارف اور ان کی حیثیت جیسے ہر ایک کو معلوم ہونی چاہیے وہ نہیں۔ اگر معلوم ہو جائے تو کوئی فرقہ جنم نہ لے گا

افادات

مناظرِ اسلام امام اہلسنت

حضرت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تخریج

ابو عکاشہ عمر فاروق

جامعہ فاروقیہ کراچی

کلمۃ الحق

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: السیف المسلول لاعداء اصحاب الرسول معارف الصحابہ

ازافادات: مناظر اسلام امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

تالیف: میاں محمد عمر فاروق

طبع اول: 2019

ناشر: کلمۃ الحق پاکستان

فہرست مضامین

مقدمہ ۲۳

ہندوستان اور شیعت.. ۲۴

پاکستان اور شیعت ۲۵

قیام سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم ۲۶

خدمات سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم ۲۷

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ.. ۲۸

ابتدائی حالات ۲۸

تعلیمی پس منظر.. ۲۸

تدریس وخطابت.. ۲۹

ایک مناظرہ کا دلچسپ واقعہ.. ۳۰

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ سے تعارف ۳۲

امیر عزیت شہید کی شہادت کی خبر.. ۳۳

سپاہ صحابہ سندھ کی صدارت ۳۴

سپاہ صحابہ کی سرپرستی کا منصب.. ۳۴

سانحہ شہادت ۳۷

سفر شہادت سے روانگی ۳۸

علامہ حیدری رحمہ اللہ کے قاتل کون ؟ ۴۰

دو باتیں ۴۴
دوسری بات ۴۵
حفاظت دین مقدم ہے اشاعت دین پر ۴۵
ہمارے دور میں مذکور اصول کی مخالفت کیوں ؟ ۴۵
دفاع نہ کرنے والوں کی تقسیم ۴۶
دوسری قسم کے لوگ اور دین کا نقصان ۴۶
عدم علم پر ایک مولوی کی دغابازی کا واقعہ ۴۶
مفتی صاحب کا جواب لفظ " اگر" کے ساتھ ۴۷
لفظ " اگر " مسئلے کا حل نہیں ہے ۴۷
پہلی صورت کا نتیجہ ۴۷
مرزائیت اور شیعت میں فرق کیوں ؟ ۴۸
دوسرے طریقے کا نتیجہ ۴۸
ماقبل کی طرف عود ۴۸
مفتی صاحب کو حضرت حیدری رحمہ اللہ کا مشورہ ۴۹
مومن کی دو قسمیں ۴۹
کافر کی دو قسمیں ۴۹
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور دین ۵۰
دین کو تباہ کرنے والی دو چیزیں ۵۰

بدعت اورالحاد ۵۰
بدعت کی دو قسمیں ہیں ۵۰
الحاد کی دو قسمیں ہیں ۵۱
فاسق کے درجات ۵۱
شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی کتاب تحفۃ اثناعشریہ اور فاسق بمعنیٰ کافر ۵۲
واقعہ خیبر سے تفہیم ۵۲
خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر قرآن کا منکر ہے ۵۲
منکرین صحابہ اور بدعت والحاد ۵۳
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا امت پر احسان ۵۳
اہلسنت کا عقیدہ ہے ۵۳
رافضیت کا عقیدہ ۵۴
آیت درجات ۵۴
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کلمہ پڑھنے والوں کے دو گروہ ۵۵
پہلے گروہ کے متعلق ۵۵
وہ گروہ ہے ۵۵
امت کے بہترین مومن اور غلیظ ترین کافر ۵۷
مومنین ومنافقین کی نشانیاں قرآن میں ۵۷
مومنین کی شان کیا تھی ؟ ۵۸

مومنین کی شان ۵۹
منافقین کی صفت ۵۹
منافق کافر ہے ۶۰
قرآن میں صراحت منافق کافر ہیں ۶۲
صدقہ منافقین کے عدم قبولیت کی وجہ ۶۲
صحابہ اور منافقین کے لئے حکم خداوندی ۶۳
کسی کی تکفیر، کافر بتانا ہے بنانا نہیں ۶۳
تلمیذ رسول بننے کے لئے تزکیہ شرط ہے ۶۳
تزکیہ کی علامت اخذ صدقہ ہے ۶۵
حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا واقعہ ۶۵
مسلمان کے دو گروہ (وقت ایمان کے اعتبار سے) ۶۶
فتح مکہ سے پہلے والوں کی وجہ فضیلت ۶۶
تعظیم بیان کرنے کا جائز طریقہ ۶۷
بزبان قرآن صحابہ سارے جنتی ہیں ۶۷
ایم۔یو بورڈ کا اجلاس اور افتخار نقوی کی شرارت ۶۹
اصحاب کا آل سے خروج دھوکہ ناکام ۶۹
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ (غلط فہمی کا ازالہ) ۷۰
حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کی کتاب (جہان دیدہ) ۷۱

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم ۷۱
قیامت میں تین گروہ ۷۲
امام صاحب اور امام اوزاعی کا مناظرہ ۷۲
جنت کے مہمان خصوصی صحابہ ہیں ۷۳
تین گروہوں میں سے جنتی کون ؟ ۷۴
آیت رضوان واقعہ حدیبیہ ۷۶
آیت استخلاف ۷۷
حکم او روعدہ میں فرق ۷۸
وعدہ خلافت مؤمنین صالحین کے ساتھ ۷۹
خلافت کی صفات ۷۹
وعدہ الٰہی۔خلیفہ ایک نہیں جماعت ہو گی ۷۹
خلفائے راشدین کے منکر آیت استخلاف کے منکر ہیں ۸۰
خلیفہ اللہ نے کیسے بنایا ؟ ۸۰
صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں محبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۸۱
وعدہ خلافت پورا ہو چکا ہے ۸۲
خلافت شیخین کو ماننا مسلمان ہونے کیلیے اور ختنین سنی ہونے کیلیے ضروری ہے ۸۲
خلافت فاروقی پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہ ۸۳
عقیدہ اہلسنت کے بغیر حضرت علی رضی اللہ عنہ آیت استخلاف کا حصہ ہی نہیں بنتے ۸۳

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور عقیدہ اہلسنت ۸۴
آیت فرقان ۸۴
منافقین کی حرص اور ان کو جواب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۸۵
منافقین اور کمزوروں میں فرق ۸۶
آیت کے دقائق ۸۷
آیت قرآنی......دور صدیقی میں صادق آئی ۸۷
آیت ولایت ...... شیعہ استدلال ۸۹
آیت کا ترجمہ عند الروافض ۹۰
گرفت حیدری ۹۰
مرتدین صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں تھے ۹۱
بزبان قرآن ...... صدیق اللہ کا عاشق اور پیارا ہے ۹۲
یُحِبُّونَہ ۹۲
صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ کا عاشق ومحبوب ماننا ہو گا ۹۴
آیت صفات تسعہ ۹۵
صحابیت کی تعریف وفضلیت ۹۶
صحابیت کسی اور عمل کی محتاج نہیں ہے ۹۶
کوئی گناہ صحابیت کو ختم نہیں کر سکتا ۹۷
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی غلطیاں گناہ نہیں بلکہ کشتہ گناہ ہیں ۹۸

آیت صفات تسعہ ۹۹

تعلیم بتانے نہیں سکھلانے کا نام ہے ۹۹

توبہ والا عمل حضور ﷺ سے ناممکن ہے..............................۱۰۰

توبہ سکھانے کے لئے صحابہ کو استعمال کیا گیا..............................۱۰۱

توبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی خصوصی صفت ہے ۱۰۱

اطاعت رسول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چلتی ہے.......................۱۰۲

آیت کے متعلق شیعہ عقیدہ..۱۰۲

"وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ" اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں ۱۰۳

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیاں تکمیل دین کا سبب بنیں ۱۰۴

حضرت علی وحضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی لڑائی سے آیت قرآنی پہ عمل ہوا............ ۱۰۴

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے معیار تاریخ نہیں ہے ۱۰۵

معترضین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بہترین رد اور سوال بھی......................۱۰۵

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۰۶

منافقین کے لئے طریقہ نجات ۱۰۷

بزبان قرآن ......منافقین مدینہ میں ٹھہر ہی نہیں سکتے..............................۱۰۸

آیتِ حفاظت قرآن ۱۰۹

علم بمعنیٰ یقین..۱۱۰

فرمان محدث دھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۱۱

چور صندوق کا پورے سامان کا چور ہے ۱۱۱
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا منکر بھی ۱۱۲
سارا دین دیکھا اور بتایا صحابہ نے ۱۱۲
سپاہ صحابہ پورے دین کی سپاہ ہے ۱۱۳
آیت مؤمنین ۱۱۵
ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قرآنی شہادت ۱۱۵
صداقت صحابہ پر قرآنی شہادت ۱۱۶
سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شرعی حکم ۱۱۷
اقسام سبّ ۱۱۷
تو سبّ کی دو قسمیں ہوئیں ۱۱۷
سبّ غیر قادح کی دو صورتیں ۱۱۷
شرح فقہ اکبر ۱۱۸
موضوع کی تعیین ۱۱۸
امر دنیاوی کی وجہ سے بغض اور رافضیت ۱۱۸
فتاویٰ امام تقی الدین السبکی ۱۱۸
فتاویٰ مفتی محمود ۱۱۹
امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور بغض صحابہ رضی اللہ عنہم ۱۱۹
فصل اول ۱۲۰

تکفیر صحابہ رضی اللہ عنہم کفر ہے........ ۱۲۰
مطالب اولو النھی اور تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۲۰
ملا علی قاری رحمہ للہ اور تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۲۱
الموضوعة الفقهية اور تکفیر صحابہ........ ۱۲۱
اکفار الملحدین اور خلافت شیخین کا انکار........ ۱۲۱
صحابہ کا استحلال کفر ہے ۱۲۲
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتماد ضروری ہے........ ۱۲۲
فتاویٰ السبکی اور تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۲۳
الشفاء اور تکفیر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ۱۲۳
مولانا طارق جمیل صاحب اور تکفیر صحابہ ۱۲۴
صحابی کا نام لے کر سبّ کرنے والے کا شرعی حکم ۱۲۴
فصل دوم ۱۲۷
سبّ شیخین اور انکار خلافت شیخین کا حکم شرعی........ ۱۲۷
سبّ صدیق کفر ہے........ ۱۲۸
تکفیر صحابہ تکذیب پیغمبر کو متضمن ہے........ ۱۲۸
سبّ شیخین کفر ہے ۱۲۸
تحقیق کیا ہے ؟ ۱۲۹
سبّ شیخین کرنے والا واجب القتل ہے ۱۲۹

سبّ صحابہ بدعت جب کہ استحلال سبّ کفر ہے ۱۲۹

شاتم ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ نہ پڑھو ۱۳۰

شرح فقہ اکبر اور تکفیر روافض ۱۳۰

سبی روافض بحکم مرتد ہیں ۱۳۰

انکار خلافت شیخین کفر ہے ۱۳۰

فتاویٰ عزیزی اور فرقہ امامیہ ۱۳۱

فتاویٰ عالمگیری اور خلافت شیخین کا انکار ۱۳۱

فتاویٰ عالمگیر ی کا تعارف ۱۳۱

خلافت شیخین کا انکار .... اور شروحات کنز ۱۳۲

فتح القدیر شرح ہدایہ اور انکار خلافت شیخین ۱۳۲

شاہ ولی اللہ اور فرقہ امامیہ ۱۳۲

شرح فقہ اکبر اور خلافت شیخین کا انکار ۱۳۳

منکر خلافت شیخین کا کفر اور علامہ شامی کا تساہل ۱۳۳

فتاویٰ مفتی محمود رحمہ اللہ اور شیعہ کا کفر ۱۳۳

مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۱۳۴

رضا خانیت اور رافضیت ۱۳۴

روافض اور دور حاضر کے فتاویٰ ۱۳۵

ہمارے دو ر کے روافض ۱۳۶

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور رافضیت ۱۳۶
حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ للہ اور رافضیت ۱۳۷
روافض کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں ۱۳۷
حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور رافضیت ۱۳۷
ایک مغالطہ صرف غالی رافضی کافر ہیں کا ازالہ ۱۳۸
غالی رافضی کسے کہتے ہیں ۱۳۸
فتاویٰ رشیدیہ اور رافضیت ۱۳۸
علمائے دیوبند کا "متفقہ فیصلہ" ۱۴۰
بریلوی واہلحدیث اور رافضیت ۱۴۰
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور رافضیت ۱۴۰
بزبان شیخ اہلسنت کا عقیدہ ۱۴۱
رافضیت سے مناکحت ومشاربت شیخ کی نظر میں ۱۴۱
شیعہ کے کفر کی وجوہ شیخ کی نظر میں ۱۴۱
غنیۃ الطالبین پر مفید تبصرہ ۱۴۳
پیر غلام حسن سواد اور رافضیت ۱۴۴
حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ اور رافضیت ۱۴۴
روافض کی تکفیر نہ کرنے والے علماء او رعدم تکفیر کی وجہ ۱۴۵
حضرت مفتی عبدالقادر رحمہ اللہ اور تکفیر نہ کرنے والے علماء ۱۴۶

علامہ شامی رحمہ اللہ کی تکفیر نہ کرنے کی وجہ ۱۴۶
اصطلاحات شیعہ ۱۴۸
اصول اربعہ ۱۴۸
امام مہدی کا لقب ۱۵۰
تین کے علاوہ سب صحابہ مرتد ہوگئے تھے ۱۵۱
محمد بن حسن طوسی کا تعارف ۱۵۱
تعارف انوار نعمانیہ ۱۵۳
ترجمہ مقبول کا تعارف وفضیلت ۱۵۳
ابو بکر وعمر کافر تھے ۱۵۴
ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے بیزاری نہ کرنے والا ہمارادشمن ہے ۱۵۴
ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ شیطان سے بڑے بدبخت ہیں ۱۵۴
خطرناک آگ میں خلفاء ثلاثہ ۱۵۵
خلفاء وامہات بر تبرّا نہ کرنے والا ہمارا نہیں ۱۵۶
خلفاء ثلاثہ جہنم میں داخل ہوں گے ۱۵۶
صحابہ پر لعنت بطور وظیفہ ۱۵۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسلمان جاننے والا کافر ہے ۱۵۷
حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہن پر لعنت یہ دونوں قاتل رسول ہیں ۱۵۷
۹ربیع الاول عید اکبر کا دن ۱۵۷

شیخین کا محب جنت میں داخل نہ ہو گا.. ۱۵۷
کفر ،فسوق اور عصیان سے مراد بالترتیب خلفاء ثلاثہ ہیں.................. ۱۵۸
ظالم سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں ۱۵۸
کافر سے مراد جناب ثانی... ۱۵۹
سورۃ النساء آیت(۱۳۷)از دادِ کفر کا مصداق چار یار........................ ۱۵۹
"فاحشۃ مبینۃ" سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا.......................... ۱۶۰
تشبیہ سے خلافت علی پر استدلال.. ۱۶۱
خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے متعلق شیعہ عقیدہ................................ ۱۶۱
خلافت راشدہ کے متعلق شیعہ عقیدہ....................................... ۱۶۲
شیخین گلچھرے اڑانے والے ہیں ۱۶۲
دامن اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تاتار ہے........................ ۱۶۲
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کا انتخاب دینی مقاصد کے لئے تھا.................. ۱۶۲
یہودیوں کی اہلسنت سے خطرناک لڑائی رافضیت کے روپ میں ۱۶۴
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو طلاق ۱۶۵
تعارف احتجاج طبرسی ۱۶۵
اہل بیت وآل رسول عند الروافض... ۱۶۶
معصومین کون ہیں ؟.. ۱۶۶
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن کو کما انزل جمع نہیں کیا................ ۱۶۸

موجودہ قرآن کی قرأت بامر مجبوری ہے............ ۱۶۹
تحریف قرآن پر اخبار کثیرہ کا ورود............ ۱۷۰
کما انزل قرآن میں آئمہ کے نام تھے............ ۱۷۰
اصلی قرآن میں مہاجرین وانصار پر ہتک ہے............ ۱۷۱
فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن مُحرّف ہے............ ۱۷۲
سورہ احزاب سورہ بقرہ سے بھی بڑی تھی............ ۱۷۴
قیام مہدی تک موجودہ قرآن ہی پڑھا جائے گا............ ۱۷۵
موجودہ قرآن خدا کی پسندیدہ ترتیب پر نہیں ہے............ ۱۷۵
تحریف قرآن پر روایات متواترہ موجود ہیں............ ۱۷۵
مسئلہ امامت............ ۱۷۶
دو ہزار سے زائد روایات ہیں............ ۱۷۶
شیعوں کے مشائخ اربعہ نے عدم تحریف کا قول حالت تقیہ میں کیا............ ۱۷۶
جس قرآن کو جبرائیل لائے اس کی سترہ ہزار آیات ہیں............ ۱۷۷
قرآن کو اصلی حد پر پڑھنا امام مہدی کا حق ہے............ ۱۷۷
تحریف قرآن پر روایات کتب معتبرہ سے منقول ہیں............ ۱۷۷
عدم تحریف کا قول حالت تقیہ میں ہونے کی وجہ دلیل............ ۱۷۸
موجودہ قرآن سے لفظ علی، آل محمد اور منافقین کے نام حذف کر دیئے گے............ ۱۷۸
مشائخ روافض کا اعتقاد قرآن محرف ہے............ ۱۷۹

بطور نمونہ چند آیات ۱۸۱
جن میں شیعہ تحریف کے قائل ہیں ۱۸۱
لاریب کتاب ۱۸۲
سورۃ طٰہ آیت نمبر ۱۵ .... ۱۸۲
سورۃ البقرۃ ۹۱ .... ۱۸۳
سورۃ توبہ ۵۰ .... ۱۸۴
سورۃ بقرۃ ۱۰۶ .... ۱۸۴
سورۃ الجاثیہ ۱۹ .... ۱۸۵
سورۃ توبہ ۱۱۲ .... ۱۸۵
سورۃ توبہ ۱۲۹ .... ۱۸۶
سورۃ المائدۃ ۹۵ .... ۱۸۶
سورۃ محمد ۹ .... ۱۸۶
سورۃ الرحمن ۳۹ .... ۱۸۶
سورۃ یوسف ۴۹ .... ۱۸۷
نسخ التلاوۃ اور اختلاف قرأت عند الروافض ۱۸۷
ناقلین وجامعین قرآن اور رافضیت کا عقیدہ ۱۸۸
روایات اختلاف قرأت اور شعیہ دھوکہ ۱۸۹
رافضیت کا قرآن پر ایمان ممکن ہی نہیں ۱۸۹

تحریف قرآن پر مناظرے کے لئے شرائط ۱۹۱
جس کے پاس تحفہ اثنا عشریہ ہے اس کے پاس سب کچھ ہے............ ۱۹۱
انکار ختم نبوت کو متضمن شیعہ کا عقیدہ امامت............ ۱۹۲
عند اہلسنت امامت آسمانی منصب نہیں ہے ۱۹۳
لفظ امام کا قرآن میں استعمال ۱۹۳
شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیعہ کا مسئلہ امامت ۱۹۴
شیعوں کا عوام کو دھوکہ دینے کا طریقہ............ ۱۹۵
عند الروافض مسئلہ امامت ایک نظر میں............ ۱۹۵
امامت کے متعلق شیعہ نظریات............ ۱۹۶
عند الروافض اصول مذہب ۱۹۷
امام معصوم ہوتا ہے............ ۱۹۸
سورۃ زمر ۶۰ .... ۱۹۸
ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ :............ ۱۹۹
عرض الاعمال............ ۲۰۰
قول جعفر صادق............ ۲۰۴
سورۃ یونس ۴۷............ ۲۰۴
سورۃ زمر ۶۹ .... ۲۰۴
شیعوں کے بارہویں امام کے خصائل وفضائل ۲۰۵

چودہ معصومین کا نقشہ ۲۰۶
نقشہ بحوالہ چودہ ستارے ۲۰۹
خصائل وفضائل امام مہدی ۲۱۰
امام مہدی کے القابات ۲۱۰
امام مہدی کا نام لینا جائز نہیں ۲۱۰
سن ولادت ۲۱۱
خصائل ۲۱۱
تاریخ غیبوبت امام مہدی اور ان کے نائبین ۲۱۲
زمانہ غیبوبت میں کہاں ہے ۲۱۳
صفات امام مہدی ۲۱۳
امام مہدی کب کیسے آئے گا؟ ۲۱۴
ظہور کے بعد امام مہدی کے کرتوت ۲۱۴
شیعوں کے بارہویں امام کا جگر وکلیجہ منہ کو لے آنے والا طوفان بدتمیزی ۲۱۵
غیر امام کا دعویٰ امامت عند الروافض ۲۱۶
اماموں کے مقابلہ میں امامت کا دعویٰ کرنے والے ۲۱۶
شیعوں کا عقیدہ رجعت ۲۱۸
مسئلہ رجعت اور فتاویٰ اہلسنت ۲۱۸
عقیدہ رجعت شیعہ عبارات سے ۲۱۹

اثبات رجعت پر شیعہ استدلال ۲۲۱

متفرق عقائد ۲۲۳

عقیدہ تقیہ ۲۲۴

تقیہ کے عقیدہ پر ایک نظر ۲۲۴

تقیہ کی حیثیت ......فضائل ۲۲۴

حدیث اور سنت ۲۲۶

تارک تقیہ کفر ہے ۲۲۷

قاضی نوراللہ شستری اور مجالس المؤمنین ۲۲۷

تحفہ اور شیعوں کے طرق اضلال ۲۲۸

متعہ رافضیت ۲۲۹

متعہ کیا ہے ؟ ۲۲۹

شیعہ کتب کی شہادت ۲۲۹

فضائل متعہ ۲۳۰

فقہ جعفریہ ۲۳۲

لفظ فقہ جعفریہ ۲۳۲

غیر مقلدین کا حرمین شریفین کے لوگوں کو دھوکہ ۲۳۳

فقہ جعفریہ کی بنیاد ۲۳۳

بطور نمونہ فقہ جعفریہ کے چند مسائل ۲۳۴

کتاب الصلوۃ ۲۳۶
شیعوں کی گستاخیاں.. ۲۳۷
عقیدہ بدا کیا ہے ؟ ۲۳۷
حضرات انبیاء وملائکہ کی توہین ۲۳۸
حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ ﷺ کی توہین ۲۳۹
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین ۲۳۹
حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور تقیہ ۲۴۰
امام جعفر صادق کی گستاخی.. ۲۴۱
امام موسیٰ کاظم کی گستاخی ۲۴۱
غیر شعیہ کے متعلق نظریہ رافضیت ۲۴۳
ناصبی کون ہے ؟.. ۲۴۳
ناصبی اہلسنت پر تبرا.. ۲۴۳
مسئلہ طینت ......اضحوکہ ۲۴۵
امام بخاری پر جرأت ۲۴۶
کتب اہلسنت پر جرأت.. ۲۴۶
امام محمد باقر کی گستاخی ۲۴۶
کلمہ اسلام اور کلمہ رافضیت ۲۴۸
اللہ کی طرف سے شیعوں کو قدرتی عبرت ناک سزا.. ۲۵۰

سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ۲۵۲
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین ۲۵۲
شیعہ کا نعرہ چہار یار حقیقت کیا ہے ؟ ۲۵۳
چند اعتراضات کے جوابات ۲۵۴
خلافت علی رضی اللہ عنہ پر استدلال نمبر ا ۲۵۴
خلافت علی رضی اللہ عنہ پر استدلال نمبر ۲.................................. ۲۵۵
استدلال کا دوسرا طریق.................................. ۲۵۷
من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۲۵۸
باغ فدک کی حقیقت کیا ہے ؟.................................. ۲۵۹
حقیقت.................................. ۲۵۹
قرطاس ۲۶۱
مسئلہ قرطاس کی حقیقت ۲۶۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم....... لفظ رسول اللہ کاٹ دو ۲۶۳
قرآن اور لفظ شیعہ ۲۶۴
دھوکے کا پہلا طریقہ ۲۶۴
دھوکے کا دوسرا طریقہ.................................. ۲۶۵
شیعہ کے متعلق شیعہ کتب کیا کہتی ہیں ۲۶۸
سچا شیعہ کون ہیں ؟.................................. ۲۶۹

رافضی اور شیعہ میں فرق..۲۶۹
بدعت کی دو قسمیں ہیں ۲۶۹

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله وأصحابه اجميعن ، أمابعد

مشیت الٰہی سے عہد عثمانی میں عہدہ فاروقی جیسا تدبر و تیقظ قائم نہ رہ سکا اس لئے مریض قلب لوگوں نے خصوصاً نام نہاد مسلمان اعداء اسلام، یہودیوں نے خفیہ ریشہ دوانیہ شروع کر دیں، تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے پھر چاروں طرف سے علی الاعلان فتون نے سر اٹھایا اور اسلام کو شدید داخلی وخارجی خطرات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیسی عظیم شخصیت کے حلم و فراست کی برکت سے اسلام کی حفاظت فرمائی، اسلام تو بچ گیا لیکن جنگ جمل اور جنگ صفین جیسے دردناک واقعات ضرور رونما ہوئے، جس کے نتیجے میں فتنہ شیعت فتنہ روافض وجود میں آیا جس نے نہ جانے عالم اسلام میں کیسے کیسے فتنہ برپا کئے، مسلمانوں کو منتشر کیا، قرآن کریم سے متعلق شکوک وشبہات کے شوشے چھوڑے۔

اسلامی تاریخ کا چہرہ مسخ کرنے کی سعی ناروا کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت مسلمہ کی سب سے افضل شخصیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مکمل خلافت راشدہ اور امت کے مخلصین کو اپنی سبّ وشتم، طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا اور ملحدوں وزندقوں نے دین کے باغیوں اور دشمنان اسلام کا پرچم بلند کیا۔

عالمی مذاہب وفرق کی تاریخ پر نظر رکھنے والے حضرات اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں، مؤرخین تاریخ بیان کرتے وقت اس بات کو بھی فراموش نہیں کرتے کہ اسلام کی شکل کو

مسخ کرنے اور اسلامی اجتماعات کا شیرازہ منتشر کرنے میں جن فرقوں نے کلیدی کردار ادا کیا ان میں شیعت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

اس لئے اسلام کی حفاظت کے لئے شدید ضرورت پیش آئی کہ محققانہ انداز میں اس مشکل کو حل کیا جائے۔

چنانچہ علماء حق نے اہل بیت کی پیش بلندی اور مستقبل کے لیے اس کفر والحاد کے سامنے ایک ناقابل تسخیر حصار قائم کر دی، جماعت حقہ، طائفہ منصورہ کی کوششوں کی بدولت دین اسلام اپنی اصلی شکل وصورت اور حقیقی روح رواں کے ساتھ اب تک دنیا میں موجود چلا آرہا ہے اور تاقیامت موجود رہے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک کے درمیانی عرصہ میں حق وباطل اور ہدایت وضلالت کی باہمی آویزش وچپقلش کا مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ ہر دور میں کس طرح آئمہ ضلالت نے امت مسلمہ کو جہنم کی طرف کھینچنے کی کوشش کی پھر کس طرح طائفہ حقہ نے امت کی صحیح رہنمائی کر کے امت کو گمراہی سے بچایا، ہمیشہ صداقتوں کا دفاع کیا اندھیروں سے بغاوت کی، جہالتوں کے رخ موڑے اور علم وعمل کے چراغ کو مدھم نہ ہونے دیا اور بے جگری سے تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقدس فریضہ سرانجام دیا اور شیعت کے عزائم کو پاش پاش کیا۔

ہندوستان اور شیعت

برصغیر پاک وہند میں جب روافض کے فتنہ نے اپنا کام بڑھایا تو سب سے زیادہ علماء نے قلم وقرطاس سے مدد لی۔ چنانچہ علماء اہل سنت نے بھی آگے بڑھ کر اسی انداز میں علمی وتحقیقی سد باب کیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا اور بنیادی کردار خاندان حضرت شاہ ولی اللہ اور شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جنہوں نے رد روافض اور، ازالۃ الخفاء اور قرۃ العینین کے ذریعے ناموس

صحابہ کرام کا دفاع کیا۔ اس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ کا ہے جنہوں کے فرزند حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" مدافعانہ و مناظرانہ رنگ میں منصۂ شہود پر آئی جس کے متعلق کہا جاتا ہے تحفہ اثنا عشریہ کو سونا کے برابر تول کر بیچا جائے تو بیچنے والا نقصان میں رہے گا۔

اس کتاب نے ہندوستان میں ہدایت کے راستوں کو ہموار کیا زیغ و ضلال میں اٹے ہوئے لوگوں کو فکر کرنے پر مجبور کیا اور ساتھ ساتھ شیعت کے مذہبی و سیاسی پس منظر کو عیاں کیا۔ اسی طرح مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے السیف المسلول تحریر فرمائی۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایت الشیعہ ، الا جوبۃ الکاملہ۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایت الرشید تحریر فرمائی حضرت امام اہل سنت مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو دفاع صحابہ اور تردید رفض پر بلا مبالغہ ہزاروں صفحات تحریر کئے جن کے طنطنے آج بھی ویسے کے ویسے ہیں اور فیصلے آنے والی نسلوں پر چھوڑ دیئے کیونکہ حق خود کو منوانے کے لئے اپنی جبلت میں منت و سماجت نہیں رکھتا۔

پاکستان اور شیعت

اسی طرح جب شیعہ روافض نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجلی شخصیات پر حملہ ہونے کے لئے مختلف قسم کے اعتراض اور شکوک و شبہات کا جال پاکستان میں بچھایا تو حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشی، حضرت مولانا سید انوار الحسن شاہ بخاری سیدی و مرشدی حضرت مولانا سرفراز صفدر، مناظر اہل سنت استاذی علامہ عبد الستار تونسوی، شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید ، امام اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین ، استاذی مولانا عبد الغفار تونسوی نے گرانقدر خدمات سرانجام دئیں ۔

اسٹیج پر تقروں، مناظروں کی صورت میں اور تحریرات میں بے نظیر کتابوں کی صورت

میں فتنہ رافضیت کا تعاقب کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خوب دفاع کر کے اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا سر فخر سے بلند کیا جن کی قابل رشک خدمات ہیں۔ روشن دماغ اور صاف طبیعتیں بغیر کسی ترغیب کے خود بخود ان کی کتب سے استفادہ کے بعد اپنا ووٹ حق کے دامن میں ڈال دیتیں ہیں۔

قیام سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم

پھر اسی سلسلہ کو آگے بڑھانے کے لئے، شیعہ جارحیت کو ختم کر کے ان کی کمر توڑنے کے لئے گلی گلی، قریہ قریہ، شہر شہر میں کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ پہنچانے کے لئے امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ علیہ نے ۶ ستمبر ۱۸۹۵ میں سپاہ صحابہ کا قیام فرمایا۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ:

① پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جانا چاہیے جیسا کہ ایران کو شیعہ اسٹیٹ قرار دیا گیا۔

② شیعہ مسلم فرقہ نہیں بلکہ اسے قادیانی کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا چاہیے۔

③ شیعہ کے تمام ماتمی جلوس ان کی عبادت گاہوں اور امام باڑوں تک محدود ہونے چائیں

امیر عزیمت کی آواز پر جرنیل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمی شہید مؤرخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید، امام احمد بن حنبل مرد آہن حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید، امام اہل سنت مناظر اسلام شہید ناموس صحابہ علی شیر حیدری شہید اور لاکھوں نفوس قدسیہ جمع ہوگئے، جنہوں نے دفاع صحابہ کے لئے اپنے پسینہ کے بجائے خون لگایا۔

جن کے متعلق امام اہل سنت، قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

"سپاہ صحابہ رضی اللہ عنھم کے علماء و کارکنان نے اپنے خون سے جو عظمت صحابہ

کا قصید لکھا، ان کی نجات کے لئے وہی کافی ہے" (بشارت الدارین:۲۷)

خدمات سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم

سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنان کی جاں سپاری اور جاں نثاری کی لازوال داستاں ہے، جو تمام تر مساعد احوال کے باوجود اپنے مشن پر قائم دائم وررواں دواں ہے۔ پاکستان کی وہ کونسی جیل ہے جس میں سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قائدین اور کارکنان کو نہ رکھا گیا ہو۔ وہ کون سا ظلم ہے جو ان پر نہ کیا گیا ہو، جبر وستم کی کونسی داستاں ہے جو سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کے سوانح میں نہ ملتی ہو، پھر بھی عزم وہمت کے تابندہ نفوش کائنات میں جابجا پھیلتے نظر آتے ہیں اور پھلیتے ہی رہیں گے۔

اگر یہ جماعت قربانیاں نہ دیتی تو آج پاکستان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نام لینا جرم سمجھا جاتا اور اپنے بچوں اور بچیوں کا نام صحابہ کرام، صحابیات کے نام پر رکھنے پر جیل کا منہ دیکھنا پڑتا کتنی عورتیں شیعہ کے گھروں میں ہوتیں اور کتنی شیعہ عورتیں سنیوں کے گھروں میں ہوتیں جبکہ یہ نکاح بھی حرام اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد بھی حرام۔

یہی طبقہ مقدسہ اور طائفہ منصورہ ہے جن کی حق گوئی وبے باکی کیوجہ سے آج پاکستان کیا بلکہ پوری دنیا میں شیعت کو تقیہ کی چادر سے نکال کر برہنہ کر کے رکھ دیا جس کے نتیجہ میں یکے بعد دیگرے قائدین اور کارکنان کو اپنے اپنے وقت میں شہید کیا گیا اور اب بھی کیا جارہا ہے اور الحمدللہ یہ طائفہ منصورہ اپنے مشن پر ڈٹہ ہوا ہے اللہ کریم ان کو مزید سے مزید استقامت نصیب فرمائے اور ہم سب کو اس قافلہ برحق کے ہم نوا ہم قدم بنائے اور دامن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے وابستہ رکھ کر روز حشر آخرت میں وکالت صحابہ رضی اللہ عنھم کا تمغہ عطا فرما کر سرخرو فرمائے۔ (آمین)

از قلم: میاں محمد عمر فاروق

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ جمعتہ المبارک ۳ بجے رات

سوانح

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ

ابتدائی حالات

علامہ علی شیر حیدری ۱۹۶۳ میں ضلع خیر پور میرس شہر میں ریلوے اسٹیشن کے قریب گوٹھ موسیٰ خان جاوریاں (جوہریاں) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد رئیس محمد وارث شہید بلوچوں کی ایک شاخ چانڈیو کے قبیلہ جوہری سے تعلق رکھنے والے نہایت خدا ترس اور دین دار انسان تھے جنہیں ۲۰۰۴ میں قریبی رہائش پذیر جاگیر دار شیعوں نے ناحق قتل کر دیا تھا۔ آپ کے دادا جان جناب اللہ داد صاحب سندھی زبان کے فی البدیہہ شاعر تھے۔

تعلیمی پس منظر

علامہ علی شیر حیدری کی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی گاؤں گوٹھ کے اسکول سے ہوا ۱۹۷۹ میں ہائی سکول میں آپ مڈل کے طالب علم تھے کہ اس دوران پیش آنے والے ایک واقعہ نے آپ کے مستقبل کا رخ بدل دیا۔ ہوا یوں کے ایک روز ایک ٹیچر نے آپ کی کلاس سے نماز کے مسائل پوچھے جو کوئی لڑکا نہ بتا سکا، آپ نماز تو پڑھا کرتے تھے مگر کم عمری کی بنا پر ابھی مسائل سے ناواقف تھے آپ بھی نہ بتا سکے۔ اس سے پہلے کے کلاس میں آپ کا ایک مقام تھا کہ ہمیشہ سے ہر امتحان میں امتیازی پوزیشن لاتے تھے۔ اب شرمندگی ہوئی، اور ایسی شرمندگی ہوئی کہ اسی روز اسکول چھوڑ کر دینی تعلیم کے حصول کا فیصلہ کر لیا۔ اسکول کے

اساتذہ نے آپ کو بہت سمجھایا کہ تم ذہین ہو، پڑھ لکھ کر بڑے آدمی بنو گے، اسکول مت چھوڑو، مگر آپ نے تمام ترغیبات کو یکسر مسترد کر دیا۔ اور پھر ۱۹۸۲ میں شمس الہدیٰ کو لاب جی ال میں فقیہ العصر مفتی محمد حسن رحمہ اللہ سے اکتساب فیض کیا اس کے بعد لاڑکانہ پہنچے اور جامعہ اشاعت القرآن کے مولانا علی محمد حقانی سے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کا اور شمائل ترمذی کا درس لیا اور مولانا فضل پنہنور سے کافیہ پڑھی اور انہیں حضرات کے مشورے سے دوران تعلیم ہی ۱۹۸۴ میں رتوڈیرہ ضلع لاڑکانہ کے مدرسے جامعہ عزیزیہ میں تدریس شروع کر دی اور اسی سال ہی کنزالد قائق (فقہ کی مشہور کتاب) پڑھائی، غالباً دو سال یہاں گزارنے کے بعد ٹھیڑھی شریف کے مشہور مدرسہ دار الھدیٰ میں موقوف علیہ کی کلاس میں داخلہ پھر دورہ حدیث کی تکمیل بھی یہیں کی۔ بخاری شریف کی جلد اول مولانا عبدالھدیٰ سے اور جلد ثانی مولنا عبدالحق فاضل دیوبند (جو کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے خصوصی شاگردوں سے تھے) سے پڑھی۔ ترمذی شریف مفتی اعظم سندھ حضرت مولانا غلام قادر صاحب اور مسلم شریف مفتی محمد بلال صاحب سے پڑھیں۔

تدریس وخطابت

تعلیم سے فراغت کے بعد تدریس کا مشغلہ اپنایا، اور جامعہ عزیزیہ رتوڈیر ضلع لاڑکانہ میں صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے فرائض منصبی سرانجام دیئے لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔

۱۹۸۷ میں خیرپور کے بعض احباب نے علاقہ میں شیعت کے روز افزوں بڑھتے ہوئے کام کی طرف توجہ دلائی، تو آپ اس احساس کے تحت تدریس چھوڑ کے یہاں آگئے، اور ۱۹۸۷ میں ہی ایک قطعہ اراضی پر جامعہ حیدریہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کا مقصد تردید فرق باطلہ کے لئے علمی میدان میں کام کرنے والے افراد تیار کرنا تھا۔ آپ کا شروع سے ذوق یہ ہے کہ طلباء میں

کمیت کی بجائے کیفیت کو مد نظر رکھ کر انہیں تربیت دی جائے، وہ بے شک تھوڑے ہوں، مگر ان میں اسلاف کی یاد تازہ کر دینے کا جذبہ ہو۔

اگرچہ آپ کا ذہن شروع سے ہی تدریسی اور تبلیغی تھا، لیکن زیادہ دلچسپی تدریس میں تھی اور ایک وقت ایسا آیا کہ آپ نے خود کو تدریس کے لئے وقف کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ نے اپنے استاد محترم حضرت مفتی غلام قادر صاحب کی خدمت میں باوضو ہو کر گذارش کی کہ میں آپ کو حلف دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ تقریر نہیں کیا کروں گا استاذ محترم آپ کا یہ عزم دیکھ کر پریشان ہو گئے اور حکماً فرمایا "ایسا مت کرو خدا جانے قدرت کو کیا منظور ہے" چنانچہ استاذ محترم کے حکم پر آپ اپنے ارادے سے باز آ گئے۔

آپ کا ضلع خیر پور شیعت کا مرکز سمجھا جاتا تھا اور ماحول اس قدر بدرنگ ہو چکا تھا کہ ایک مرتبہ محلہ لقمان میں ایک مسلمان خطیب صاحب نے محرم الحرام میں "شان حسین رضی اللہ عنہ" بیان کیا تو شیعوں نے اس پر احتجاجی جلوس نکالا اور مسجد کا گھیراؤ کر لیا، ان کا کہنا تھا کہ "حسین ہمارا ہے اور کسی سنی خطیب کو حسین رضی اللہ عنہ کا نام لینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی" چنانچہ بڑی مشکل سے خطیب صاحب کی جان بچائی گئی، ان حالات کی وجہ سے دور طالب علمی میں ہی آپ کو فن مناظرہ سے لگاؤ اور تحقیق کا شوق تھا، اور عوام الناس کے عقائد کی اصلاح کے لئے تقریر جیسا اہم ترین ذریعہ اختیار کرنا ضروری تھا۔

ایک مناظرہ کا دلچسپ واقعہ

اسی دوران شیعت سے آپ کے کئی دلچسپ علمی مناظرے بھی ہوئے ۱۹۷۹ میں ضلع شکار پور کے بریلوی حضرات نے شیعوں سے مناظرہ طے کر لیا لیکن وقت مقرر پر انہیں کوئی مناظر نہ ملا، مجبوراً وہ سکھر میں حضرت مولانا سید عبد اللہ شاہ بخاری کے پاس پہنچے، اور ان کی منت سماجت کی شاہ صاحب بھی غالباً کسی پروگرام کی بناء پر وہاں جانے سے قاصر تھے، انہوں

نے ان لوگوں کو حضرت حیدری صاحب کے پاس بھیج دیا۔ ادھر آپ کی بھی مصروفیات تھیں ۔ لیکن یہ سوچ کر کہ اگر میں نہ گیا تو سنیت بدنام ہو گی۔۔۔ آپ چل پڑے۔ رات نو بجے آپ وہاں پہنچ گئے۔

شیعوں کا مناظر عبد اللہ جرو ار کتابیں لے کر آیا، لیکن آپ کو دیکھ کر گھبرا گیا اور منتظمین سے جھگڑنے لگا کہ مناظرہ بریلوں سے تھا تم دیو بندی کو لیکر آ گئے ہو؟ آپ نے اسے کہا کہ تیرا مناظرہ بریلویوں سے نہیں سنیوں سے ہے، اور میں سنی ہوں تم جھگڑنے کے بجائے مناظرہ کرو بڑی مشکل سے وہ تیار ہوا مگر کہنے لگا کہ آپ پہلے جا کے نماز پڑھ آئیں بعد میں مناظرہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا نماز کون سی پڑھیں شیعوں والی یا سنیوں والی؟ پہلے مناظرہ ہونا چاہیے کہ نماز کونسی درست ہے؟ جو نماز درست ثابت ہو گی اور ہم دونوں ہمیشہ کے لئے وہی نماز پڑھیں گے آپ جانتے تھے کہ اگر نماز پڑھنے چلے گئے تو یہ فرار ہو جائے گا، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز ساری رات پڑھی جاسکتی ہے، پہلے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ ہو جائے بعد میں سچی قرار پائے جانے والی نماز کا پابند ہوں گے بڑی مشکل سے وہ اپنے ہم مسلک لوگوں کے اصرار پر آمادہ ہوا ۔ اب آپ نے کہا کہ نماز سے پہلے کلمے کا نمبر ہے لہٰذا سچے اور مکمل کلمے کا تعین کر لیا جائے جس فریق کا کلمہ صحیح ثابت ہوا، نماز بھی اسی کی صحیح قرار دی جائے گی، حاضرین نے آپ کی تائید کی مگر عبد اللہ جرو ار کا رنگ فق ہو گیا۔

آپ نے سوال کیا کہ تم یہ ثابت کر کے دکھاؤ کہ ”لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ “ کے بعد اضافہ شدہ کلمہ جو تم پڑھتے ہو، کیا حضور ﷺ نے کسی صحابی کو پڑھایا؟ کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزندان گرامی نے کسی موقعے پر یہ کلمہ پڑھا؟ کسی اور شخص کو پڑھایا؟ عبد اللہ جرو ار کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا، وہ بغلیں جھانکنے لگا شعیہ منتظمین نے آپ سے گذارش کی کہ آپ ہمارے مہمان کو ہمارے گھر میں ذلیل نہ کریں اور

رخصت ہو جائیں آپ نے کہا کہ جب تک عبد اللہ جروار نہیں جائے گا میں بھی نہیں جاؤں گا ،کہنے لگے وہ ہمارا مہمان ہے رات یہیں رہے گا، آپ نے فرمایا! میں بھی رات یہیں رہوں گا (کیونکہ آپ جانتے تھے اگر آپ اس سے پہلے چلے گئے تو اس نے آپ کے خلاف اشتہار چھپوا دینے ہیں کہ علی شیر حیدری فرار ہو گیا ہے اور یوں لوگوں کو دھوکہ دیکر شیعت کی طرف مائل کرے گا) وہ کھانا لے آئے اور آپ کو کھانے کا کہا آپ نے کہا کہ تم اپنا کلمہ ثابت نہیں کر سکے، تم مسلمان نہیں ہو، میں تمہارے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گا، چنانچہ آپ نے ان کے گھر کا کھانا نہیں کھایا مگر ساری رات اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں گزاری، صبح کو پہلے عبد اللہ جروار وہاں سے روانہ ہوا، بعد میں آپ روانہ ہو گئے، بعد میں ایک مرتبہ روہڑی کے سابق ایم پی اے خادم علی شاہ نے مناظرہ طے کیا آپ وہاں پہنچے اور ایک مرتبہ پھر عبد اللہ جروار کو عبرت ناک ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ نیز شیعہ کا ایک اور نامور مناظر تاج الدین حیدر بھی آپ سے حزیمت اٹھا چکا ہے۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ سے تعارف

نومبر ۱۹۸۸ میں آپ نے شیعت کے خلاف تقریر کی۔ غالباً اسی تقریر میں آپ نے چیلنج دیتے ہوئے یہ کہا کہ خمینی کی قبر کھودو، اگر انگاروں سے نہ بھری ہوئی ہو تو شیعت اختیار کرلوں گا۔ شیعت اس پر بڑی جزجز ہوئی اور آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ سنٹرل جیل خیر پور میرس میں آپ نے ایک ماہ گزارا، وہاں سے ۲۲ دسمبر کو رہائی ملی۔ اسی گرفتاری کے دوران جیل میں ملاقات کے لئے آئے ہوئے ساتھیوں سے امیر عزیمت مولانا حق نواز کا نام سنا اور ان کے کام سے آگاہی ہوئی ،رہائی کے تھوڑے ہی عرصے بعد مارچ ۱۹۸۹ میں جبکہ آپ فاروق اعظم آرگنائزیشن کے ضلع سرپرست تھے کمیٹی کی طرف سے شہر میں جلسہ کا پروگرام رکھا گیا جس میں امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ کو مدعو کیا گیا، مولانا پہنچ نہ سکے آخری تقریر آپ نے کی اور دوران تقریر شیعوں نے حملہ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد سکھر میں مولانا حق

نواز رحمہ اللہ کی تقریر کا پروگرام بنا اس جلسے میں مولانا حق نواز سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی تقریر سنی آپ کی آدھی تقریر سندھی میں تھی اور آدھی اردو میں تھی انداز دونوں کا ملتا جلتا تھا، آپ نے اس تقریر میں نجفی ملعون کی غلیظ عبارات کے حوالے دیئے۔ تقریر کے بعد مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے آپ کو سپاہ صحابہ میں شمولیت کی دعوت دی اور فرمایا کہ "اپنے علاقے میں سپاہ کی سرپرستی قبول فرمائیں" آپ نے گذارش کی کہ اس علاقے کی فضاء کے مطابق مجھے تمام مخالفین سے ٹکر لینی پڑتی ہے، جب کے آپ بریلویوں سے اتحاد کرنا چاہتے ہیں، میں اگر آپ کی جماعت میں شامل ہو کر پالیسی کے خلاف چلوں گا تو جماعت کو نقصان ہو گا اور اگر پابند رہوں گا تو مسلک کا نقصان ہو گا مولانا خاموش ہو گئے اس ملاقات سے یہ بات سامنے آئی کہ آپ دونوں کے نظریات بھی ملتے جلتے تھے اور انداز خطابت بھی! نیز یہ کہ اس ملاقات کے بعد آپ کو مولانا سے بہت محبت ہو گئی اور یہ محبت آہستہ آہستہ پروان چڑھتی گئی۔

امیر عزیمت شہید کی شہادت کی خبر

اس زمانے میں آپ ہر مہینے کا ایک جمعہ لاڑکانہ پڑھایا کرتے تھے ۲۳ فروری ۱۹۹۰ کو جمعہ المبارک کا روز تھا، آپ حسب پروگرام لاڑکانہ کے لئے روانہ ہوئے، ریلوے پھاٹک پر پہنچے تو وہاں چند دوستوں نے خبر سنائی کہ گذشتہ رات مولانا حق نواز کو شہید کر دیا گیا ہے بس یہ سننا تھا کہ آپ کی طبیعت قابو میں نہ رہی اور رو رو کر آپ کا برا حال ہو گیا۔ آپ وہاں سے فوراً سکھر پہنچے پنجاب جانے والی گاڑیاں تقریباً چھوٹ چکی تھیں سڑک کے راستے بھی حالات خراب ہونے اور جھنگ میں کرفیو کے باعث پہنچنا مشکل تھا، بالا آخر لاڑکانہ پہنچے، جمعہ کی تقریر کی، غم اور اضطراب اس قدر شدید تھا کہ حضرت مولانا محمد علی حقانی دلاسہ دیتے دیتے تھک جاتے تھے۔

سپاہ صحابہ سندھ کی صدارت

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید نے مولانا حق نواز شہید کی جانشین کی حیثیت سے سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کا منصب سنبھالا، تو آپ کو کراچی میں منعقد ہونے والے علماء کے کرام کے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ ارسال کیا، آپ حسب پروگرام کراچی جامعہ محمودیہ پہنچے جہاں اجلاس ہو رہا تھا، مولانا فاروقی آپ کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہا: **یہ ہے مولانا علی شیر حیدری ---- سپاہ صحابہ سندھ کے صدر!!** آپ حیران ہوئے کہ میں تو کارکن نہیں ہوں دراصل مولنا فاروقی شہید پہلے یہ طے کر چکے تھے، چنانچہ آپ نے ان کے فیصلے پر سر تسلیم خم کر دیا۔

سپاہ صحابہ سندھ کی صدارات کا منصب سنبھالنے کے بعد آپ نے پورے ملک میں بالعموم اور صوبہ سندھ میں بالخصوص سپاہ صحابہ کا مشن اور پروگرام متعارف کروانے میں دن رات برابر کر دیئے، اسی زمانے میں آپ کا نام خیرپور میرس کی حدود سے پھلانگتا ہوا پورے ملک کی فضاؤں میں گونجنے لگا اور آپ کی خطابت کے ڈنکے بجنے لگے۔

۱۹۹۰ سے جنوری ۱۹۹۷ تک آپ نے سپاہ صحابہ سندھ کے صدر کی حیثیت سے لازوال تنظیمی خدمات سر انجام دیں اور اپنی حق گوئی کی بناء پر حکومت سندھ کے معتوب رہے، اور مختلف وقفوں سے صوبہ بدر کی سزائیں برداشت کرنے کے علاوہ دشمن کی طرف سے قاتلانہ حملوں کا نشانہ بنتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی نصرت اعانت فرمائی اور دشمن خائب وخاسر ہوا۔

سپاہ صحابہ کی سرپرستی کا منصب

۱۸ جنوری کو قائد ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمن فاروقی ۱۴ ماہ کی قید وبند کے بعد سیشن کورٹ کے موقعے پر ریموٹ کنٹرول دھماکے ذریعے شہید کر دیئے گئے، ان کی شہادت سے

تقریباً ایک ہفتہ بعد سپاہ صحابہ کی مرکزی مجلس شوریٰ وعاملہ کے اجلاس میں آپ کو سپاہ صحابہ کی سرپرستی کا منصب تفویض کر دیا گیا ان دنوں ملکی امن وامان کی صورتحال انتہائی ناگفتہ بہ تھی، چنانچہ سابق صدر چیف جسٹس آف پاکستان سجاد علی شاہ نے ملکی حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے نمائندوں کے وفد کو طلب کیا، وفد کی قیادت علامہ حیدری کر رہے تھے۔

چیف جسٹس کے سامنے علامہ حیدری شہید نے ساڑھے چار گھنٹے دشمنان صحابہ کے عقائد پر دلائل کے انبار لگا دیئے اور امن وامان کے سلسلے میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی، دوران گفتگو جب حیدری صاحب عبارتیں پڑھتے تھے تو چیف جسٹس صاحب اتنا روئے کہ آنسو روکے نہ جاتے، آخر میں چیف جسٹس نے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ بچوں کا کھیل ہے بلا کے جھڑک دوں گا لیکن ابھی مجھے مسلسل سماعت کرنا پڑے گی لیکن افسوس کہ چیف جسٹس کو اس کام کی تکمیل کا موقع نہ مل سکا اور وہ شاطر حکمرانوں کی سیاست کا شکار ہو کر قبل از وقت ریٹائر کر دیئے گئے۔

علاوہ ازیں جب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے علماء بورڈ تشکیل دیا تو اس کے ہر اجلاس میں علامہ علی شیر حیدری نے دلائل کی قوت سے سپاہ صحابہ کا موقف پیش کر کے دشمنان صحابہ کو واک آؤٹ کر دیا، ایک دفعہ اجلاس میں شہباز شریف خود موجود تھے تو اجلاس کے اختتام پر شہباز شریف نے علامہ حیدری سے کہا کہ آپ ساجد نقوی اور افتخار نقوی سے ہاتھ ملائیں تو علامہ علی شیر حیدری شہید نے کہا کہ جناب شہباز شریف صاحب ہم یہاں ملکی امن وامان کی وجہ سے اکٹھے ہوئے ہیں ورنہ میں انہیں ان کے عقائد کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتا ہوں اور پھر اس کے ساتھ ہاتھ ملاؤں؟۔

علامہ حیدری شہید کی اسی بات سے ناراض ہو کر وزیر اعلی شہباز شریف نے علامہ حیدری کو گرفتار کروا کر چوہنگ سنٹر جیل بھیج دیا اور پھر فرقہ وارانہ تقریر کا الزام لگا کر تین سال کی سزا

سنائی گئی، حیدری صاحب نے اس قید کو غنیمت سمجھتے ہوئے حفظ قرآن کی دولت سمیٹنا شروع کر دی، اور صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں اس دولت سے مالا مال ہو گئے ڈیڑھ سال بعد آپ کو قید سے رہائی نصیب ہوئی حکومتی سطح پر بنائی جانے والی علماء کمیٹی کا اجلاس ہوا تو علامہ شیر علی حیدری نے وزیر اعظم نواز شریف سے کہا کہ تحریک جعفریہ کے نمائندے کمیٹی میں بیٹھ کر ہمارے روبرو کبھی بات نہیں کریں گے اور ہر اجلاس کی طرح وہ اس بار بھی بھاگ جائیں گے تو اس پر نواز شریف نے کہا کہ میں اس بار انہیں بھاگنے نہیں دوں گا بہر حال کمیٹی تشکیل دی گئی اجلاس میں علماء نے اس بات پر بہت زور دیا کہ صحابہ کرام کی عظمت وناموس کے لئے ایسا قانون بنانا چاہیے کہ آئندہ کسی کو بھی گستاخی کی جرأت نہ ہو، کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ صحابہ کرام کے گستاخ کے لئے کیا سزا مقرر کی جائے؟ تو علامہ حیدری نے کہا کہ سزائے موت یا کم از کم ۲۵ سال قید کی سزا مقرر کی جائے دوران اجلاس ساجد نقوی نے کہا کہ ہمیں کافر کہا جاتا ہے تو اس پر بھی قانون بنایا جائے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کو سزائے موت دی جائے تو علامہ حیدری نے کہا کہ یہ قانون بالکل بناؤ سب سے پہلے میں اس پر دستخط کروں گا اور یہ بھی قانون بناؤ کہ کسی کافر کو مسلمان کہنے والے کو بھی سزائے موت دی جائے علامہ حیدری نے کہا، روافض کو کافر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اور ثابت نہ کر سکے ہمیں سزائے موت دی جائے حکومت کو ہمارا خون معاف ہے دوران اجلاس ڈاکٹر اسرار احمد نے علامہ حیدری سے پوچھا کہ کیا واقعی اہلسنت کے علماء نے دشمنان صحابہ کے کفر پر فتویٰ دیا ہے؟ تو علامہ حیدری نے کہا کہ صرف دیوبند کے مکتب فکر نے نہیں بلکہ اہل سنت کے تمام مکاتب فکر کا یہ فتویٰ ہے، حتی کہ بریلوی مکتبہ فکر کے قائد اور پیشوا علامہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنی مشہور کتاب فتاویٰ رضویہ میں دشمنان صحابہ کو واشگاف الفاظ میں کافر مرتد اور واجب القتل کہا ہے اہل حدیث عالم عظیم مفکر علامہ احسان الہیٰ ظہیر نے بھی دشمنان صحابہ کے کفر پر دستخط کر دیئے ہیں پھر علامہ حیدری نے چودہ سال کے مفتیان، علماء کرام، دانشور، اسکالروں کی کتب سے ان کے فتویٰ جات ڈاکٹر اسرار احمد کے سامنے پیش کئے تو ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں سے

آنسوؤں برسنا شروع ہوگئے اور کہا کہ حیدری صاحب! بس کریں ہم سے ان کی باتیں اور بکواس سنی نہیں جاتی۔ علامہ حیدری نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! یہ تو چند عبارتیں اور حوالہ جات آپ کو دکھائیں ہیں ورنہ دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہ کی ہزاروں کتابیں ہیں جن میں انہوں نے نہ خدا کو معاف کیا، نہ ہی نبی کو، نہ امہات المؤمنین کو اور نہ ہی اہل بیت کو معاف کیا ہے اور نہ ہی کسی اہل سنت عالم کو۔۔۔ بہر حال قائد سپاہ صحابہ علی شیر حیدری نے دلائل کی قوت سے دشمنان صحابہ کے نمائندوں کو علماء کمیٹی سے بھاگنے سے مجبور کر دیا۔

دوران اجلاس تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی نے اجلاس کی تمام کاروائی کے دوران سر نیچے کئے رکھا اور کبھی بھی علامہ حیدری صاحب سے سامنے سر اٹھا کر بات تک نہیں کی، علامہ حیدری نے اجلاس میں دلائل کی قوت سے علماء کمیٹی سے منوایا کہ سپاہ صحابہ کا مشن وپروگرام مبنی بر حقیقت ہے بہر حال وہی ہوا جس کا ڈر تھا اور علامہ حیدری نے نواز شریف سے کہا کہ شیعہ ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکتے اور واقعی دشمنان صحابہ نے علماء کمیٹی سے راہ فرار اختیار کی۔

علامہ حیدری کی وہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ حکومت پاکستان تحفظ کی ضمانت دے تو میں ان شاء اللہ دشمنان صحابہ سے مناظرہ کرنے کے لئے ایران جانے کو بھی تیار ہوں۔

سانحہ شہادت

۱۷ اگست کی رات دو بجے ملک کی سب سے بڑی مذہبی تنظیم سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ نامور خطیب اور جید عالم دین علامہ علی شیر حیدری کو خیر پور کے قریب ابڑو گوٹھ میں ایک جلسہ سے خطاب کرکے واپس آتے ہوئے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا۔ علامہ علی شیر حیدری شہید سپاہ صحابہ کے تیسرے سرپرست اعلیٰ تھے، ادیان باطلہ پر گہری نظر رکھنے والے ایک جید عالم دین اور اسلام کے ایک عظیم مبلغ اور پر جوش داعی اور خطیب تھے،

دہشت گردی کے اس افسوس ترین واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے چند دن قبل اسی جماعت کے مرکزی قانونی مشیر حافظ احمد بخش ایڈوکیٹ کو کراچی میں شہید کر دیا گیا، اس سے پہلے سپاہ صحابہ کے دوسرے پرست اعلیٰ ایک نائب سرپرست، ایک مرکزی صدر اور بائیس سو کے قریب کارکنان شہید کئے جا چکے ہیں یہ شاید واحد ایسی جماعت ہے جس کے مرکزی قائدین یکے بعد دیگر اپنے مشن اور موقف پر گردنیں کٹواتے چلے جا رہے ہیں افسوناک پہلو یہ ہے کہ اس جماعت کے قائدین اور کارکنان کا قتل ہمیشہ ایک ہی سوچ سمجھے منصوبے کے تحت ہوتا جارہا ہے مگر ۱۹۹۰ سے لے کر آج تک کبھی کسی قاتل کی منصوبہ بندی کو ظاہر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اصل قاتلوں کو گرفتار کر کے عدالتوں کے حوالے کیا گیا۔

سفر شہادت سے روانگی

علامہ علی شیر حیدری ۱۶ اگست اپنے گھر سے ابڑو گوٹھ جانے کے لئے رات ساڑھے دس بجے روانہ ہوئے، جانے سے قبل غسل کیا اور نئے کپڑے پہنے، حسب معمول عمدہ قسم کی خوشبو استعمال کی، امتیاز احمد پھلپھوٹو کو گاڑی چلانے کو کہا حالانکہ کے یہ شخص علامہ صاحب کا مستقل ڈرائیور نہیں تھا اصل ڈرائیور موقع پر موجود ہونے کے باوجود اسے ساتھ لے کر نہیں گئے سپاہ صحابہ خیر پور کے ضلعی رہنما اور معروف عالم دین مولانا عبد الکریم مری بھی ہمراہ تھے ، فرید احمد عباسی اور علامہ حیدری کے پرانے عقیدت مند ہیں انہیں بھی ساتھ لیا اور ابڑو گوٹھ جا کر کھانا تناول فرمایا، کچھ دیر آرام کیا، ۱۲ بجے خطاب کے لئے اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے، زندگی کا آخری خطاب عظمت قرآن اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل میں ہونے والے قتال مرتدین کے متعلق کیا۔ جلسہ سے خطاب کرنے کے بعد پونے دو بجے واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔

اہم اصل بات کی طرف چلتے ہیں کہ ابڑو گوٹھ سے باہر نکل کر تقریباً دو کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تھا اور ابڑو سیم نالی موڑ پر ہی پہنچے تو موڑ کاٹتے ہوئے گاڑی کچھ آہستہ ہوئی اور دائیں بائیں کی

طرف سے فائرنگ شروع ہو گئی جس کا نشانہ گاڑی کے ٹائر تھے مگر کوئی بھی گولی گاڑی کے ٹائروں پر نہیں لگ سکی۔ گاڑی پر موجود گن مینوں نے دونوں طرف فائرنگ شروع کر دی دائیں طرف موجود حملہ آوروں کی ایک گولی علامہ علی شیر حیدری کے ساتھ بیٹھے ہوئے فرید عباسی کے قریب سے گزرتی ہوئی حضرت علامہ علی شیر حیدری شہید کے پیٹ میں لگی جبکہ تین گولیاں ٹانگ میں لگیں، اس دوران حضرت حیدری شہید نے مولانا عبدالکریم مری سے فرمایا کہ ہمارے اوپر حملہ ہو گیا ہے بلند آواز سے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا، گاڑی حملہ آوروں سے ٹکراتی ہوئی بائیں طرف سڑک سے چھ فٹ نیچے ایک کھائی میں جا گری، رفتار تیز نہ ہونے کی وجہ سے الٹنے سے بچ گئی جیسے ہی گاڑی نیچے اتری ایک جھٹکے کے ساتھ وہیں رک گئی، مولانا عبدالکریم مری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے حواس کو قابو میں رکھتے ہوئے فرید عباسی کو حوصلہ دیا اور کہا کہ آپ باہر نکلیں، ڈرائیور کو پیچھے منتقل کریں اور گاڑی یہاں سے نکالیں تاکہ جلد از جلد ہسپتال پہنچ سکیں کیوں کہ حضرت حیدری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کا خون زیادہ بہہ رہا تھا، فرید عباسی نے انتہائی صبر و تحمل اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈرائیور کو گن مین کی مدد سے پیچھے منتقل کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی کو اس کھائی سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے، فوراً ہسپتال پہنچے اور، سول ہسپتال خیر پور میں جب حضرت شہید کو گاڑی سے نکالا گیا تو چشمہ آنکھوں پر موجود تھا اور سر پر پگڑی بندھی ہوئی تھی، زبان سے اللہ اللہ جاری تھا اسٹریچر کے ذریعے ایمرجنسی وارڈ منتقل کیا گیا اسی وقت کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وانا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

موقع واردات سے ایک شخص کی لاش ملی جس کی پہچان اوشاق علی جاگیرانی کے نام سے ہوئی، اور یہ شخص علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد حاجی وارث شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے قاتل قلندر بخش جاگیرانی کا بڑا بھائی ہے، ۶۲ سالہ اوشاق علی جاگیرانی کو ڈکیتی کے سینکڑوں واقعات میں ملوث ہونے کی وجہ سے کراچی کی ایک عدالت نے نو سال قید بامشقت کی سزا سنائی تھی، نو سالہ سزا بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ایک بہت بڑا ریلیف دے کر اسے رہا

کر دیا گیا، اپنی رہائی کے تقریباً ۱۲ دن بعد علامہ علی شیر حیدری شہید پر ہونے والے حملہ میں شریک ہوا اور اس کی لاش موقع واردات سے ملی۔

علامہ حیدری رحمہ اللہ کے قاتل کون؟

سوال یہ ہے کہ اسے اتنا بڑا ریلیف کس نے دلوایا تھا؟ پھر اس سانحہ میں شریک ہونے کے لئے اسے کس نے تیار کیا؟ ان سوالوں کے جوابات صوبائی حکومت اور حکومتی ایجنسیاں ہی درست دے سکتی ہیں، اگر یہ معمہ حل نہیں کیا جاتا تو لامحالہ یہ سمجھا جائے گا کہ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ تھا جس میں صوبائی وزیر داخلہ ذوالفقار مرزا، صدر پاکستان آصف علی زرداری، شیعہ لیڈر ساجد نقوی اور مقامی شیعہ لیڈر علی عباس کاظمی، صغیر زیدی اور چوہدری ساجد وغیرہ شامل ہیں جبکہ اس کاروائی کی تکمیل اور اسے ذاتی تنازعہ بنانے کے لئے جاگیرانیوں کو خرید کر استعمال کیا گیا ہے۔

صوبائی وزیر داخلہ ذوالفقار مرزا کٹر قسم کا شیعہ ہے، یہ جرنیل سپاہ صحابہ مولنا محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ تعالیٰ پر راکٹ لانچر کے ذریعے ہونے والے قاتلانہ حملوں میں شریک رہا ہے اور شیعہ دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد جو کہ ایران کے ایماء پر بنائی گئی تھی اور اس کے تمام اخراجات ایرانی سفارت خانے ادا کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ اس کے گہرے تعلقات ہیں، اسی طرح صدر پاکستان آصف علی زرداری، پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین ہیں، ان کا شمار سپاہ محمد کے بانیوں میں ہوتا ہے کچھ عرصہ قبل ایوان صدر میں ساجد نقوی کی قیادت میں شیعوں کے ایک نمائندہ وفد نے صدر پاکستان آصف علی زرداری سے ملاقات بھی کی تھی جس میں دیگر مطالبات کے علاوہ ملک اسحاق کی پھانسی کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا اس کے ساتھ یہ مطالبہ بھی کیا گیا تھا کہ خیرپور سندھ سے تعلق رکھنے والے سپاہ صحابہ کے سربراہ علامہ علی شیر حیدری اور مرکزی نائب صدر رسید پریل شاہ بخاری کو راستے سے ہٹایا جائے تا کہ ہم اپنے مقاصد میں با آسانی پایا تکمیل تک پہنچ سکیں صدر پاکستان، وزیر داخلہ اور بعض حکومتی ادارے واضح

کریں علامہ علی شیر حیدری کے اس واقعہ قتل میں ملوث کون ہیں اگر نہیں تو پھر انہیں اوشاق علی جاگیرانی کی اچانک رہائی کا معمہ حل کرنا ہوگا اور قوم کو اصل قاتلوں سے آگاہ کرنا ہوگا۔ اسی طرح جب یہ واقعہ ہوا اس سے تقریباً اڑتالیس گھنٹے قبل خیرپور شہر اور گرد نواح میں رینجز پولیس کا کنٹرول تھا، یہ سوچ سمجھے منصوبہ کے تحت کیا گیا تھا تاکہ واقعہ رونما ہو جانے کے بعد ہنگامی حالت سے نمٹا جاسکے، ڈی پی او خیرپور ۷ا اگست کی رات خیرپور سے باہر تھے اور واقعہ ہو جانے کے بعد ڈی پی او خیرپور پیر محمد شاہ اپنے لاؤ لشکر کے ہمراہ گوٹھ چھتن شاہ جہاں قلندر بخش جاگیرانی اور اس کے بھائیوں کے گھر ہیں، گرفتاری کے لئے گئے وہاں پہنچتے ہی پیر محمد شاہ ڈی پی او خیرپور کے موبائل پر کال آئی، کال سننے کے فوراً بعد ڈی پی او نے اپنی فورس کو واپس جانے کا آرڈر دیا اور بغیر کسی کاروائی کے پولیس چلی گئی، ڈی پی او کس کے کہنے پر اور کس مقصد کے لئے اس رات اپنی حدود سے باہر تھے؟ بغیر کسی کاروائی کے پولیس واپس کیوں گئی؟ چھاپہ مارتے ہوئے واپس بلانے والی شخصیات دو ہو سکتی ہیں

(۱) آئی جی سندھ (۲) صوبائی وزیر داخلہ

ان کے علاوہ ڈی پی او کسی کا پابند نہیں ہوتا، یقیناً صوبائی وزیر داخلہ نے یہ فون کیا ہوگا کیونکہ وہ اس سازش میں شریک ہیں جو علاقہ علی شیر حیدری رحمہ اللہ تعالیٰ کے قتل کے لئے تیار کیا، خیرپور ہے شہر سے تعلق رکھنے والے جاگیردار شیعہ علی عباس کاظمی، چوہدری ساجد، اور صغیر زیدی اس سازش اور واقعہ کے اہم کردار ہیں، اس واقعہ سے ایک ہفتہ قبل کالعدم تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی کا ایران کے ایک ایلچی کے ہمراہ خیرپور میں ان تینوں افراد کے پاس آئے تھے اور تین دن قیام کیا تھا ان تینوں کے واسطہ سے ساجد نقوی اور ایرانی رہنما نے قلندر بخش جاگیرانی اور اس کے بھائیوں سے محلہ نظامانی لقمانی میں جو کہ جامعہ حیدریہ سے تھوڑے مسافت پر واقع ہے، ملاقات بھی کی تھی، اس ملاقات میں ایران سے آئے مہمان نے قلندر بخش جاگیرانی کو چھ کڑور روپے دیے اور بتایا کہ اگلے تین دنوں کے اندر

تمہارے پاس ایرانی کمانڈوز آئیں گے ،ان کی حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہو گی ،اس کے ساتھ ہی اسی جگہ پر ساجد نقوی نے صحافیوں سے بات چیت بھی کی اور سپاہ صحابہ کی قیادت کو دھمکی آمیز لہجے میں کہا سپاہ صحابہ کو بہت جلد سبق سکھا دیں گے پھر چند دنوں بعد کمانڈوز آئے جن کی تعداد تین بتائی جاتی ہے اور انہوں نے منصوبہ بندی کر کے ابڑو گوٹھ والا علاقہ منتخب کیا کیونکہ وہ شیعوں کا علاقہ ہے اور وہاں سے کاروائی کرنے کے بعد فرار ہونے میں آسانی تھی چار چار آدمیوں پر مشتمل تین گروہ پس ترتیب دیئے گئے ہر گروپ میں ایک ایرانی کمانڈو موجود تھا، پہلا گروپ کسی وجہ سے حملہ آور نہ ہو سکا، تیسرے گروپ میں موجود ایرانی کمانڈو نے حملے کا آغاز کیا، پھر باقی تینوں افراد نے بھی دائیں بائیں سے فائرنگ کی۔ کاروائی چند سیکنڈ میں مکمل ہو گئی تھی اس کے بعد حملہ آوروں نے اوشاق علی جاگیرانی جو کہ زخمی تھا کو قتل کیا اور اس کی لاش موقع واردات پر پھینک دی تا کہ اسے ذاتی لڑائی کا رنگ دیا جا سکے ، جیسے ہی علامہ علی شیر حیدری کی شہادت کی خبر آئی تو فوراً ڈی پی او خیر پور نے پہلا اپنا بیان تیار کردہ منصوبے کے تحت جاری کر دیا کہ یہ ذاتی لڑائی کا نتیجہ ہے ، یاد رہے کہ اوشاق علی جاگیرانی کے بڑے بھائی قلندر بخش جاگیرانی نے علامہ حیدری کے والد حاجی وارث کو شہید کر دیا تھا جبکہ اس وقت بھی قلندر بخش کی پشت پناہی کرنے والی مقامی انتظامیہ اور مقامی شیعہ لیڈر علی عباس کاظمی تھا، جس کا شیعہ دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد اور ایران کے ساتھ تعلقات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں اول روز سے یہ لڑائی مذہبی لڑائی ہے اور اس کا مقصد علامہ علی شیر حیدری کا خاتمہ اور جامعہ حیدریہ کو بند کروانا تھا جہاں سے ہر سال درجنوں علماء صحابہ کرام کے وکیل بن کر شیعہ سے دلائل کی جنگ لڑنے کے لئے میدان میں اترتے ہیں، حکومت اور حکومتی ایجنسیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اگر کسی بھی طرح اس سازش کا حصہ نہیں ہیں تو علامہ علی شیر حیدری شہید اور ان کے والد حاجی وارث شہید کے قاتل کو گرفتار کریں اور انہیں تختہ دار پر لٹکائیں تا کہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہو سکیں۔

ہمارے ملک میں شیعہ سنی کے نام پر ہونے والی دہشت گردی میں ایران براہ راست

ملوث ہے اور یہ ملک کو سنی شیعہ بنیادوں پر تقسیم کرنے کی سازش ہے اگر خدانخواستہ یہ سازش کامیاب ہو گئی تو ہمارا وطن پاکستان آگ اور خون میں نہا جائے گا اس سے پہلے کہ ایسے حالات پیدا ہوں ارباب اختیار کو علامہ علی شیر حیدری کے قاتلوں کو کیفر دار تک پہنچانے کے لئے پوری توانائی استعمال کرنا ہو گی۔[۱]

(۱) ماخوذ "مولانا حق نواز جھنگوی شہید سے علامہ علی شیر حیدری شہید تک"۔

خطبہ مسنونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى خصوصا على سيد الرسل وخاتم الأنبياء وعلىٰ أصحابه الأخيار التقياء ولعنة الله على أعدائهم الرافضين الكافرين المرتدين الأشقياء

أما بعد

فأعوذبالله من الشيطان الرجيم ، بسم الله الرحمن الرحيم مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الأحزاب : ٤٠)

(مسلمانو) محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سے سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اسے ہر دوسرے دین پر غالب کر دے اور (اس کی) گواہی دینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

دو باتیں

دین میں بنیادی طور پر دو چیزیں ہیں:

①دین کی اشاعت ② دین کی حفاظت

ختم نبوت کے صدقے یہ دونوں کام علماء کو ملے ہیں، لیکن یہ بات واضح رہے کہ دین کی اشاعت تب ممکن جب کہ اس کی حفاظت بھی ہو دین ہو گا تو اشاعت بھی ہو گی، اگر دین ہی نہیں تو اشاعت کس چیز کی ہو گی؟۔

دوسری بات

دوسری بات یہ ہے کہ جو دین ہے وہی دین رہے نہ اس میں کچھ داخل کیا جائے اور نہ ہی کچھ خارج کیا جائے دونوں جہانوں کی کامیابی کا راز اسی دین میں ہے۔

حفاظت دین مقدم ہے اشاعت دین پر

دین کی حفاظت دین کی اشاعت سے مقدم ہے، اس لئے قرآن کریم کو نبی اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر اتارا گیا پہلے حضور ﷺ کو یاد کرایا گیا پھر بعد میں لکھوایا گیا، گویا پہلے حضور ﷺ نے اس کو حرف بحرف اپنے سینے میں محفوظ کیا پھر اس کو آگے منتقل کیا تو یہاں حفظ قرآن متنقل کتابت قرآن پر مقدم ہے۔

ہمارے دور میں مذکورہ اصول کی مخالفت کیوں؟

ہمارے دور میں حافظے کمزور ہیں اس لئے اس اصول کی مخالفت لازم آتی ہے کہ فی زمانہ لکھوایا پہلے جاتا ہے اور یاد بعد میں کروایا جاتا ہے وگرنہ اصول یہی ہے کہ پہلے باتوں کو یاد کیا جائے بعد میں اسے محفوظ کیا جائے۔

سوال:۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دین کہ حفاظت کیسے ہو گی؟

جواب:۔ حفاظت دین کے چار طریقے ہیں:

۱) اپنے مذہب کی حقانیت معلوم ہو یعنی اپنے عقیدے کے دلائل مضبوط ہوں۔

۲) مخالف کے اعتراضات اور ان کے جوابات معلوم ہوں۔

۳) مذہب مخالف کی کمزوریاں معلوم ہوں۔

۴) مخالفین اپنا کیا کیا دفاع کرتے ہیں وہ طرق معلوم ہوں اور ان کا توڑ بھی معلوم ہو ۔جب ان چار باتوں کا علم ہو جائے گا تو دین کی حفاظت آسان ہو جائے گی۔

دفاع نہ کرنے والوں کی تقسیم

دفاع نہ کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں ① ہمیں معلوم نہیں ہے ہم اس مسئلے میں نہیں پڑتے ② اس مسئلہ میں اختلاف ہے

دوسری قسم کے لوگ اور دین کا نقصان

پہلی قسم کے لوگ بہت کم ہیں کیوں کہ اگر وہ کہتے ہیں" لاأدري"تو ان کی عزت کا مسئلہ ہے اس لئے کہ وہ تو بتلانا چاہتے ہیں کہ سب کچھ معلوم ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کیوں کہ بکل شئ علیم تو رب کی ذات ہے اب اس مسئلے کا پتہ ہی نہیں تو جب یہ مسئلہ غلط بتلائے گا تو اس سے امت کا اور دین کا بہت بڑا نقصان ہو گا۔

عدم علم پر ایک مولوی کی دغابازی کا واقعہ

ایک مولوی صاحب میرے پاس تشریف لائے سندیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے بڑی خوشی سے کہنے لگے کہ حضرت میں فوجیوں کی مسجد میں امام تھا، ایک فوجی مارا گیا تو مجھے کہا گیا کہ جنازہ پڑھاؤ میں نے کبھی جنازہ پڑھایا نہیں تھا، میں سوچ رہا تھا کہ نماز جنازہ میں رفع یدین ہے یا نہیں ہے، میں نے نماز جنازہ کو عیدین پر قیاس کرتے ہوئے نماز جنازہ میں بھی رفع یدین کیا کسی نے بھی مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ کچھ دنوں بعد ایک فوجی کا بچہ مر گیا اب تو میں نے مسئلہ معلوم کر لیا تھا اب کی بار میں نے نماز جنازہ میں رفع یدین نہیں کیا اب مجھ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رفع یدین کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا کہ تم دین سے بہت دور ہو وہ فوجی تو شہید تھا اور شہید کو سلامی

دی جاتی ہے جب کہ یہ بچہ تو شہید نہیں ہے اس لیے میں نے آج رفع یدین نہیں کیا تو فوجی بھی تائید میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، میں نے کہا! مولوی صاحب آپ اپنی جان تو چھڑا کر آ گئے مگر بعد میں آنے والے امام کے لئے بہت بڑا نقصان اور مسئلہ کھڑا کر دیا۔ آپ کو پتہ نہیں ہے آپ نے تو جھوٹ بول کر جان چھڑالی ہے مگر جس کو پتہ ہے وہ کہاں جائے گا؟ مسئلہ پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بزرگوں کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا۔

مفتی صاحب کا جواب لفظ "اگر" کے ساتھ

بیٹی کا رشتہ آرہا ہے اور وہ ہے بھی مالدار اور حسب ونسب والا۔ سب کچھ ہے مگر وہ قادیانی ہے۔ اب بچی کا والد مفتی صاحب کے پاس یا کہ رشتہ کرنا جائز ہے یا ناجائز تو مفتی صاحب سے جواب ملتا ہے کہ:

”اگر وہ ختم نبوت کا منکر ہے تو کافر ہے اور اگر منکر نہیں ہے تو کافر نہیں ۔“

لفظ "اگر" مسئلہ کا حل نہیں ہے

میرے بھائی یہ مسئلے کا حل نہیں ہے اس لیے کہ مسئلہ پوچھنے کے بعد سائل کے لئے دو صورتیں ہیں ① وہ جا کر پوچھے کہ آپ ختم نبوت کے منکر ہیں ② وہ خود جا کر قادنیوں کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔

پہلی صورت کا نتیجہ

اس کے پوچھنے کے بعد اگر وہ کہہ بھی دے کہ میں ختم نبوت کا منکر نہیں ہوں تو تب بھی نکاح جائز نہیں ہے کیوں کہ ان کی بات قابل قبول ہی نہیں ہے۔ (سائل کو تو اس بات کا پتہ نہیں ہے اور اگر والا فتویٰ جاری نہیں ہو رہا اس لئے وہ نکاح ہو جاتا ہے)

مرزائیت اور شیعت میں فرق کیوں؟

اگر شیعہ کہے کہ میں قرآن کو مانتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ بعض شیعہ تو قرآن کو مانتے ہیں حالانکہ کہ انکی کتابوں سے ثابت ہے کہ وہ تحریف کے قائل ہیں تو ان کی بات کا اعتبار کیوں کیا جاتا ہے؟ جبکہ قادیانیوں کی بات کا اعتبار نہیں کیا جاتا، حالانکہ کہ قادیانیوں کے ہاں تقیہ نہیں ہے اور شیعوں کے ہاں تقیہ کرنا اور جھوٹ بولنا ثواب ہے۔

دوسرے طریقے کا نتیجہ

اگر وہ بھائی جا کر کتب قادیانیت کا مطالعہ کرے تو وہ عام آدمی ہے جاہل ہے وہ خود بھی قادیانی بن جائے گا۔

سوال:۔ کہ آپ کہتے ہیں جی "اگر، وگر"، اور چونکہ " وغیرہ کی بات چھوڑو، جب کہ فقہ وفتاویٰ کی تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ختم نبوت کا منکر ہے تو کافر ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کو یا صحابہ کو نہیں مانتا تو وہ کافر ہے۔ کتابوں میں تو لفظ اگر لکھا ہے اور تم کہتے ہو کہ اگر، وگر والا چکر نہیں ہے۔

جواب:۔ قانون کبریٰ بنے گا اور جو قضیہ آپ کے سامنے پیش آیا ہے یہ صغریٰ بنتا ہے، مثلا اگر چور چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا **"یہ قانون ہے اور کبریٰ بنتا ہے"** یہ قانون تمام چوروں کے لئے ہے، باقی جو صغریٰ ہے کہ جو آدمی آپ کے سامنے ہے یہ چور ہے یا نہیں، یہ ثابت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے کہ یہ آدمی چور ہے جب چور ہونا ثابت ہو جائے گا تو قانون کبریٰ جاری ہو جائے گا۔ اب تحقیق کون کرے گا کہ یہ چور ہے (وہ) جس نے دعویٰ درج کیا۔

ماقبل کی طرف عود

اب پہلے والی بات کو سمجھیں کہ "ختم نبوت کا منکر کافر ہے" یہ قانون سب کے لئے ہے

یاصرف قادیانیوں کے لیے ؟(سب کے لیے ہے) اب اگر کوئی نئے نام سے ختم نبوت کا منکر آئے گاتووہ بھی کافر ہو گا،ایک والا بھی اور بارہ والا بھی کافر ہے،ایک والا توکافر ہے اگر کوئی بارہ لے کر آئے تووہ بھی کافر ہے۔(کیونکہ امامت کامقام نبوسے بڑھ کر)

مفتی صاحب کو حضرت حیدری رحمہ اللہ کامشورہ

اگر کسی کو شیعت کے کفر کا پتہ نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسی طرح کا اگر والا فتویٰ نہ دے،فتویٰ کا دار و مدار عرف عام پر ہو تا ہے ،اب اگر مفتی صاحب سے فتویٰ پوچھا جائے کہ شیعہ کافر ہے ؟(مطلقا)تووہ کہتاہے کہ مطلقاشیعہ کوکافر مت کہو کیوں کہ بعض شیعہ تو قرآن کو مانتے ہیں،سوال یہ ہے کہ آپ سے مطلق کفر کی بات کس نے پوچھی؟ فتویٰ کادار و مدار عرف عام پر ہو تا ہے آپ سے مطلقا کی بحث تو کسی نے کی بھی نہیں ہے ۔کیا ضرورت ہے بات بڑھانے کی ؟۔

مومن کی دوقسمیں

اگر یہی (مطلقاوالا)طریقہ اپنایاجائے توپھر مومن کی دوقسمیں ہیں ① مومن باللہ ② مومن بالطاغوت جیسے " يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ اوریُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ"اب مومن کو بھی مطلقامومن نہ کہو کیوں کہ ایک مومن بالطاغوت بھی ہو تاہے۔

کافر کی دوقسمیں

مومن کی طرح کافر کی دوقسمیں ہیں① کافرباللہ ② کافربالطاغوت

اب بقول آپ کے کافرباللہ جہنمی ہیں اور کافرباطاغوت جنتی ہیں پھر آپ عوام کے سامنے آکر یہ بات کہیں تو آپ کی بات کااعتبار نہیں کیاجاتااس لیے کہ عوام توایک ہی کافراور ایک ہی مومن کو جانتی ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور دین

دین کی ساری باتیں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو سکھائیں اور محمد ﷺ نے سارا دین صحابہ کو دیا اور جس مقصد کے لئے اللہ نے محمد ﷺ کو بھیجا وہ مقصد بھی علمی طور پر تمام کمالات کے ساتھ پورا ہوا تو آقا ﷺ نے دین بتایا کن لوگوں کو؟ (صحابہ رضی اللہ عنھم کو) عمل کروایا کن سے؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم سے)[1]

دین کو تباہ کرنے والی دو چیزیں

کسی فصل کو تباہ کرنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں ① جو چیز لگائی نہ جائے خود اگ آئے وہ بھی فصل کو تباہ کرتی ہے ② وہ کیڑا جو اصل یعنی جڑا کو لگ جائے وہ بھی فصل کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح دین کو تباہ کرنے والی دو چیزیں ہیں۔

بدعت اور الحاد

۱) جو چیز دین نہ ہو اسے دین بنالیا جائے تو اسے بدعت کہتے ہیں۔

۲) جو چیز دین ہو اس کا انکار کر دیا جائے اسے الحاد کہتے ہیں۔

یہ دونوں چیزیں دین کے لئے نقصان دہ ہیں ۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں

① بدعت مکفرہ ② بدعت غیر مکفرہ

بدعت مکفرہ:۔ وہ بدعت ہے جو کفر کی حد تک پہنچ جائے۔

بدعت غیر مکفرہ:۔ وہ بدعت جو کفر کی حد تک نہ پہنچے۔

---

(۱) **نوٹ:** باقی مذاہب والے صرف ایک دو اور کے منکر ہیں جبکہ شیعت پورے دین کے منکر ہیں۔

الحاد کی دو قسمیں ہیں

۱) ملحدین میں بعض وہ ہیں جو قطعیات دین کے منکر ہیں یہ الحاد مکفرہ ہے۔

۲) ملحد اگر ظنیات کا منکر ہے تو یہ الحاد غیر مکفرہ ہے۔

فاسق کے درجات

جس طرح صالح کا معنیٰ ہے "اللہ کا فرمان بردار" اب صالح کے کئی درجات ہیں پیغمبروں کے لئے فرمایا گیا جیسے "إنه من الصالحين " یہ درجہ کم سے کم ہوتے ہوئے یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ آج کل عام آدمی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

اسی طرح فاسق کا معنیٰ ہے " اللہ کا نافرمان" اللہ نے قرآن میں کافر کو بھی فاسق کہا ہے جیسے" أفمن كان مؤمناكمن كان فاسقالايستون " بھلا بتاؤ کہ جو شخص مومن ہو، کیا وہ اس شخص کے برابر ہو جائے گا جو فاسق ہے؟اور شیطان کے بارے میں بھی فرمایا جیسے" ففسق عن أمر ربه "چنانچہ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔

اب فاسق کے بھی کئی درجات ہیں فاسق کا سب سے بڑادرجہ کافر ہے۔ یہ درجہ کم ہوتے ہوئے اس کا اطلاق غیر محتاط شخص پر بھی ہوتا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔

اب یہاں فاسق سے مراد کافر نہیں ہے بلکہ غیر محتاط ہے وہ شخص جو دین کے معاملہ میں احتیاط نہیں کرتا۔

شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ کی کتاب تحفۃ اثنا عشریہ اور فاسق بمعنیٰ کافر

شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دھلوی اپنی کتاب تحفہ اثنا عشرہ میں فرماتے ہیں کہ " آیت استخلاف کا حکم مطلق تھا جب خلفائے ثلاثہ کو خلافت مل گئی تو پھر کوئی شخص خلفاء میں سے کسی کی خلافت کا انکار کرے تو:

ومن كفربعدذلك فأولئك هم الفاسقون (النور:۵۵)

اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے، تو ایسے لوگ نافرمان ہوں گے۔

وہ فاسق بمعنیٰ کافر ہے "أی کاملون في الفسق" اگر خلافت نہیں ملی ہوتی تب کوئی انکار کرتا تو کچھ اور بات تھی لیکن جب خلافت مل گئی تو اب کوئی انکار کرے تو کافر ہے۔

واقعہ خیبر سے تفہیم

اس بات کو خیبر کے واقعہ سے سمجھیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کل میں جھنڈا اس کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ ورسول کا پیارا ہوگا۔ اب جھنڈا جس کے ہاتھ میں ہوگا اللہ اور اس کا رسول اس سے پیار کریں گے اب ہے تو وہ پیارا لیکن پتہ نہیں ہے کہ وہ پیارا کون؟ جب جھنڈا مل گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو اب اگر کوئی انکار کرے کہ جھنڈا انہیں ملا تو گویا وہ اس حدیث کا منکر ہوگا۔

خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر قرآن کا منکر ہے

اسی طرح آیت استخلاف تھی مطلق لیکن جب خلافت اول کا مصداق صدیق بن کر آگیا تو اب کوئی شخص خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا انکار کرے تو گویا وہ قرآن کا منکر ہوا، جو حدیث کا منکر ہے وہ تو ٹھہرا کافر، بھلا جو قرآن کا منکر ہو وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ (نہیں) اب انکاری کے لئے حکم ہے۔ فَأُولئِكَ همُ الفاسقون (سورۃ النور:۵۵)

منکرین صحابہ اور بدعت والحاد

جو لوگ صحابہ کے منکر ہیں ان کے پاس بدعت بھی ہے اور الحاد بھی ہے۔

بدعت:۔ جو دین نہیں وہ اسے دین بنائیں گے۔

الحاد:۔ جو دین ہے وہ اس کو اس سے خارج کر دیں گے۔

جن لوگوں نے صحابہ کو معیار حق نہیں مانا تو کوئی بنا بدعتی اور کوئی بنا مودودی، جن لوگوں نے صحابہ کو معیار حق نہیں مانا وہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ہم صحابہ سے زیادہ عاشق رسول ہیں جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت محذورہ رضی اللہ عنہ نے تو اذان سے پہلے صلوۃ نہیں کہا اور یہ کہتا ہے گویا بتلانا چاہتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں اسی طرح آٹھ تراویح والا بھی الحاد کرتا ہے اگر صحابہ کرام پر اعتماد ہوتا تو ایسا مسئلہ نہ بنتا اب صحابہ کامیاب ہیں"وأولئِكَ هم الفائزون " اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ (التوبہ: ۲۰) اگر تم بھی کامیابی چاہتے ہو تو صحابہ کے در پر آنا پڑے گا۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا امت پر احسان

ختم نبوت کے منکر کے خلاف سب سے پہلے جہاد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا، بیس تراویح سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھوائیں۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتماد ہو تو بے دینی قریب نہیں آئے گی اور جو دین ہمارے پاس ہے وہ جائے گا نہیں، جن لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتماد نہیں کیا تو بدعت والحاد نے ان کو آگھیرا۔

اہلسنت کا عقیدہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشن و موقف کو کامیاب بنا کر دنیا سے رحلت فرما گئے جیسی جماعت بنانا چاہتے تھے ویسی بنائی جیسی فوج تیار کرنی تھی ویسی تیاری کر کے گئے۔

رافضیت کا عقیدہ

خمینی اپنی کتاب (اتحاد و یکجہتی میری نظر میں) میں گندے ذہن، گندی سوچ، گندی فکر اور گندے قلم کے ساتھ شیطنت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”جو نبی بھی آئے انصاف کے نفاذ کے لئے آئے، ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ انصاف قائم کریں مگر وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ محمد ﷺ جو انسانوں کی اصلاح کے لیے اور اسلام کے نفاذ کے لیے آئے تھے انصاف کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہوئے“۔

آیت درجات

هُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبۡدِہٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ بِکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۝ وَ مَا لَکُمۡ اَلَّا تُنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعۡظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا ؕ وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ (۱)

اللہ وہی تو ہے جو اپنے بندے پر کھلی آیتیں نازل فرماتا ہے، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور یقین جانو اللہ تم پر بہت شفیق اور بہت مہربان ہے، اور تمہارے لئے کون سی وجہ سے ہے کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو، حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری میراث اللہ ہی کے لئے ہے تم میں سے جنہوں نے (مکہ کی) فتح سے پہلے خرچ کیا، اور لڑائی لڑی، (وہ بعد والوں

(۱) (سورۃ حدید:۱۰،۹)

کے) برابر نہیں ہیں درجے میں ان لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں جنہوں نے (فتح مکہ کے) بعد خرچ کیا اور لڑائی لڑی، یوں اللہ نے بھلائی کا وعدہ ان سب سے کر رکھا ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے کلمہ پڑھنے والوں کے دو گروہ

حاضرین جن سے خطاب ہے وہ کون ہیں؟ (صحابہ)

ان سے فرمایا جارہا ہے کہ تمہارے دو گروہ ہیں ① منفقین فی سبیل اللہ ② مجاہدین فی سبیل اللہ پہلی بات یہ ہے کہ یہاں بات منفقین و مجاہدین سے ہے جو کہتے ہیں" لاتُنفِقُوا " منافقین سے نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے کلمہ پڑھنے والے دو گروہ ہیں

① يَقُولُونَ بِأَفْواهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ (آل عمران:۱۶۷)

وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی۔

② يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ (الفتح:۱۱)

وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہی جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی۔ (الفتح:۱۱)

پہلے گروہ کے متعلق

أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمْ (المجادلۃ:۲۲)

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے۔

وہ گروہ ہے

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى (الفتح:۲۶)

اور ان کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جن کے زبان اور دل میں فرق ہے جنہوں نے سچے دل سے کلمہ نہیں پڑھا ایک ہے سچا گروہ اور ایک ہے جھوٹا گروہ، کلمہ دونوں پڑھتے ہیں۔

نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ (سورۃ المنافقون)

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۱. ایک گروہ وہ ہے جن کے دل وزبان میں فرق ہے۔

۲. ایک گروہ وہ ہے جن کے زبان ودل میں اتفاق ہے۔

یہ گروہ ہے صحابہ۔ جن میں فرق ہے وہ ہیں منافقین

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ[۱]

اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں سے وعدہ کیا ہے ان باغات کا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ (التوبۃ:۶۸)

اللہ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور تمام کافروں سے دوزخ کی آگ کا عہد کر رکھا ہے۔

ایک طبقہ مومنین کا ہے اس کا نام ہے صحابہ۔

دل سے کلمہ پڑھتے والے کون لوگ ہیں؟ ...... صحابہ رضی اللہ عنہم

دل کے کھوٹے زبان سے کلمہ گو جن سے جہنم کا وعدہ ہے وہ کون ہیں؟...... منافقین

(۱) (سورۃ التوبہ:۷۲)

امت کے بہترین مومن اور غلیظ ترین کافر

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم جیسا امت میں مومن کوئی نہیں ہے اور منافقین جیسا کافر نہیں ہو سکتا۔ کیوں؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم امت کی بنیاد ہیں۔ امت جو بھی اچھا کام کرے وہ سب ان کے مقتدی ہیں۔ بعد والوں کو صرف اپنا ثواب ملے گا۔ صحابہ کو اپنا بھی اور بعد والوں کا بھی ملے گا۔ اس بات پر اجماع ہے کوئی ولی، کوئی قطب، کوئی ابدال صحابی نہیں ہو سکتا۔

کافروں کی جگہ جہنم اور جہنم کے درجات ہیں جیسے جنت کے درجات ہیں۔ جنت میں جو بڑا جنتی ہو گا وہ اوپر ہو گا۔ کافروں میں جو جتنا بڑا کافر ہو گا وہ اتنا ہی نیچے ہو گا۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورۃ النساء)

یقین جانو! کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں منافقین ہیں، معلوم ہوا کہ منافقین جیسا کافر کوئی نہیں ہے۔

مومنین و منافقین کی نشانیاں قرآن میں

مومنین اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِيْ سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِيْنَ آوَوْا وَنَصَرُوْا أُوْلَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ (الأنفال:۷۲)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا ہے، وہ اور جنہوں نے ان کو (مدینہ میں) آباد کیا اور ان کی مدد کی، یہ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ولی وارث ہیں۔

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِيْنَ آوَوا وَنَصَرُوْا أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَّهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ

وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَأُولَئِكَ مِنْكُمْ (الانفال:۷۴،۷۵)

اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے ہجرت کی، اور اللہ کی راستے میں جہاد کیا، وہ اور جنہوں نے انہیں آباد کیا، اور ان کی مدد کی، وہ سب صحیح معنیٰ میں مومن ہیں۔ ایسے لوگ مغفرت اور باعزت رزق کے مستحق ہیں۔ اور جنہوں نے بعد میں ایمان قبول کیا، اور ہجرت کی، اور تمہارے ساتھ جہاد کیا، تو وہ بھی تم میں شامل ہیں۔

تو مومنین کا اللہ کے راستے جان مال خرچ کرنا بار بار قرآن کریم میں مذکور ہے اور منافقین کے لئے ہے۔

الْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنْ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ أَيْدِيَهُمْ (التوبۃ:۶۷)

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی طرح کے ہیں، وہ برائی کی تلقین کرتے ہیں، اور بھلائی سے روکتے ہیں۔

مومنین کی شان کیا تھی؟

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنْ الْمُنْكَرِ (التوبہ:۷۱)

اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ وہ نیکی کی تلقین کرتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں۔

منافقین کی صفت یہ ہے کہ برائی کا حکم کرتے ہیں نیکی سے روکتے ہیں، منافقین کہتے ہیں" وَقَالُوالا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ "اور انہوں نے کہا تھا کہ: اس گرمی میں نہ نکلو!(التوبۃ:۸۱) رسول اللہ پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کا حکم بتاتے ہیں" أنفقوا في سبيل الله " منافقین

کہتے ہیں '' لاتُنْفِقُوْا '' منافقین خود خرچ نہیں کرتے اوروں کو بھی روکتے ہیں جبکہ مومنین کی صفت یہ ہے کہ جن کے پاس نہیں ہے وہ مزدوری کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں دے دیتے ہیں........ اور منافقین مٹھی بند کر کے رکھتے ہیں اور دوسروں کو روکتے ہیں منافقین نہ خود دیتے ہیں بلکہ دینے والوں کو بھی ٹوکتے ہیں........ دینے والوں کے پھر دو طبقے ہیں جو زیادہ دیتے ہیں انہیں بھی ٹوکتے ہیں اور جو محنت مزدوری کر کے دتیے ہیں ان سے بھی مسخرے کرتے ہیں........ مومن کی صفت اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے اور منافقین کی صفت خود نہ دینے والے اوروں کو بھی روکنے اور ٹوکنے والے۔

مومنین کی شان

تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَاناً سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح:۲۹)

تم انہیں دیکھو گے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، ان کی علامتیں سجدے کے اثر سے ان کے چہروں پر نمایاہیں۔

منافقین کی صفت

وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلاةِ قَامُوْا كُسَالٰى (سورۃ النساء:۱۴۲)

اور جب یہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں کسمساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں۔

وَلا يَأْتُوْنَ الصَّلاةَ إِلاَّ وَهُمْ كُسَالٰى وَلا يُنفِقُوْنَ إِلاَّ وَهُمْ كَارِهُوْنَ

اور یہ نماز میں آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے آتے ہیں، اور کسی نیکی میں خرچ کرتے

ہیں تو برا مانتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔(التوبہ ۵۴)

مؤمنین: يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

منافقین: وَلاَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلاَّ قَلِيْلاً (النساء:۱۴۲)

منافقین مؤمنین کے بالکل الٹ اور مقابل ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی علیحدہ حیثیت بیان فرمائی ہے، اعلیٰ ترین مؤمن اور غلیظ ترین کافر رسول اللہ کے سامنے کلمہ پڑھنے والے۔

منافق کافر ہے

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاللّٰهُ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ

(اے نبی!) تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو، اگر ان کے لئے ستر مرتبہ استغفار کروگے تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔(سورۃ توبہ:۸۰)

قرآن نے کافروں کو فاسق کہا ہے، قرآن کی اصطلاح میں فاسق کسے کہتے ہیں۔(کافر)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ (التوبہ:۶۸)

اللہ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور تمام کافروں سے دوزخ کی آگ کا عہد کررکھا ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کو راس آئے گی، اللہ تعالیٰ نے ان پر پھٹکار ڈال دی ہے اور ان کے لئے اٹل عذاب ہے۔

یہاں یہ بات سوچنے کی ہے کہ ان کے لیے وعدہ ہے نار جہنم کا یہ وعدہ کافروں کے لئے ہے مسلمان جتنا بھی گنہگار ہے وہ " يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ " میں داخل ہے جہنم کا وعدہ نہیں ہے، منافقین کے ساتھ نار جہنم کا وعدہ ہے معلوم ہوا کہ منافق کے لیے (کافر) وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ

ان کے لئے عذاب دائمی ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ، فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَهُمْ مُعْرِضُونَ[1]

اور انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اسی سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں نواز دے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے ، اور یقینا نیک لوگوں میں شامل ہو جائیں گے ، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے نوازا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر چل دیئے۔

ذکر چلا آرہا ہے منافقین کا یہ ساری باتیں ان کی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں چلے ، بیٹھ گے۔ یہ ساری باتیں کن کی ہیں؟ (کلمہ پڑھنے والوں کی) کلمہ نہ پڑھتے تو جہاد کا کون کہتا؟۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَداً وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ (التوبہ:۸۴)

(اور اے پیغمبر!) ان منافقین میں سے جو کوئی مر جائے ، تو تم اس پر کبھی نماز (جنازہ) مت پڑھنا ، اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا ، یقین جانو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کا رویہ اپنایا ، اور اسی حالت میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔

حکم ہے منافقین میں سے کسی کا بھی جنازہ نہ پڑھو ، کسی کی قبر پر قیام نہ کرو " کفر وا باللہ " یہ کافر ہیں تو یہ فاسق کی قسم کا فر ہے۔

---

(۱) (سورۃ توبہ ۷۵)

قرآن میں صراحت منافق کافر ہیں

فَلَا تُعۡجِبۡكَ أَمۡوَالُهُمۡ وَلَآ أَوۡلَادُهُمۡ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الۡحَيَاةِ الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ أَنفُسُهُمۡ وَهُمۡ كَافِرُونَ (التوبہ:٥٥)

تمہیں ان کے مال اور اولاد کی کثرت سے تعجب نہیں ہونا چاہیے اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ انہی چیزوں سے ان کو دنیاوی زندگی میں عذاب دے، اور ان کی جان بھی کفر کی حالت میں نکلے۔ (١)

صدقہ منافقین کے عدم قبولیت کی وجہ

وَيَحۡلِفُونَ بِاللهِ إِنَّهُمۡ لَمِنكُمۡ وَمَا هُم مِّنكُمۡ (التوبہ:٥٦)

اور یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں۔

یہ آیت سن کر منافقین آئے کہ ہم بھی چلتے ہیں اب فرمایا گیا۔

قُلۡ أَنفِقُوا طَوۡعًا أَوۡ كَرۡهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمۡ إِنَّكُمۡ كُنتُمۡ قَوۡمًا فَاسِقِينَ (2)

کہہ دو کہ ”تم اپنا مال چاہے خوشی سے چندے میں دو، یا بد دلی سے، وہ تم سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا، تم ایسے لوگ ہو جو نافرمانی کرتے رہے ہو۔“

خوشی سے دو یا نہ دو تم نافرمان قوم ہو تم سے قبول نہیں کیا جائے گا، کوئی کہے کہ فاسق تو کافر نہیں تو آگے ان کے صدقات قبول نہ ہونے کی وجہ بیان فرمائی " أنهم كفروا بالله وبرسوله"، تو یہ منافق کیا ہیں؟ کافر بھی اور فاسق بھی، انہیں کہا گیا ہے " إن

---

(١) یہاں سیدھا فرمایا کہ منافق کافر ہیں۔

(٢) (التوبہ:٥٣)۔

المنافقين هم الفاسقون " (التوبہ:٦٧)

صحابہ اور منافقین کے لئے حکم خداوندی

منافقین کے بارے فرمایا"ولا تصل علىٰ أحد منهم "صحابہ کے بارے میں فرمایا" وصل عليهم إن صلاتك سكن لهم " اور ان کے لئے دعا کریں، یقیناً آپ کی دعا ان کے لئے سراپا تسکین ہے، منافقین کو کہا گیا "لن يتقبل منكم"ادھر صحابہ کے لئے ہے"خذ من أموالهم صدقة" صحابہ کے اموال سے صدقہ لو، صدقہ وصول کرنے سے کیا ہوگا" تطهرهم وتزكيهم" آپ صدقہ لے کر صحابہ کی تطہیر اور تزکیہ کریں۔

کسی کی تکفیر، کافر بتانا ہے بنانا نہیں

اگر کوئی شخص کسی کی تعدیل کرتا ہے کہ یہ عادل ہے تو وہ اسے عادل بتاتا ہے عادل بناتا نہیں آپ جو کسی کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ سچا ہے تصدیق کا مادہ صدق ہے جس کی آپ تصدیق کرتے ہیں آپ اسے سچا بتاتے ہیں یا بناتے ہیں؟........ جب کسی راوی کی توثیق کی جاتی ہے تو اسے بتلایا جاتا ہے یا بنایا جاتا ہے؟(بتایا جاتا ہے)جب آپ کسی کی تکذیب کرتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے آپ اسے جھوٹا بناتے ہیں یا بتاتے ہیں؟۔

کہتے ہیں جی کافر بنا دیا بھائی ہم کافر بناتے ہیں؟ بتاتے ہیں علمائے حق جب کسی کافر کی تکفیر کرتے ہیں تو وہ کافر بناتے نہیں بلکہ بتاتے ہیں یہ بتاتے ہیں یہ نہ بتائیں وہ تب بھی کافر ہے۔ آپ کے مسلمان کہنے سے وہ مسلمان نہیں ہوتا بلکہ آپ کافر ہو جائیں گے۔

تلمیذ رسول بننے کے لئے تزکیہ شرط ہے

حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے دعا کی تھی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرة:١٢٢)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (البقرة:۱۲۹)

اے ہمارے رب پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہیں میں ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے۔ انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اوران کو پاکیزہ بنائے (سورۃ بقرۃ:۱۲۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ رسول آنا چاہیے اس کا کام یہ ہونا چاہیے کہ وہ تلاوت کتاب کرے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیا کرے اور اپنی جماعت کا تزکیہ کرے یعنی تلاوت کر کے تعلیم دے کر ان کو پاک کر دے۔ اللہ نے جب دعا قبول کی تو ترتیب یہ نہیں ہے فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران:۱۶۴)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مؤمنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے۔

يُزَكِّيهِمْ پہلے ہے يُعَلِّمُهُمْ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ بعد میں ہے تعلیم سے تزکیے کو پہلے رکھا۔ یعنی جب تعلیم ہو گی تو شاگرد بن جائیں گے اللہ کو یہ برداشت نہیں ہے کہ صحابہ رسول اللہ کے شاگرد بن جائیں اور ناپاک ہوں، تلاوت ہو تو ابو جہل بھی سنے ...... ابو بکر بھی سنے لیکن جو آگئے (دربار رسول میں) تو آنے والوں کا تزکیہ پہلے ہے۔

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوْا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهِ

اور جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہم ایمان لے آئے ہیں"

حالانکہ یہ کفر لے کر ہی آئے تھے اور اسی کفر کو لیکر باہر نکلے ہیں[۱]

تو منافق آتا ہے بدنیتی سے........ لیکن صحابی بننے کے لئے تزکیہ پہلے ہے تعلیم بعد میں .... پاک پہلے ہوں گے شاگرد بعد میں بنیں گے........ جب پاک پہلے ہو گئے تو پھر پاس تو ہونا ہے اگر غلطی ہو جائے گی تو " فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ "لہٰذا ان کو معاف کردو ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔

(آل عمران:۱۵۹)

تزکیہ کی علامت اخذ صدقہ ہے

مزکیؔ، رسول اللہ ﷺ کا شاگرد ہے تو اس وقت "تطهرهم وتزكيهم "ہے .... آنے والوں میں کون پاک ہے اور کون ناپاک ہے؟........ ان صحابہ سے صدقہ لو پتہ چلے گا کہ یہ پاک ہیں........ ان منافقین سے نہ لو پتہ چلے گا کہ یہ ناپاک ہیں........ یہ صدقہ لینا گواہی ہو گی تزکیہ کی۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا واقعہ

حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مشکوک کمائی والے کی دعوت قبول نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا امین صفدر اکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تجربہ کیا ہم نے کچھ حلال اور کچھ حرام کے پیسے سے فروٹ خریدے، حضرت کی خدمت میں پیش کیے فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا ہدیہ ہے فرمایا ہدیہ ہے یا امتحان ہے (ہم کشف اور الہام کے منکر نہیں ہیں)

وہاں دیکھئے "خذ من أموالهم " ان سے لو (سورۃ توبہ ۱۰۳) منافقین سے جب صدقہ نہ لیا

---

(۱) (سورۃ المائدہ:٦١)۔

تو ان کی سر عام رسوائی ہوئی کہ یہ ناپاک ہیں .... ان صحابہ سے صدقہ لینا اعلان ہو گیا کہ ان کے دل وجان پاک ہیں۔

مسلمان کے دو گروہ (وقت ایمان کے اعتبار سے)

کلمہ پڑھنے والے دو گروہ ہیں ① بہترین مسلمان .... ان کا نام کیا ہے؟ (صحابی) ② بدترین کافر........ ان کا نام کیا ہے؟ (منافق) پھر مسلمانوں میں کچھ مہاجرین ہیں کچھ انصاری ہیں........ صحابہ ایمان کس وقت لائے اس اعتبار سے دو گروہ ہیں۔

وقت ایمان کے اعتبار سے دو گروہ ہیں ① ایک مکہ فتح کرنے سے پہلا والا ② دوسرا بعد والا سورۃ حدید میں آیت نمبر ١٠ فرمایا "لا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ" فتح مکہ سے پہلے مرکز کعبۃ اللہ کافروں کے قبضہ میں تھا پوری دنیا سے رجوع ادھر ہوتا تھا اس وقت ایمان لانا مصائب کو دعوت دینا تھا فتح مکہ کے بعد مرکز مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اس وقت ایمان لانا آسان تھا اس لیئے فرمایا" لا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ "

(سورۃ الحدید ١٠)

فتح مکہ سے پہلے والوں کی وجہ فضیلت

صحابہ رضی اللہ عنھم سارے کے سارے امت میں سے بہتر ہیں........ صحابہ رضی اللہ عنھم کے آپس میں کون کب آیا؟ اس اعتبار سے دو طبقے ہیں .... فتح مکہ سے پہلے والے افضل ہیں کیونکہ اس وقت کفر کا زور باقی تھا جب فتح مکہ ہوا تو جس طرح بھڑوں کا چھتہ کاٹا جاتا ہے اسی طرح کعبۃ اللہ کے علاقہ میں بھڑوں کا چھتہ جو کفر کی ریاست تھا وہ کاٹ دیا گیا کعبۃ اللہ پاک ہو گیا تو اس وقت کفر سر اٹھانے کے قابل نہ رہا۔

تعظیم بیان کرنے کا جائز طریقہ

یہاں یہ بات سمجھئے........ فرمایا" أُولئكَ أعظم درجة "(سورۃ الحدید:١٠) یہ لوگ زیادہ بڑے درجے کے اعتبار سے شان والے ہیں لوگوں کے بارے میں یوں بیان کرنا جائز ہے کہ .... یہ اس سے بڑا، یہ اس سے بڑا، یہ اس سے بڑا........ یوں ناجائز ہے یہ اس سے کم، یہ اس سے کم، یہ اس سے کم یہ توہین ہے........ تو تدریج میں تعظیم جائز ہے، تنقیص جائز نہیں ہے شان والوں کی شان تعظیم سے بیان کرنا جائز ہے رسول اللہ شان میں سب نبیوں سے اوپر ہیں یہ جائز ہے سارے نبی شان میں حضور ﷺ سے کم ہیں یہ ناجائز ہے........ اب فتح مکہ سے پہلے والے اعظم ہیں اور بعد والے عظیم ہیں اور بعد والے عظیم ہیں یہ ہے درجات کا قیام، اب آیئے انجام کی طرف۔

بزبان قرآن صحابہ سارے جنتی ہیں

إِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِنَّا الۡحُسۡنٰۤى أُوۡلَٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ (الانبیاء)

(البتہ) جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے بھلائی پہلے سے لکھی جاچکی ہے

(یعنی نیک مؤمن) ان کو اس جہنم سے دور رکھا جائے گا

فتح مکہ سے پہلے ہوں چاہے بعد والے سب کے لئے اللہ نے حسنیٰ کا وعدہ کر لیا ہے، مفسرین نے حسنیٰ کا معنٰی جنت کیا ہے پہلے بات ہو رہی ہے جہنم کی اب کہا کہ وہ لوگ جن کے لئے حسنیٰ کا وعدہ ہے وہ جہنم سے دور ہوں گے اتنا دور کہ" لا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا "(الانبیاء:١٠٢) جہنم کی آہٹ بھی نہیں سنیں گے اور جہنم بھی وہ کہ" تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ " (الملک: ٨٥) سینکڑوں میل دور اس کا شور جا رہا ہو گا یہ اس کی آواز بھی نہیں سنیں گے .... حسنیٰ کا فیصلہ سب کے ساتھ ہو گا چاہے فتح مکہ سے پہلے والے ہوں یا بعد والے"وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ

أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ"(الانبیاء:١٠٣)اور جو ان کا دل چاہے گا اس میں ہمیشہ رہیں گے ....جو جی چاہے کہاں ملنا ہے؟(جنت میں)"لا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ"ان کو وہ(قیامت)سب سے بڑی پریشانی غمگین نہیں کرے گی،اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے

۔

پریشانی کس کو نہیں ہو گی؟(جنتی کو) فرشتے ان کا استقبال کریں گے استقبال کن کا ہو گا؟ (جنتیوں کا)........ تو فتح مکہ سے پہلے والے ہوں یا بعد والے سارے صحابہ کون ہیں؟ (جنتی)........جو کہتے ہیں صحابہ جہنمی وہ ان آیات کو مان سکتے ہیں؟(نہیں)........جو ان آیات کو نہ مانے وہ بھلا مسلمان ہو سکتا ہے؟(نہیں)........ صحابہ کے متعلق ہمارا عقیدہ وہ ہے جو قرآن کریم بتلارہا ہے۔

سوال:۔ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ(اللہ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور تمام کافروں سے دوزخ کی آگ کا عہد کر رکھا ہے)" وَالْكُفَّارَ"کا عطف ہے منافقین پر اور عطف مغایرت کے لیے آتا ہے معلوم ہوا کہ منافق کافر نہیں۔

جواب:۔ کبھی تخصیص بعد التعمیم ہوتی ہے اور کبھی تعمیم بعد التخصیص ہوتی ہے۔یہاں تعمیم بعد التخصیص ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ(المائدة : ٥٧)

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے ایسے لوگوں کو جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے اور کافروں کو یار و مددگار نہ بناؤ۔

" أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ "کون ہیں؟(یہود و نصاریٰ)۔ان پر عطف ہے" وَالْكُفَّارَ"کا

........یہود و نصاریٰ اور کافروں کے ساتھ دوستی نہ رکھیں۔ یہاں یہود و نصاریٰ کے بعد " وَالْكُفَّارَ" ہے وہاں منافقین کے بعد " وَالْكُفَّارَ" ہے

اگر آپ کہتے ہیں منافق اور ہیں اور کافر اور ہیں تو ہم کہیں گے کہ بتاؤ کیا یہاں یہود و نصاریٰ اور ہیں اور کافر اور ہیں .... دونوں جگہ مغایرت نہیں ہے بلکہ تعمیم بعد التخصیص ہے جیسے یہود و نصاریٰ خاص کافر ہیں "والکفار" میں عموم ہے ویسے ہی وہاں منافقین خاص کافر ہی "والکفار" میں عموم ہے۔

ایم۔یو بورڈ کا اجلاس اور افتخار نقوی کی شرارت

سوال:۔ ایک مرتبہ متحدہ علماء بورڈ کے اجلاس میں افتخار نقوی نے گڑبڑ کر دی کہ اگر اصحاب محمد ﷺ کی اتنی ہی شان ہے تو پھر درود میں **"وعلیٰ آل محمد"** پڑھتے ہو **"وعلیٰ اصحاب محمد"** کیوں نہیں پڑھتے۔

جواب:۔ حضرت سائیں جی رحمہ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہوئے فرمایا: آل عام اصحاب خاص ہے ۔آل محمد کہنے میں صحابہ سمیت ساری امت داخل ہوتی ہے اگر اصحاب محمد ﷺ کہتے تو امت کا وہ خاص گروہ داخل ہوتا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ نماز میں دعا ساری امت کے لئے کی جارہی ہے۔

اصحاب کا آل سے خروج دھوکہ ناکام

سوال:۔ یہ جواب سن کر ہمارے بزرگوں کی ایک ایک کتاب اٹھا کر ان کا خطبہ پڑھتا گیا کہ یہ دیکھو تمہاری کتابوں میں لکھا ہے "علیٰ اٰلہ واصحابہ" آل پر الگ درود ہے اور اصحاب پر الگ سے درود ہے عطف مغایرت کے لئے ہے اگر آل میں اصحاب داخل ہوتے تو اصحاب پر الگ سے درود نہ ہوتا۔

جواب مسکت

جب وہ خاموش ہوا تو میں نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر (۸) تلاوت کی:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ (سورۃ الاعراب:۸)

اور (اے پیغمبر) وقت یاد رکھو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا، اور تم سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے بھی۔

میں نے کہا جو "واوَ" وہاں تھی وہی "واوَ" یہاں ہے اگر وہاں مولویوں کی کتاب میں "واوَ" آئے تو اصحاب آل میں داخل نہیں ہوتے تو پھر بتاؤ کہ یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیین میں داخل ہیں کہ نہیں؟...... نوح علیہ السلام نبیین میں داخل ہیں کہ نہیں؟...... ابراہیم علیہ السلام نبیین میں داخل ہیں کہ نہیں؟ جس طرح یہاں یہ نبی نبیین میں داخل ہیں پھر ان کو علیحدہ ذکر کیوں کیا؟ اور یہ صحابہ خاص امت ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ (آل عمران:۱۱۰)

(اے جماعت صحابہ) تم بہترین امت ہو، امت میں سے بہترین ہو لوگوں کے نفع کے لئے نکالے گئے ہو نیکی کا حکم کرتے ہو برائی سے روکتے ہو۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ (غلط فہمی کا ازالہ)

ترجمہ: کرتے ہیں بہترین امت" خیرأمة "مرکب اضافی ہے اور یہ اضافت منی ہے ترجمہ اگر کیا جائے بہترین امت تو یہ کون سا مرکب اضافی کا ترجمہ ہے، مرکب اضافی کا ترجمہ تو بنے گا امت میں سے بہترین امت ...... کہتے ہیں جی بزرگوں نے لکھا ہے بہترین امت تو بزرگوں نے زبر پر لکھا ہے، بزرگوں نے یہ لکھا تھا بہترینِ امت (بکسر النون) تم نے پڑھنا شروع کر دیا بہترینْ امت۔ (بسکون النون)

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کی کتاب (جہان دیدہ)

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے کتاب لکھی **"جہانِ دیدہ"** لوگوں نے پڑھنا شروع کر دیا **"جہانْ دیدہ "**۔

جہانِ دیدہ (نون مکسورہ) کتاب بتلا رہی تھی دنیا کے حالات لوگوں نے جب پڑھا **جہانْ دیدہ** (نون ساکنہ) تو لوگوں نے بنا دیا۔

مثالوں سے توضیح

کہا جاتا ہے کہ یہ امیر قوم ہے یعنی ساری قوم امیر ہے اور اگر کہا جائے امیرِ قوم تو مطلب ہو گا ساری قوم میں سے امیر۔ امیرُ قوم اور امیر قوم میں فرق ہے .... یہاں "أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" صفت ہے " أُمَّةٍ " کی جو امت لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے تم ان میں سے بہتر ہو " خَيْرَ أُمَّةٍ " مرکب اضافی ہے اضافت کے جائز ہونے کے لئے مضاف کا اور مضاف الیہ کا تمام ہونا ضروری ہے کیونکہ مضاف، مضاف الیہ میں اگر نسبت تساوی کی ہو تو اضافت ہی جائز نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ یہ آیت مبارکہ صحابہ کے لئے ہے۔ اگر سب کے لیے بھی ہو تو پھر بھی مصداق اول کون ہوں گے ؟(صحابہ)

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم

منکرین صحابہ کا تعین تب ہو گا جب پہلے صحابہ کا مقام سمجھ آئے گا منکر مضاف پر جو حکم لگے گا وہ یہ مضاف الیہ کی حیثیت کو دیکھ کر لگے گا غلام بادشاہ کا، غلام تاجر کا، غلام مولوی کا، غلام استاد کا، ہے غلام لیکن مضاف الیہ بادشاہ، عالم میں فرق آئے گا تو غلام کی حیثیت میں فرق آئے گا، نمائندہ ناظم کا، نمائندہ ایم این اے کا نمائندہ پیر کا نمائندہ وہی ہے لیکن حیثیت میں فرق ہے منکر صحابہ کا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حیثیت معلوم ہو گی تو منکر کی بھی معلوم ہو گی۔

افسوس کی بات! ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جس طرح کا تعارف ہونا چاہیے، ان کی حیثیت جیسے ہر ایک کو معلوم ہونی چاہیے وہ نہیں ہے اسی وجہ سے کئی فرقے با آسانی جنم لیتے ہیں اگر صحابہ کی صحیح حیثیت معلوم ہو تو پھر انشاء اللہ کوئی گمراہی کے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہ کرام میں کون کب آیا؟ اس حیثیت سے دو طبقے ہیں، فتح مکہ سے پہلے والے اور بعد والے لیکن سب کے لئے جنت کا وعدہ ہے، اب اگر کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ ان سارے صحابہ کے دین کا، ایمان کا، جنتی ہونے کا منکر بنتا ہے تو کیا وہ قرآن کریم کی ان آیات کو مان سکے گا، سب کا نہیں بعض کا منکر ہو تو مان سکے گا؟ قرآن کریم نے کہا "وَكُلاًّ وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى" وہ کہتے ہیں اکثر جہنمی ہیں تو وہ اس انداز کو مان سکے گا؟۔

قیامت میں تین گروہ

سورۃ القیامۃ کی ابتدائی آیات میں بیان ہے کہ قیامت میں لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ ① " أصحاب الميمنة " سیدھے ہاتھ والے "ما أصحاب الميمنة "کیا شان ہے سیدھے ہاتھ والوں کی ② " أصحاب المشئمة "الٹے ہاتھ والے یعنی جنہیں نامہ اعمال الٹے ہاتھ میں ملے گا " أصحاب المشئمة " کیا حال ہے الٹے ہاتھ والوں کا③ " والسبقون السبقون " سابقون تو ہیں ہی سابقون " أولئک المقربون "وہ تو ہیں ہی مقرب "المقربون " خبر بھی معرفہ ہے، یہ زبردست تاکید کا انداز ہے۔

امام صاحب اور امام اوزاعی کا مناظرہ

حضرت امام صاحب کا امام اوزاعی کے ساتھ مکہ میں مسئلہ رفع یدین پر مناظرہ ہوا۔ امام اوزاعی نے فرمایا "مابالکم لاترفعون عند الركوع والرفع منه" کیا وجہ ہے کہ کوفی رفع یدین نہیں کرتے۔ امام صاحب نے فرمایا "لأجل أنه لم يصح عنه صلعم فيه شيئ "امام اوزاعی نے فرمایا کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین صحیح ثابت نہیں

حالانکہ "قد حدثني الزهري عن سالم عن أبيه أن رسول الله ﷺ کا ن یرفع یدیه إذا افتتح الصلوة وعند الركوع وعند الرفع منه "

امام صاحب نے فرمایا کہ:حدثنا حماد عن إبراہیم عن علقمه والأسود عن عبدالله بن مسعود أن النبي ﷺ کان لایرفع یدیه إلاعندافتتاح ثم لایعودلشيئ من ذلك" امام اوزاعی نے تعجب سے کہا کہ میری سند عالی آپ سند سافل ہے ایک راوی بڑھ گیاہے آپ اسے ترجیح دیتے ہیں۔

امام صاحب نے فرمایا کان حماد أفقه من الزهري وکان إبراہیم أفقه من سالم وعلقمه لیس بدوه ابن عمر فی الفقه وعبدالله عبدالله اور عبد اللہ بن مسعود تو عبد اللہ بن مسعود ہے۔امام اوزاعی نے وجہ ترجیح بنایا۔علو سند کو اور امام صاحب نے وجہ ترجیح بنایا فقہ الروایت کو یہ مسئلہ فقہی ہے فرمایا عبد اللہ تو ہے ہی عبد اللہ۔یہ اس کے لئے کہا جاتا ہے جس کی حیثیت اوردرجہ مسلم ہم (المؤمن مراۃ للمؤمن) مومن کا مومن آئینہ ہے جب آئینہ اٹھائیں گے تو وہ آپ کے عیب بتائے گا۔دوسروں کے چھپائے گا اگر دوسروں کی طرف رخ کریں گے تو دوسروں کے عیب دکھائے گا تمہارے چھپائے گا یہ عیب ایک دوسرے کو نہ کہیں پیٹھ پیچھے کہیں۔(۱)

جنت کے مہمان خصوصی صحابہ ہیں

والسابقون السابقون

سابقون تو ہیں ہی سابقون کچھ سیدھے ہاتھ والے کچھ الٹے ہاتھ والے یعنی سابقون سچے کھبے کے چکر والے نہیں وہ تو سابقون ہیں ....پروگرام میں آنے والوں سے دعوت نامہ اور پاس چیک کیا جاتا ہے کارڈ ہو تو آنے دیا جاتا ہے ہے نہ ہو تو نہیں آنے دیا جاتا۔اور کچھ لوگ

(۱) حاشیہ بخاری شریف جلد ا صفحہ :۱۷ المکتبہ رحمانیہ۔

ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے کارڈ نہیں لیا جاتا بلکہ ان کا استقبال کیا جاتا ہے انہیں مہمان خصوصی کہا جاتا ہے، قرآن کی زبان میں جنت کے مہمان خصوصی اور وی آئی پی صحابہ ہیں کچھ لوگوں سے کارڈ مانگا جاتا ہے کچھ سے چیک نہیں کیا جاتا ان کے پاس پہلے سے ہوتا ہے ان کا استقبال کیا جاتا ہے۔

تین گروہوں میں سے جنتی کون؟

ان تین گروہوں میں سے دو گروہ جنتی ہیں اور ایک گروہ جہنمی ہے۔

"أصحاب المشئمة "(الواقعہ:۹) الٹے ہاتھ والے جہنمی جب کہ دائیں ہاتھ والے اور سابقون جنتی ہیں جو دو گروہ جنتی ہیں ان میں سے زیادہ فضلیت کن کی ہے؟ سابقون کی " ثلة من الأولين، قليل من الآخرين "(الواقعہ: ۱۳، ۱۴) سابقون بڑی جماعت ہوں گے پہلوؤں میں سے اور تھوڑے ہوں گے آخروں میں سے اور جو "أصحاب الميمنة " ہیں(الواقعہ:۸) " ثلة من الأولين○وثلة من الآخرين"(الواقعہ:۳۹، ۴۰)پہلے زمانے میں بھی زیادہ اور بعد میں بھی زیادہ، یہ سارے دین کا کام کرنے والے"أصحاب الميمنة"ہی توہیں۔

سوال:۔ سابقون ہیں کون ؟"أصحاب الميمنة "کا تو پتہ ہے جن کے اعمال حسنہ زیادہ ہوں۔

جواب:۔ قرآن نے گیارہویں پارے میں وضاحت فرمائی ہے "السابقون الأولون" سابقون کون ہیں ؟ وہ ہیں " أوَّلون " اور" أوَّلون " کون ہیں"الأولون من المهاجرين والأنصار" صیغہ صفت پر الف لام آجائے تو اس کے بعد من بیانیہ آتا ہے"من المهاجرين والأنصار"یعنی مہاجرین وانصار تو اولون کون ہیں ؟(مہاجرین وانصار) یہ ہیں سابقون........

سابقون ایک تو ہیں "أوَّلون" اور دوسرے "والذین اتبعوهم بإحسان "۔

"أوَّلون" اور ان کے پورے پورے تابع دار........ تو جنت کے وی آئی پی مہمان خصوصی ہوئے سابقون۔ اور سابقون دو ہیں؟ ① "أوَّلون" ② متبع بالإحسان۔

مہاجرین سارے ،انصار سارے " والذین اتبعوهم بإحسان "(التوبۃ: ۱۰۰) مہاجرین وانصار کے جو کامل طریقے سے تابع دار ہوں "عدلهم جنات "بہشت میں باغات اللہ نے بنائے ہیں ان کے لئے پھر آخر میں منافقین کا بیان ہے منافقین کے بعد آخر میں ہے "وآخرون اعترفوابذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا" وہ لوگ جنہوں نے اکٹھے کیے ہیں اچھے اعمال بھی برے اعمال بھی، یہ بھی بخشے جانے والے ہیں۔ ہمیشگی بخشش کی جو خبر دی جارہی ہے تو یہ "أصحاب الميمنة "ہوئے۔ تو "سابقون" کون ہیں؟" أوَّلون " اور "والذین اتبعوهم بإحسان "مہاجرین وانصار کے پورے پورے تابع دار۔

ہجرت ہو گی تو نصرت ہو گی۔ ہجرت ختم تو نصرت ختم۔ ہجرت ونصرت کا دور تھا قبل الفتح اور بعد والے ان کے برابر نہیں ہیں بعد والے ہیں" والذین اتبعوهم بإحسان "مہاجرین وانصار میں کوئی شامل نہیں ہے" والذین اتبعوهم بإحسان "میں قیامت تک کے لوگ داخل ہیں وہ "متبع باحسان "ہیں بعد والے صحابہ بھی اسی میں شامل ہیں یہ ہیں بڑی جماعت پہلوؤں میں سے اور تھوڑے آخروں میں سے اب اگر کوئی مہاجرین وانصار سب کو یا بعض کو کافر کہہ دے تو یہ کافر کہنا سرے سے قرآن کو ماننے ہی نہیں دیتا۔

آیت رضوان واقعہ حدیبیہ

لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيْباً

یقیناً اللہ تعالیٰ ان مؤمنوں سے بڑا خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے، اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ بھی اللہ کو معلوم تھا، اس لئے اس نے ان پر سکینت اتاری اور ان کو انعام میں ایک قریبی فتح عطا فرمادی۔

(سورۃ الفتح:۱۸)

صحابہ میں پھر وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکل پڑے تھے پہلی دعوت پر مکہ کی طرف۔ اُدھر خطرہ سن ۶ ہجری میں حضور ﷺ نے اپنا خواب بتلایا کہ میں نے اپنے آپ کو عمرہ کرتے دیکھا ہے۔ عمرہ کہاں ہوتا ہے؟ مکہ میں آقا ﷺ کہاں رہتے تھے؟ مدینہ میں، نبی کا خواب وحی ہے آؤ تیاری کریں چلیں چل پڑے جب مکہ کے قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ مکہ والوں میں یہ بات طے تھی کہ حرم میں چاہے باپ کا قاتل بھی آجائے کچھ نہیں کہا جائے گا انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے ہم انہیں نہیں آنے دیں گے آگئے تو لڑیں گے۔

مدینہ سے نکلتے وقت منافقین کہہ رہے تھے اب یہ لوٹ کے نہیں آئیں گے بچ کے نہیں آئیں گے۔ اہل مکہ کہہ رہے تھے ہم لڑیں گے یہ لڑنے کے لئے گئے نہیں تھے صحابہ تو فقط احرام باندھ کر گئے تھے عمرہ کرنے کے لئے حضور ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بطور قاصد مکہ بھیجا تا کہ ان کو بتائیں کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہم صرف عمرہ کرنے کے لئے

آئے ہیں طواف وسعی کر کے لوٹ جائیں گے صحابہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے مزے ہو گئے کہ وہ تو عمرہ کر لیں گے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے بغیر عثمان رضی اللہ عنہ عمرہ نہیں کریں گے۔

اہل مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو کریں وہ آئیں گے تو ہم لڑائی کریں گے اِدھر مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں آپ ﷺ جلال میں آگئے، کیکر کے درخت تلے بیٹھ گئے فرمایا بیعت کرو کہ ہم لڑیں گے اور عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے جوش وجذبے سے بیعت کر رہے ہیں جان جائے تو جائے ہم لڑیں گے اللہ کو یہ جذبہ، یہ جوش یہ خلوص اور ایمانی غیرت اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے فریاما " لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ" تاکید کے ساتھ فرمایا راضی ہو گیا ایسے نہیں" علم ما في قلوبهم "دل والی بات کو جذبے کو اللہ جانتا ہے ایمانی غیرت کو جان کر رضا کا اعلان کیا ہے حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھ کر فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے میں بیعت کرتا ہوں۔ اللہ نے ان سب کے ساتھ رضا کا اعلان فرما دیا اس بیعت کا نام ہی بیعت رضوان پڑ گیا ان سب صحابہ سے نص صریح قرآن میں رضا کا اعلان ہو گیا، اب اگر کوئی ان سب کو مغضوب کہتا ہے گمراہ کہتا ہے سب کو نہیں بعض کو کہتا ہے تو آپ بتائیں وہ ان آیات پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟۔

آیت استخلاف

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى۔ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئاً وَمَنْ

كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور:۵۵)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیئے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا اور ان کے لئے اس دین کو ضرور اقتدار بخشے گا جسے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کو جو خوف لاحق رہا ہے، اس کے بدلے انہیں ضرور امن عطاء کرے گا (بس) وہ میری عبادت کریں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور جو لوگ اس کے بعد ناشکری کریں گے تو اس لوگ نافرمان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے دین کو کامل فرما کر اور اہل اسلام کے ساتھ ایک وعدہ فرمایا ہے وعد اللہ

حکم اور وعدہ میں فرق

ایک ہوتا ہے وعدہ اور ایک ہوتا ہے حکم۔ حکم جب کیا جائے تو کرنا نہ کرنا محکوم کے اختیار میں ہوتا ہے "أقمیوا الصلاۃ" نماز قائم کرو یہ حکم ہے آپ قائم کرتے ہیں یا نہیں کرتے آپ کے اختیار میں ہے "اٰتو الزکاۃ "زکوٰۃ ادا کرو۔ حکم ہے آپ زکوٰۃ دیتے ہیں یا نہیں دیتے آپ کے اختیار میں ہے لیکن جب وعدہ ہو جائے تو پھر سارا اختیار اور ذمہ داری وعدہ کرنے والے پر ہوتی ہے۔

اگر حکم کیا جاتا کہ اچھے کو خلیفہ بنالو تو آگے والوں کی مرضی بنائیں یا نہ بنائیں اللہ نے یہاں حکم نہیں فرمایا بلکہ وعدہ فرمایا ہے وعد اللہ (وعدہ) کر لیا ہے کہ یہ کام ہونا ہے تو اب اس کا نہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے کیوں کہ اللہ کا کذب لازم آئے گا جب کہ میں اللہ نے کہا ہے کہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وعدہ خلافت مؤمنین صالحین کے ساتھ

رب کا وعدہ خلافت کا کن لوگوں کے ساتھ ہے ؟۔

" الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ "ان مؤمنین کے ساتھ" مِنْكُمْ " جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود ہیں جنہوں نے تکلیفیں اٹھائی ہیں اور وہ لوگ ایمان والے اور عمل صالح والے ہوں گے "لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الأَرْضِ "اللہ انہیں خلیفہ بنائے گا اسی زمین میں" لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم "ان کو ضرور بالضرور حکومت دوں گا لام بھی تاکید کا اور نون ثقیلہ بھی تاکید کا ڈبل تاکید کے ساتھ ذکر فرمایا کہ "لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً "جب یہ ہو جائے گا پھر اس کے بعد" وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ "جو خلافت کا منکر بنے گا اس استخلاف کے بعد جو انکار کرے گا" فَأُوْلَئِكَ هُمْ الْفَاسِقُونَ "وہ ہیں پکے کافر۔

(سورۃ النور:۵۵)

خلافت کی صفات

اللہ نے وعدہ فرمایا کہ جو لوگ آیت کے نزول کے وقت موجود ہیں ان کو خلافت ملے گی۔ ملے گی بھی زمینی۔ ایسی بھی نہیں ہو گی جو دوسروں کے قبضہ میں ہو ان کا اپنا دین جو اللہ کو پسند ہے وہ ان کے دور میں مضبوط ہو گا نافذ ہو گا، چھپا ہوا نہیں ہو گا وہ وہ لوگ ہوں گے جن پر حالت خوف گزری ہو گی پھر رب امن دے گا۔

وعدہ الٰہی۔ خلیفہ ایک نہیں جماعت ہو گی

یہ خلفاء ہوں گے کتنے صیغے جمع کے استعمال فرمائے

الَّذِينَ آمَنُوا جمع ہے مِنْكُمْ جمع ہے وَعَمِلُوا جمع ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم جمع ہے مِنْ قَبْلِهِمْ

جمع ہے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ جمع ہے دِينَهُمْ جمع ہے اِرْتَضَىٰ لَهُمْ جمع ہے وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ جمع ہے خَوْفِهِمْ جمع ہے يَعْبُدُونَنِي جمع ہے لايُشْرِكُونَ جمع ہے بارہ مرتبہ صیغہ جمع کا استعمال کیا اللہ کو پہلے سے معلوم تھا کہ بارہ والے (اثنا عشری) اس خلافت کا انکار کریں گے، اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی بتادیا کہ خلیفہ ایک نہیں ایک جماعت ہو گی۔

خلفائے راشدین کے منکر آیت استخلاف کے منکر ہیں

①.......تو خلیفہ ایک ہو گا یا زیادہ ہوں گے ؟ (زیادہ) ②.......خلیفہ انہی لوگوں میں سے ہو گا یا بعد والوں میں سے ؟ (انہی لوگوں میں سے) ③.......ان کی حکومت چھپی ہوئی ہو گی یا ظاہر ہو گی ؟ (ظاہر ہو گی) ④.......انکی حکومت مضبوط ہو گی یا کمزور ہو گی ؟ (مضبوط) ⑤.......ان پر حالت خوف کے بعد امن ہو گا یا نہیں ؟ (ہو گا) ⑥.......اب اگر کوئی کہے کہ خلیفہ صحیح نہیں ہے کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے ؟ (نہیں)

یہ آیت خلیفہ بنانے کے لئے پیش نہیں کی جاسکتی کہ فلاں خلیفہ بنالو۔ لیکن جب خلیفہ بن گئے تو بعد میں پیش کی جاسکتی ہے۔ اللہ کا وعدہ پورا ہوا کہ وہ خلیفہ بنے ایک سے زیادہ ان کے دور میں دین نافذ ہوا ان کو حالت خوف کے بعد حالت امن نصیب ہوئی۔ جو لوگ خلفائے راشدین کو نہیں مانتے وہ ان آیات کے منکر ہیں اور جو قرآنی آیات کا منکر ہو بھلا وہ مسلمان ہو سکتا ہے ؟۔

خلیفہ اللہ نے کیسے بنایا؟

اشکال:۔ اللہ نے وعدہ فرمایا تھا کہ خلیفہ میں بناؤں گا لیکن یہاں اللہ نے تو نہیں بنایا بلکہ لوگوں نے بنایا؟۔

حل:۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں خلیفہ بناؤں گا بلکہ خلیفہ بنانے کا طریقہ بھی بتلایا ہے " كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ " خلیفہ ایسے بناؤں گا جیسے

پہلے لوگوں کو بنایا تھا۔ پہلے لوگوں کو کیسے بنایا تھا؟ فرمایا:

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا

اور جن لوگوں کو کمزور سمجھا تھا، ہم نے انہیں اسی سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنادیا جس پر ہم نے برکتیں نازل کی تھی۔

ہم نے بنی اسرائیل کو مشرق و مغرب کا وارث بنایا کیسے بنایا؟

فرعون کی ٹیپ ٹاپ ختم کر کے حالات ایسے پیدا کر دیئے کہ بنی اسرائیل حاکم بن گئے اسی طرح یہاں ابو جہل اور عتبہ شیبہ کی ٹیپ ٹاپ ختم کر کے کفر کا زور ختم کر کے حالات ایسے پیدا کر دیئے کہ خلفائے راشدین خلیفہ بن گئے لیکن یہ حالات بنانے والا کون ؟ (اللہ) ...... صحابہ کے دل میں خلفاء کی محبت ڈال دی کہ سب نے کہا ہمارا امام وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے امام بنایا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں محبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تم کہتے ہو کہ بہادر علی رضی اللہ عنہ تھے جب ساری صفات ادھر ہیں اُدھر نہیں ہیں تو پھر سب صحابہ رضی اللہ عنھم کے دل میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کیسے پڑ گئی؟ .... یہ بات شیعہ کی کتابوں میں لکھی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت صحابہ کرام کے دل میں ایسے داخل ہو گئی جیسے بنی اسرائیل کے دل میں بچھڑے کی محبت حضور ﷺ نے فرمایا " ادع لي أباك وأخاك "عائشہ اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ میں لکھ دوں۔ یہ نہ ہو کہ بعد میں کوئی اور تمنا کرے بعد میں فرمایا کہ وحی آگئی ہے کہ اللہ اور مؤمنین کسی اور کو آنے ہی نہیں دیں گے اس لیے لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وعدہ خلافت پورا ہو چکا ہے

اللہ کا یہ سچا وعدہ پورا ہوا وعدہ تھا مومنین وصالحین کے ساتھ، حضور ﷺ نے فرمایا! کل میں جھنڈا اس کو دوں گا جسے اللہ ورسول ﷺ سے پیار ہو گا اللہ اور رسول اس سے پیار کریں گے۔ جب جھنڈا مل گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو پتہ چل گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ ورسول سے اور اللہ ورسول کو علی رضی اللہ عنہ سے پیار ہے .... اللہ نے وعدہ فرمایا کہ میں خلافت دوں گا مومنین صالحین کو جب ان کو خلافت مل گئی تو پتہ چلا کہ یہ خلفاء مومنین صالحین ہیں....... اب اگر کوئی کہے کہ نہیں جی یہ خلفاء تو ایمان والے نہیں ہیں صالح نہیں تو یہ شخص قرآن کو مان سکتا ہے؟ .... اب اگر خلفائے راشدین کی خلافت کا انکار کیا جائے تو قرآن کی یہ آیت مانی جاسکتی ہے؟۔

خلافت شیخین کو ماننا مسلمان ہونے کیلیے اور ختنین سنی ہونے کیلیے ضروری ہے

اللہ نے آیت استخلاف میں جمع کے صیغے استعمال فرمائے ہیں۔

أقل الجمع کتنی ہے؟ (تین) تو کم از کم تین خلیفے ہونے چاہئیں....... تو تین کا خلیفہ ہونا نصوص میں آ گیا ہے....... چوں کہ یہ کفر اسلام کی بات ہے احتیاط ضروری ہے....... اور جمع کا اطلاق کبھی دو پر بھی ہو جاتا ہے اس لیے احتیاطاً بھی خلیفے کم از کم دو ہوں گے یہ نص قطعی قرآن میں آ گیا ہے....... اس لئے کتب فقہ میں لکھا ہے کہ....... خلافت کا منکر کافر ہے اور ختنین کو ماننا سنی ہونے کو لازم ہے اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ بالعکس کیوں نہیں کہا گیا کہ ختنین کا منکر کافر اور شیخین کا منکر سنی نہیں ہے تو عرض یہ ہے کہ پہلے دور میں کسی کا کوئی اختلاف سامنے نہیں آیا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تو اجماع ہے بلکہ اجماع کی اقسام میں سے اقوی الاجماع ہے۔[1]

---

(۱) نور الانوار صفحہ: ۲۰۲، الحسامی حاشیہ۔

خلافت فاروقی پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہ

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام اقدامات پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک اقدام یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام خود لکھوایا اور بیعت خود لے لی تھی۔ اس لیے صدیقی خلافت پر اجماع خلافت فاروقی کو بھی شامل ہے انکار نہیں ہوا۔

عقیدہ اہلسنت کے بغیر حضرت علی رضی اللہ عنہ آیت استخلاف کا حصہ ہی نہیں بنتے

قرآن کریم نے خلفائے راشدین کی یہ حقیقت بتائی ہے

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً

جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہم مانتے ہیں ویسے ہی مانا جائے پھر تو وہ اس آیت کا حصہ بنتے ہیں اگر خلفائے ثلاثہ کا انکار کر کے مانا جائے تو پھر وہ اس آیت کا حصہ ہی نہیں بنتے کیوں کہ آیت استخلاف میں فرمایا گیا ہے کہ ان کے دور میں دین نافذ ہو گا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں کوئی قانون نیا نہیں بنا، پہلے تین والے قوانین ہی لاگو رہے وہی دین نافذ رہا جو دین اس سے پہلے والے خلفاء نافذ کر گئے اگر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دین ہے اور تو پھر وہ ان کے دور میں نافذ نہیں رہا۔ سنی تو کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دین وہی ہے جو خلفائے ثلاثہ کا تھا۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دین اور ہے پہلے تین کا اور ہے اب وہ بتائیں کہ نافذ تو وہی دین رہا اگر حضرت علی رضی اللہ

عنہ کا دین الگ تھا تو پھر وہ نافذ تو نہ ہوا۔

اگر وہ عقیدہ رکھا جائے جو شیعہ کا ہے تو پھر علی رضی اللہ عنہ پر تو خوف آیا ہی نہیں قرآن کو صحیح ماننے کے لئے خلفائے راشدین کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جو لوگ شیخین کو خلیفہ تو کیا مسلمان ہی نہ مانتے ہوں تو وہ قرآن کو مان سکتے ہیں؟۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ اور عقیدہ اہلسنت

اسی بنیاد پر شیخ عبد القادر نے غنیۃ الطالبین میں اہلسنت کا عقیدہ لکھا ہے کہ تمام امتوں میں امت محمدیہ افضل۔ امت محمدیہ میں صحابہ افضل۔ صحابہ میں بیعت الرضوان افضل۔ بیعت الرضوان والوں میں اصحاب بدر افضل۔ اصحاب بدر میں عشرہ مبشرہ افضل۔ عشرہ مبشرہ میں خلفائے راشدین افضل۔ خلفائے راشدین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔[1]

آیت فرقان

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ (سورۃ الفتح :۱۶)

ان کے پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے کہہ دیں کہ عنقریب تمہیں ایسے لوگوں کے پاس (لڑنے کے لئے) بلایا جائے گا جو بڑے سخت جنگجو ہوں گے یا تو ان سے لڑتے رہو یا اطاعت قبول کرلیں۔

سن ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ میں کچھ لوگ پیچھے رہ گئے تھے نہ جانے والوں میں کچھ منافق تھے اور کچھ سستی اور کوتاہی کی وجہ سے نہیں گئے تھے جو لوگ سستی اور ذاتی کمزوری کی وجہ

(۱) غنیۃ الطالبین صفحہ:۱۱۳۰۔

سے نہیں گئے تھے وہ کافر نہیں ہیں ان پر بیزاری کا اظہار ہے جو لوگ منافق تھے کہہ رہے تھے کہ یہ جائیں گے مر جائیں گے ہم نہیں گئے ہم تو بچ گئے کافر ہیں منافق کافر سے ہلکا نہیں ہے بلکہ منافق کافر کی بدترین قسم ہے منافق کافروں میں ایسے جیسے جانوروں میں خنزیر ہوتا ہے یہ کافروں میں بدترین کافر ہے۔ تو نہ جانے والوں میں کچھ تو تھے منافق کافر۔ اور کچھ تھے کمزور اللہ نے ان میں فرق بتایا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلا عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ

اندھے آدمی پر (جہاد نہ کرنے کا) کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ لنگڑے آدمی پر کوئی گناہ ہے، اور نہ بیمار آدمی پر گناہ ہے (سورہ الفتح:۱۷)

پیچھے رہنے والوں کے متعلق فرمایا کہ

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُوْنَ (سورۃ الفتح :۱۶)

حدیبیہ کے موقع پر چوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو صدمہ پہنچا تھا اس کے بدلے میں اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دو فتحوں کا وعدہ دے دیا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيباً ، وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَّأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزاً حَكِيماً (سورۃ الفتح :۱۸،۱۹)

فتح مکہ سے پہلے فتح قریب خیبر اور مغانم کثیرہ۔

منافقین کی حرص اور ان کو جواب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جب صحابہ کرام حدیبیہ سے صحیح سالم واپس مدینہ آ گئے ساتھ فتح خیبر اور غنیمتوں کے

وعدے بھی آ گئے تو منافقین کے منہ میں پانی اتر آیا اب یہ آئے حضور ﷺ کے پاس اِدھر اُدھر سے حضرت غلطی ہو گئی اب ہم چلیں گے اب چوں کہ امن تھا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتادیا کہ

فَإِنْ رَّجَعَكَ اللهُ إِلىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَداً وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوّاً

(اے پیغمبر!) اس کے بعد اگر تمہیں ان میں سے کسی گروہ کے پاس واپس لے آئیں، اور یہ (کسی جہاد میں) نکلنے کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو ان سے کہہ دینا کہ اب تم میرے ساتھ کبھی نہیں چل سکو گے اور میرے ساتھ مل کر کسی دشمن سے کبھی نہیں لڑ سکو گے (التوبۃ:۸۳)

اب یہ لوگ مل کر آئیں گے آپ ان سے کہہ دیں کہ اب میدان جہاد میں چلنے کی اجازت لینے کی تمہاری کوئی ضرورت نہیں "لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَداً" آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ جو اس وقت نہیں چلے تھے اب نہیں چل سکتے کوئی نیا مسلمان ہو جائے وہ چل سکتا ہے۔

منافقین اور کمزوروں میں فرق

سَتُدْعَوْنَ إِلىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ أَوْ يُسْلِمُوْنَ

عنقریب تمہیں ایسے لوگوں کے پاس (لڑنے کے لئے) بلایا جائے گا جو بڑے سخت جنگجو ہوں گے کہ یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ اطاعت قبول کر لیں (الفتح:۱۶)۔

منافقوں اور کمزوروں میں فرق بتلادیا کہ آپ ان سے کہیں کہ تمہیں ایک جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا۔ منافقوں کے دل تو یہیں پانی پانی ہو گئے " تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ " یا تو تم جنگجو قوم سے لڑائی کرو گے شہید ہو جاؤ گے یا غازی بن جاؤ گے یا پھر وہ مسلمان ہو جائیں گے صورتیں تین **تھیں** یا غازی یا شہید یا پھر وہ مسلمان .... اب منافقین میں اور مومنین میں

فرق ہو گیا کہ اہل ایمان کو تینوں صورتوں میں کامیابی نظر آتی ہے ان پر تو کوئی فرق نہ آیا، اور چوتھے منافق وہ پریشان ہیں فرمایا" فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْراً حَسَناً " (اس وقت اگر تم (جہاد کے اس حکم کی) اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا) اگر تم نے مان لیا دعوت پر چل پڑے تو اللہ تمہیں بہترین بدلہ دے گا۔ "وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً " (اگر دوبارہ نہ گئے جیسے پہلے نہیں گئے تھے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا)۔

آیت کے دقائق

اس آیت نمبر ۱۶ میں بتلایا گیا ہے کہ

① جو پہلے نہیں گئے ان اعرابیوں کو بلایا جائے گا ② یہ بلاوا اللہ کی طرف سے ہو گا ③ وہ بلاوا ایک اور قوم کی طرف ہو گا جو جنگجو ہو گی وہی مشرکین نہیں ہوں گے ④ لڑائی ہو گی یا پھر وہ مسلمان ہو جائیں گے ⑤ اس وقت اگر یہ اعرابی مان کر چلیں گے تو اجر ملے گا وگرنہ عذاب ملے گا ⑥ جنگجو قوم سے جب لڑائی ہو گی تو اس وقت جو بلانے والا ہو گا اس داعی کی اطاعت نبی کی اطاعت ہو گی، اگر تم نے نافرمانی کی جیسے تم نے پہلے کی تھی تو عذاب ہو گا، یہاں داعی کی نافرمانی کو تشبیہ دی گئی ہے رسول پاک کی نافرمانی سے گویا اس داعی کی نافرمانی رسول پاک کی نافرمانی ہے۔

آیت قرآنی......دور صدیقی میں صادق آئی

یہ بات رسول اللہ ﷺ کے دور میں صادق نہیں آئی اس وقت تو اب دیکھا جائے گا کہ یہ آیت کب صادق آئی؟

① ...... حدیبیہ کے بعد خیبر ہے فتح خیبر میں تو ان اعرابیوں کو اجازت نہیں ہے۔ ②

.......پھر فتح مکہ ہے فتح مکہ میں تو قتال ہوا ہی نہیں، پھر یہ قوم بھی نئی نہیں ہے ۔③.......طائف وحنین میں نئی قوم نہیں ہے۔④....... تبوک میں قوم تو نئی ہے لیکن نہ تو قتال ہوا اور نہ ہی وہ مسلمان ہوئے بلکہ وہ ڈر کر آئے ہی نہیں تھے۔

حضور ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے، یہ بات پیش آتی ہے شیخین کے دور میں، جب لڑائی ہوئی عیسائیوں سے، مجوسیوں سے، تو لڑائی بھی ہوئی اور وہ مسلمان بھی ہوئے....... تو اس آیت میں خلفاء کی اطاعت کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت قرار دیا ان کی نافرمانی کو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی قرار دیا اور ان کی نافرمانی پر عذاب دیا گیا۔

اس آیت کو وہی مان سکتا ہے جو خلفاء کی اطاعت کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سمجھے، جو شخص خلفاء کی اطاعت کو رسول اللہ کی اطاعت ہی نہیں مانتا، ان کی دعوت کو دعوت ہی نہیں مانتا بھلا وہ اس آیت کو سچا مان سکتا ہے؟۔

آیت ولایت....... شیعہ استدلال

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِه فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَه أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ، إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ

اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے جو مؤمنوں کے لئے نرم اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا ہے بڑے علم والا ہے تمہارا یار و مدد گار تو اللہ، اس کا رسول لیے اور وہ ایمان والے ہیں جو اسطرح نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں کہ وہ دل سے اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہوتے ہیں (سورۃ المائدہ:۵۴،۵۵)

شیعہ سورہ مائدہ کی آیت ۵۵ "إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا " سے خلافت علی رضی اللہ عنہ پر استدلال کرتے ہیں اور اسے آیت ولایت کہتے ہیں اگر پورا۔ رکوع پڑھا جائے تو بات صاف ہو جاتی ہے لیکن یہ پورا۔ رکوع پڑھنے کے عادی نہیں ہیں۔ سورہ مائدہ کی آیت ۵۰ سے آگے بتلایا گیا ہے کہ "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى

أَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ "(اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ) "إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا"(تمہارے دوست تو اللہ اور اس کا رسول ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں) نماز ادا کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی پیار رکھے گا اللہ سے رسول سے اور مؤمنین سے تو بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب ہے بیان کیا گیا ہے کہ یہود نصاریٰ سے پیار نہیں کرنا تمہارا پیار ہونا چاہیے اللہ سے رسول سے اور مؤمنین سے یہاں کوئی خلافت کی بات ہے؟ شیعہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں۔

آیت کا ترجمہ عند الروافض

" إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا "تمہارا اولیٰ (سردار) اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے رکوع کی حالت میں

گرفت حیدری

یہاں تو " وَرَسُولُهُ" کے آگے " وَالَّذِيْنَ آمَنُوا " جمع کا صیغہ ہے آپ اس کا اطلاق فرد واحد حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کرتے ہیں۔

شیعہ مناظرہ

یہاں " الَّذِيْنَ آمَنُوا "جمع تعظیمی ہے تعظیم علی رضی اللہ عنہ میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے

حضرت جی کا جواب

ہماری سمجھ سے بالاتر عجیب تعظیم ہے رسولہ تو واحد لائے خود رسول اللہ کے لئے اور علی رضی اللہ عنہ جو تابعدار ہے اس کے لئے جمع کا صیغہ لائے کہتے ہیں آیت میں مؤمنین کی صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں حالت رکوع میں یہ بات صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ انہوں نے حالت رکوع میں زکوۃ دی معلوم ہوا کہ ہمارا سردار اور خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہے ...... اگر حالت رکوع میں زکوۃ دینے سے سرداری ملتی ہے تو شیعوں کے

ہاں کم از کم حالت رکوع میں زکوۃ دینا مستحب ہوتا حالانکہ کہ خود شیعہ بھی حالت رکوع میں زکوۃ نہیں دیتے۔

آیت ارتداد

رسول اللہ کے پاس حالت ایمان میں جن لوگوں کو شرف ملاقات ہوا وہ کون ہیں؟(صحابہ)

مرتدین صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں تھے

ماننے والے آقا کو صرف مکہ اور مدینہ میں تو نہیں تھے ایک آدمی بہت دور سے آیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کلمہ پڑھا اور قوم میں واپس جا کر قوم کو تبلیغ کی۔ قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے تو سب لوگ حاضر تو نہیں ہو سکتے تو وہ لوگ صحابی نہیں بنیں گے مومنین ہوں گے جیسے اویس قرنی کی مثال کہ جنہوں نے کلمہ پڑھا لیکن خدمت رسول میں حاضر نہیں ہو سکے تو ایسے لوگ " آمَنُوا "میں تو داخل ہیں صحابہ میں داخل نہیں ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِه فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَه أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَلا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (المائدۃ:۵۴)

اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے جو مؤمنوں کے لئے نرم اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو جائیں گے لیکن جب فتنہ ارتداد آئے گا تو ان کے مقابلے میں ایسے لوگ آئیں گے جو اللہ کے پیارے اللہ کے عاشق ،مؤمنین پر نرم ،کافروں پر سخت اور بالکل بے پرواہ ہوں گے ملاقات سے .... رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بعد لوگ مرتد ہوئے مسلمان کہلانے والے جو لوگ ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر مسلمان ہوئے تھے وہ مرتد ہو گئے ضروری نہیں ہے کہ وہ صحابی ہو اگر صحابی مرتد ہو بھی جائے تو وہ مرتد ہوا صحابی تو نہ ہوا...... اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی للہ عنہ کی فوجیں مقابلے میں ہیں ایسا جہاد کیا کہ مار مکایا۔

بزبان قرآن....... صدیق اللہ کا عاشق اور پیارا ہے

جو لوگ مرتدین کے مقابلے میں آئیں گے " یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ" اللہ ان لوگوں سے پیار کرتا ہو گا جسے اللہ کا پیار نصیب ہو جائے اللہ اسے سعادت دیتا ہے...... اب سب سے پہلے جسے رسول اللہ کا رفیق بنا دیا اس سے زیادہ پیار کیا ہوتا ہے مصلیٰ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جسے دے دیا، منبر جسے دیا اس سے زیادہ پیار کیا ہوتا ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آرام فرمائیں تو ان کی جھولی میں اس سے زیادہ پیار کیا ہوتا ہے غار میں جائیں تو ساتھ لے جائیں اس سے زیادہ پیار کیا ہوتا ہے ؟...... سب سے پہلے کلمہ پڑھے تو وہ؟ سب سے پہلے ساتھ دینے والے وہ؟ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا منبر جسے ملے وہ...... رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مصلیٰ جسے ملے وہ سفر و حضر کی رفاقت ملی تو انہیں اس سے زیادہ پیار کیا ہوتا ہے؟...... ساری کائنات کے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ محسن ہیں اور صدیق اکبر کے احسانات کا بدلہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کل قیامت کے دن اللہ دے گا۔

یُحِبُّوْنَہٗ

ان کو اللہ سے محبت ہو گی سب سے پہلے ماننا بھی محبت ہے مقدمہ آیا...... عیسائی نے کہا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ! صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مارا ہے۔ فرمایا یارسول اللہ! یہ کہہ رہا تھا کہ اللہ فقیر ہے ہم غنی ہیں میں اللہ کی یہ گستاخی کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ میں نے اس کو اونٹ کی ہڈی ماردی ہے فیصلہ آپ کے پاس ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ کیا آپ نے اللہ کی گستاخی کی ہے اس نے انکار کر دیا۔ اے صدیق رضی اللہ عنہ

تیرے پاس گواہ ہے؟ عرض کی! یارسول اللہ گواہ تو نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا "لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ" (آل عمران: ۱۸۱) اللہ نے ان کی بات سن لی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے گستاخی برداشت نہ کی کیوں کہ صدیق کو اللہ سے پیار ہے۔ اللہ نے صدیق کی طرف سے گواہی دی کیوں کہ اللہ کو صدیق سے پیار ہے۔

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اہل ایمان جو کافروں کے غلام ہیں مار کھاتے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسے لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کو خرید کر آزاد کرتے ہیں۔ ان سے زیادہ مؤمنین پر نرم کون ہو گا؟ حتی کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا!

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جتنے اِدھر نرم ہیں اتنے کافروں پر سخت ہیں کافر نے اللہ کی گستاخی کی صدیق رضی اللہ عنہ نے کافر کا سر پھوڑ دیا...... باپ نے حضور ﷺ کی گستاخی کی صدیق نے باپ کو تھپڑ مارا وہ گر گیا حضور ﷺ کے پاس شکایت آئی پوچھا ابو بکر باپ کو تھپڑ امارا ہے عرض کی یارسول اللہ! میرے قریب تلوار ہوتی تو باپ کی گردن اتار دیتا کافروں پر کوئی رحم نہیں ہے۔ صدیق اکبر جب مرتدین کے مقابلے میں آئے۔

لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب مرتدین کے ساتھ جہاد کا اعلان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جرنیل بھی بول اٹھے کہ نرمی کیجئے کہیں اور فتنے نہ اٹھ کھڑے ہوں...... فرمایا کہ جہالت میں بڑا بہادر تھا اب بزدلی کا سبق دیتا ہے اگر کوئی نہ نکلا تو میں اکیلا نکلوں گا یہ ہیں وہ لوگ جو اس آیت کا مصداق ہیں...... یہ آت کب صادق آئی؟ صدیق اکبر کے دور میں اگر

کوئی نہیں مانتا تو پھر بتائے کہ یہ وقت کب آیا؟۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اللہ کا عاشق و محبوب ماننا ہو گا

روافض بھونکتے ہیں کہ کچھ لوگ مرتد ہوئے تھے اشارہ کرتے ہیں خلفاء کی طرف کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انکار کرکے مرتد ہوئے نعوذ باللہ من ذالک....... اگر تمہاری بات مان لی جائے تو پھر بتاؤ کہ ان خلفاء کے مقابلے میں آنے والا کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آیت کا مصداق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی موج ہے اگر قرآن کو صحیح ماننا ہے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ کا عاشق اور محبوب ماننا پڑئے گا ...."أو أنكر صحبه الصديق ذالک من الكفر الصريح" بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت فی الغار کو ماننا جسے قرآن نے یوں بتایا ہے" إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا "جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے....... اس لئے کوئی جتنا بھی ڈھیلا ہو وہ کہتا ہے" من أنكر صحبه أي بكر فهو كافر "تو جو شخص صدیق اکبر کو مومن ہی نہ مانتا ہو بتاؤ وہ کافر ہے کہ نہیں؟۔

لَا تَحْزَنْ اور لَا تَخَفْ

فرمایا"لا تحزن" "لا تخف" بھی فرما سکتے تھے خوف کہتے ہیں اپنی جان کے خطرہ کو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سانپ سے ڈر لگا تو فرمایا"لا تخف "حُزن کہتے ہیں اپنا نہ ہو پیارے کا ڈر ہو....... اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ڈر ہوتا تو کہا جاتا"لا تخف "اگر اپنا ڈر بھی ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈر بھی ہوتا تو کہا جاتا"لا تخف ولا تحزن " جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو اپنا بھی بچوں کا بھی ڈر تھا فرمایا گیا" لا تخف ولا تحزن "(العنکبوت:۳۳) ....یہاں فرمایا گیا" لا تحزن "تجھے اپنی فکر تو ہے ہی نہیں میری فکر بھی نہ کر....... تو جو

لوگ مقام صحابیت نہیں مانتے وہ اس آیت کو مان سکتے ہیں؟....... وہ جو کہتے ہیں کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسلمان مانتے ہیں سپاہ صحابہ کو مسلمان مانتے ہیں وہاں ان کی مراد منافق ہوتی ہے" وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجاً "(النصر:۲)اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ جو ایک دو کو برحق سمجھے وہ افواج کو مان سکتا ہے؟....... وہ افواج میں داخل کہاں ہوئے ؟(دین خدا میں) وہ دین کونسا ہے؟(اسلام) یہ دین آیا کس کے پاس؟ (حضور ﷺ) رسول اللہ ﷺ سے سیکھا کس نے؟(صحابہ نے) اب فرمایا گیا"الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيتُ لَكُمْ الإِسْلامَ دِيناً "(المائدۃ:۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے لئے (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا۔

آیت صفات تسعہ

التَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

(جنہوں نے یہ کام کیا ہے کامیاب سودا کیا ہے وہ کون ہیں؟) توبہ کرنے والے! اللہ کی بندگی کرنے والے! اس کی حمد کرنے والے! روزے رکھنے والے! رکوع کرنے والے! رکوع میں جھکنے والے! نیکی کی تلقین کرنے والے! اور برائی سے روکنے والے! اور اللہ کی قائم کی ہوئی حدوں کی حفاظت کرنے والے! (اے پیغمبر!) ایسے مومنوں کو خوشخبری دے دو۔(التوبۃ:۱۱۲)

صحابیت کی تعریف وفضلیت

رسول اللہ ﷺ کی امت کی بنیاد صحابہ رضی اللہ عنھم ہیں سارا دین ہمیں ملا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحابہ رضی اللہ عنھم سب کے سب جنتی ہیں صحابہ سب کے سب باقی ساری امت سے افضل ہیں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونا ایسی فضلیت ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی بھی عمل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صحابیت ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل جانے کو کہتے ہیں۔

اس میں تیسری شرط کوئی نہیں ہے بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ آخر تک ایمان پر قائم رہے لیکن جو واقعی مومن ہو وہ مرتد ہوتا ہی نہیں مرتد ہوتا ہی وہی ہے جو پہلے منافق ہو اس لئے تیسری شرط لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

صحابیت کسی اور عمل کی محتاج نہیں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونا ایک مستقل فضلیت ہے صحابیت کسی اور عمل پر موقوف اور کسی اور عمل کی محتاج نہیں ہے جب رسول اللہ ﷺ سے نسبت بن گئی تو باقی اعمال سے اس میں نکھار تو آئے گا اور باقی اعمال میں یہ صحابیت اپنی تاثیر تو دکھائے گی لیکن اگر کوئی عمل نہ ہو تو بھی صحابیت اپنی شان دکھاتی ہے۔

باقی اعمال میں صحابیت کی تاثیر آقا علیہ السلام کے اس فرمان سے ظاہر ہے تو فرمایا کہ " لوأن أحدكم أنفق مثل جبل أحد الحديث "کہ آدھا سیر یا ایک پاؤ جو اللہ کے راستے میں صحابی خرچ کرتے ہیں لوگو! تم اللہ کے راستے میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو تو بھی ان کے برابر نہیں ہو سکتے .... اس لئے صحابیت باقی اعمال میں مؤثر ہے۔ لیکن اگر کوئی عمل بالکل نہ ہو تو بھی صحابیت صحابیت ہے مقام صحابیت کسی اور عمل کا محتاج نہیں ہے صحابی کا کوئی اور عمل بالکل نہ ہو تب بھی صحابی باقی امت سے افضل ہے جیسے حضرت صبح صبح آکر کلمہ پڑھتے ہیں اور ظہر

سے پہلے ہی شہید ہو جاتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "عمل قلالا أجر كثيرا لم يسجد سجدة قط "اب کوئی ولی، کوئی قطب، کوئی غوث، کوئی ابدال ان کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

کوئی گناہ صحابیت کو ختم نہیں کر سکتا

ایک حاجی صاحب ہیں وہ داڑھی منڈاتے ہیں اب وہ بھی حاجی صاحب ہیں کہ نہیں ہیں؟ عمل باطل ہوتا ہے کفر کے ساتھ عمل کا وجود ہی نہ رہے نہ ظاہراً نہ باطناً یہ ہو گا کفر کے ساتھ۔ مثلاً ایک آدمی نے ایک وقت میں نماز پڑھی مرتد ہونے کے بعد پھر اسی وقت مسلمان ہو گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا پڑے گی کیوں کہ کفر کی وجہ سے عمل باطل ہو گئے تھے۔ عمل تب تک موجود ہے جب تک اسے مبطل نہ ملے وہ باقی ہے یہ الگ بات ہے کہ بعض اعمال بعض کی نورانیت بڑھاتے ہیں۔

کوئی گناہ کوئی غلطی صحابیت کی فضیلت کو ختم نہیں کرتی جب تک کفر نہ ہو۔ ہاں صحابیت کے ساتھ باقی اعمال مل کر روشنی زیادہ کر سکتے ہیں جس طرح کہ صحابہ رضی اللہ عنھم میں باہم درجات ہیں جن کے اعمال خیر زیادہ ہیں ان کے درجات زیادہ ہیں جو اعمال میں سب سے زیادہ ہیں وہ درجے میں سب سے زیادہ ہیں جو ایمان میں سب سے پہلے ہیں وہ درجے میں سب سے پہلے ہیں لیکن مقام صحابیت کو کوئی عمل ختم کرنے پہ نہیں ہے۔

مثالوں سے وضاحت

کسی شخص نے داڑھی رکھی ہوئی ہے تو اسے اس سنت کا ثواب ملے گا اسے نہیں چاہیے کہ کوئی دوسرا گناہ کا کام کرے لیکن اگر وہ شخص جوا کھیلتا ہے تو اسے داڑھی منڈانے کا گناہ نہیں ہو گا وہ نماز چھوڑتا ہے تو اسے داڑھی منڈانے کا گناہ ہو گا؟ نہیں ہو گا؟ وہ الگ بات ہے کہ یہ داڑھی والا شخص دیکھنے میں دین دار ہے اسے بڑا گناہ ہو گا لیکن داڑھی والا عمل موجود ہے اسے

کوئی گناہ ختم نہیں کرتا۔

عود

اسی طرح صحابیت والی فضلیت جسے مل گئی صحابیت والی عزت جسے مل گئی اب کوئی گناہ کوئی عمل اس فضلیت اور اس عزت کو ختم نہیں کر سکتا۔ ایک آدمی سر پر پگڑی باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے کبھی ادھر دیکھتا ہے کبھی ادھر دیکھتا ہے تو کیا اسے ننگے سر نماز پڑھنے والا کہیں گے ؟ (نہیں کہیں گے) اسی طرح جسے مقام صحابیت مل گیا وہ تو ہے ناں۔ اب اگر بالفرض کسی سے گناہ ہو گیا تو اس سے صحابیت ختم نہ ہو گی۔

صحابیت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ پوری امت سے زیادہ رسول اللہ کے فرماں بردار ہیں لیکن اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو بھی مقام وہی صحابیت والا ہے وہ پوری امت سے پھر بھی اوپر ہے اگر کسی سے کوئی گناہ ثابت ہوتا ہے تو صحابی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیاں گناہ نہیں بلکہ کشتہ گناہ ہیں

جو واقعی صحابہ ہیں ان کی اگر واقعی کوئی غلطیاں ہیں گناہ ہیں تو وہ صورتاً گناہ ہیں حقیقتاً وہ گناہ نہیں ہیں بلکہ گناہوں کی کشتہ ہیں۔ سینخیا ایک زہر ہے آپ کسی حکیم سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کشتہ میں زبر دست مقوی ہے مہلک نہیں ہے حکیم کا ہاتھ لگ گیا دوائیوں سے مل گیا تو ہے تو وہی زہر وہی سینخیا لیکن اب وہ مقوی ہے مہلک نہیں ہے ہے مربہ حنظل کا بنتا ہے وہ میٹھا ہوتا ہے حالانکہ دنیا میں اس سے کڑوا کچھ نہیں۔

صحابہ کا اگر کوئی گناہ ہے بھی صحیح تو وہ گناہ نہیں ہے بلکہ کشتہ گناہ ہے صحابہ کرام کے مقام صحابیت کو کوئی گناہ ختم نہیں کرتا۔ بلکہ گناہ یہاں تکمیل دین کا سبب بنتا ہے کہ دین کا وہ حصہ عملاً ہو ہی تب سکتا ہے جب گناہ ہو تو اس گناہ صحابہ میں بھی ایک حکمت ہے۔ صحابہ سے جب

گناہ ہوا تو انہوں نے توبہ کر لی توبہ کے ساتھ گناہ مر جاتا ہے مرے ہوئے کو تو کشتہ کہتے ہیں۔

یہ موتی مارے جا رہے ہیں یہ سنگرف مارے جا رہے ہیں یہ حنظل مارے جا رہے ہیں یہ مر کر کشتہ بن جاتے ہیں پھر وہ مہلک نہیں بلکہ مقوی بن جاتے ہیں گناہ توبہ سے مر جاتے ہیں مر کر بے کار نہیں جاتے بلکہ مر کر نیکی بن جاتے ہیں:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُوراً رَحِيماً (سورۃ الفرقان ۷۰)

ہاں مگر جو کوئی توبہ کر لے ایمان لے آئے ، اور نیک عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والے ہیں۔

آیت صفات تسعہ

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ....... اس آیت مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نو صفات ذکر کی گئی ہیں یہ نو صفات نو خبریں ہیں ان نو خبروں کا مبتداء "ھم "ضمیر محذوف ہے جس کا مرجع صحابہ ہیں

تعلیم بتانے نہیں سکھلانے کا نام ہے

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تعلیم دین کے لئے۔ صرف بتلا دینا تعلیم نہیں ہے بلکہ سکھلانا تربیت کرنا ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دین پر عمل کر کے دکھایا

رسول اللہ ﷺ نے صرف زبانی کلامی دین بتایا نہیں ہے بلکہ خود عمل کر کے دکھایا ہے۔ صرف بتا نہیں دیا کہ نماز پڑھا کرو بلکہ نماز پڑھ کر دکھائی...... صرف بتا نہیں دیا کہ روزہ

رکھو بلکہ روزہ رکھ کر دکھایا....... صرف بتایا نہیں کہ تلاوت کرنی ہے بلکہ تلاوت کر کے دکھائی....... صرف بتا نہیں دیا کہ ذکر کرو بلکہ ذکر کر کے دکھایا....... فرائض حضور ﷺ نے کر کے دکھائے واجبات کر کے دکھائے....... مسنون اعمال کر کے دکھائے مستحبات کر کے دکھائے....... حتیٰ کہ مباح اعمال بھی کر کے دکھائے....... جسے آپ حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ کام بیان جواز کے لیے کیا آج آپ ایک کام کو خلاف اولیٰ سمجھتے ہیں پھر نبی پاک ﷺ نے اسے کیوں کیا؟ بیان جواز کے لئے وہ خلاف اولیٰ آپ کے لیے ہے حضور ﷺ کے لیے نہیں اس لیے کہ حضور ﷺ پر جس طرح بیان فرائض فرض ہے جیسے بیان واجبات فرض ہے جیسے بیان مسنون فرض ہے جیسے بیان مستحبات فرض ہے ایسے ہی بیان جواز آقا پر فرض ہے۔

توبہ والا عمل حضور ﷺ سے ناممکن ہے

مباح سے آگے ایک اور درجہ ہے کہ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ کس طرح کی جائے؟ آقا نے فرائض واجبات مستحباب حتیٰ کہ مباح عمل تک کر کے دکھایا لیکن نبی پاک ﷺ گناہوں سے پاک ہیں معصوم ہیں بلکہ سید المعصومین ہیں نبوت کی گناہ سے ٹکر ہے جب دین کا یہ حصہ آتا ہے توبہ سکھانا، اس پر حضور ﷺ سے عمل کر کے دکھانا ناممکن ہے توبہ سکھلانا بھی تو مستقل عمل ہے جس طرح "أقميوالصلاة و اٰتو الزکوۃ "نماز اور زکوۃ حکم ہے اسی طرح "تو بوا إلی اللہ"توبہ کا حکم ہے۔

اب توبہ کیسے سکھائیں؟ زبانی بتانا تو کافی نہیں ہے عمل سے سکھلانا ضروری ہے (بیان جواز والے اعمال اکٹھے کئے جائیں تو بہت ساری چیزیں ملیں گی) بیان جواز والے اعمال کے متعلق زبان سے بھی فرما سکتے تھے کہ یہ جائز ہے لیکن عملاً کر کے دکھایا، تو یہاں توبہ عمل سے کر کے دکھانی ہے اب توبہ کے لئے ضروری ہے کہ پہلے گناہ ہو (وہ الگ چیز ہے کہ توبہ رفع درجات

کے لئے ہو) اور حضور ﷺ سے گناہ کی ٹکڑ ہے لہٰذا امکان شرعی کے ساتھ توبہ حضور ﷺ کے لیے ممکن نہیں ہے۔

توبہ سکھانے کے لئے صحابہ کو استعمال کیا گیا

اس لئے توبہ سکھلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا اصحاب رسول ﷺ کو اصحاب رسول ﷺ معصوم نہیں ہیں ان سے گناہ ہو گیا پھر توبہ کرتے ہیں۔ حضرت ماعزا سلمی حاضر ہو کر خود کہتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے زنا ہو گیا ہے مجھے پاک کیجئے حضور ﷺ اعراض کرتے ہیں وہ پھر سامنے آجاتے ہیں اپنے آپ کو خود رجم کرواتے ہیں معلوم ہو گیا کہ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ یوں کی جاتی ہے۔ عبادت حضور ﷺ کرکے دکھاتے ہیں حمد وصلوۃ کر کے دکھاتے ہیں رکوع و سجود کر کے دکھاتے ہیں روزہ رکھ کے دکھاتے ہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر کے دکھاتے ہیں حفاظت حدود اللہ کر کے دکھاتے ہیں لیکن توبہ کر کے دکھانا یہاں ممکن نہیں ہے کیوں کہ حضور ﷺ گناہ سے معصوم ہیں اور توبہ کے لئے گناہ کا ہونا ضروری ہے۔

توبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی خصوصی صفت ہے

اب عبادت صحابہ کی خصوصی صفت نہیں ہے حمد وصلوۃ صحابہ کی خصوصی صفت نہیں ہے رکوع و سجود صحابہ کی خصوصی صفت نہیں ہے عبادت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے پیچھے ہیں حضور ﷺ پہلے کرتے ہیں صحابہ بعد میں کرتے ہیں۔

لیکن توبہ وہ واحد صفت خصوصی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہے حضور ﷺ میں نہیں ہے (وہ توبہ جو گناہ کے بعد کی جائے) تو اللہ نے جب صحابہ کی صفات بیان کیں اگرچہ وہ نمازی ہیں وہ صفت بھی بیان کی روزہ رکھتے ہیں یہ صفت بھی بیان کی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہیں یہ صفت بیان کی لیکن توبہ والی صفت اللہ کی نظر میں صحابہ کی خصوصی صفت

ہے اس لیے اسے مقدم کیا فرمایا "التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ "

اطاعت رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چلتی ہے

جس طرح اللہ کی اطاعت رسول اللہ ﷺ سے چلتی ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت صحابہ سے چلتی ہے بعض وہ چیزیں جو صحابہ سے چلتی ہیں ان میں عملاً گناہ ہے توبہ کرنا کہاں سے چلتا ہے ؟(صحابہ سے) اس دور میں " التَّائِبُونَ "کون ہیں ؟(صحابہ)" الْعَابِدُونَ" کون ہیں (صحابہ)....... "صائمون"کون ؟(صحابہ)رکوع وسجود کرنے والے کون ؟(صحابہ) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کون ؟(صحابہ) حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے کون ؟(صحابہ)......بعد والی آٹھ صفتوں میں حضور ﷺ شریک ہیں۔

آیت کے متعلق شیعہ عقیدہ

اب حضور ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا "بشر المؤمنین " یہ صحابہ رضی اللہ عنھم کے لئے ہے اگر وہ ہیں ہی نہیں تو بشارت کس کو دی جاتی ہے ؟ یہ بشارت بالخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے لئے ہے..... یہ آیت اتنی مشکل لگی کہ دشمن صحابہ رضی اللہ عنھم سے اس کا کوئی جواب نہیں بن پڑتا کیوں کہ یہ خبر ہے "ھم التائبون "وہ لوگ تائب ہیں تو اگر وہ ہوں ہی نہ تو ہیں کیا ؟ .... پھر ان خبروں کو الف لام کے ساتھ معرفہ کردیا۔ جب متبداء خبر دونوں معرفہ ہوں تو اس میں مزید قوت آجاتی ہے اس لئے یہاں دشمن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ایسے تنگ ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں یہ آیت صحیح نہیں ہے .... اصول کافی میں لکھا یہ آیت صحیح نہیں ہے .... ترجمۂ مقبول میں لکھا یہ آیت صحیح نہیں ہے .... فصل الخطاب میں لکھا یہ آیت صحیح نہیں ہے .... حیات القلوب میں لکھا یہ آیت صحیح نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو اس آیت کو کہہ رہے ہیں کہ صحیح نہیں ہے وہ خود صحیح نہیں ہیں وہ دعویٰ ایمان میں صحیح نہیں ہیں۔

"وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ" اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الأَرْضِ هَوْناً وَّإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلاماً

اور رحمن کے بندے وہ ہیں زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کرتے ہیں۔

(الفرقان:۶۳)

اس دور میں کون تھے؟ صحابہ .... اپنے رب کے سامنے رکوع و سجود کرنے والے اس دور میں کون تھے؟ صحابہ .... جہنم سے پناہ مانگتے ہیں اس وقت یہ لوگ کون تھے؟ صحابہ .... "وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً" (الفرقان : ٦٧) درمیانے طریقے سے خرچ کرنے والے اس وقت کون تھے ؟ صحابہ .... جو لوگ کفر و شرک نہیں کرتے اس وقت کون تھے؟ صحابہ .... "وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ "جو کسی کو بے گناہ قتل نہیں کرتے یہ لوگ اس وقت کون تھے؟ صحابہ......."وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ، يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً "(الفرقان : ٦٧ تا ٦٩) فرمایا جو کوئی یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا۔

پھر استثناء فرمایا

"إِلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُوراً رَحِيماً" جو یہ گناہ کرتا ہے اس کو دگنا عذاب ہو گا وہ جہنم میں جائے گا لیکن جو توبہ کر لے اور عمل صالح کرے تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا بلکہ " فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ "اس کے گناہوں کو نیکی سے بدل دیا جائے گا۔ اس وقت جب یہ آیت نازل ہو رہی

تھی یہ لوگ کون ہیں؟ صحابہ۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیاں تکمیل دین کا سبب بنیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی غلطیاں بھی تکمیل دین کا سبب بنتی ہیں۔

اللہ کو معلوم تھا کہ کون کون سا فتنہ پیدا ہو گا یہ بھی تو ایک فتنہ ہے کہ جو شرعی سزائیں قرآن وحدیث میں مذکور ہیں وہ تہدیداً ہیں پڑھے لکھے جاہل دین داری کے نام پر بے دین کہتے ہیں کہ رجم کوئی اسلامی سزا نہیں ہے یہ جو کہا گیا ہے کہ زنا کرنے والے شادی شدہ مرد وزن کو سنگسار کر دو یہ تہدیداً کہا گیا ہے تا کہ وہ زنا سے باز آجائیں...... چور کی سزا جو کہا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے یوں بھی تو کہا جا سکتا ہے کہ تہدیداً ہے۔ جیسے بچہ کوئی غلطی کرے تو باپ کہتا ہے کہ اب اگر تو گھر سے باہر نکلا تو تیری ٹانگیں توڑ دوں گا۔ یہ تھدیدا کہا جاتا ہے تا کہ وہ بچہ باز آجائے...... یہ فتنہ بھی آنا تھا اس کا دروزاہ بند کیسے ہوا؟ حضرت ماعزا سلمی غلطی ہوئی حضور ﷺ نے خود رجم کروایا...... اب ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر رجم والا یہ حکم تہدیدی ہوتا تو رحمت دو عالم یہ رجم کیوں کرواتے؟....... اگر حضرت ماعزا سلمی کی جان گئی لیکن اسلام کا حکم پکا ہو گیا۔ پھر دیکھیئے صحابہ کو گناہ پر ندامت اتنی کہ جان تک قربان کروادی .... حضرت ماعزا سلمی کو جب رجم کیا جارہا تھا تو ایک آدمی نے اس کو برا لفظ کہہ دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے برا مت کہو اس نے ایسی توبہ کی ہے اسے اگر تقسیم کیا جائے تو پوری امت کو کافی ہو جائے۔

حضرت علی وحضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی لڑائی سے آیت قرآنی پہ عمل ہوا

مقام صحابیت خود کسی عمل کی محتاج نہیں ہے مقام صحابیت کو کوئی اور عمل ختم نہیں کر سکتا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف جو باتیں ہیں اکثر تو غلط ہیں اگر کوئی بات ثابت بھی ہو جائے تو یہ توجیہ موجود ہے جو قرآن کریم نے کی ہے کہ ان سے اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو وہ توبہ کر لیتے تھے۔ اگر حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی لڑائی نہ ہوتی تو "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا" (الحجرات: ۹) (اور اگر مسلمان کے دو گروہ ہوں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراو) یہ عمل کیسے ہوتا؟ "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا " یہ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کا عمل ہے۔ " فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا "حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا عمل ہے۔ تو قرآن کریم کی عملی تصویر صحابہ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے معیار تاریخ نہیں ہے

تاریخ صحابہ کے لئے معیار نہیں ہے صحابہ کے متعلق کئی لوگ تاریخ کی اندھی کالی کتاب پڑھ کر زبان درازی شروع کر دیتے ہیں جی میں نے تحقیق کی ہے تحقیق نہیں کی خانہ خراب کیا ہے اگر کوئی سونا خریدنے آئے اور کہے کہ سونا خریدنا ہے لیکن سونے والے کانٹے پہ نہیں بھوسے والے کانٹے پر تول کر دو تو کوئی سُنار اسے سونا دینے کے لئے تیار ہو گا؟ دنیا کے باقی لوگوں کا معیار اور ہے بادشاہوں کو دیکھنا ہے فلسفیوں کو دیکھنا ہے صرفیوں کو دیکھنا ہے تو ان کے لیے معیار تاریخ ہو سکتی ہے۔

لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھنے کے لئے آئینہ وہی ہے جو مصطفیٰ کے لئے ہے یعنی اگر صحابہ کو دیکھنا ہے تو یا قرآن میں دیکھو یا حدیث میں دیکھو۔ اگر کوئی تاریخی روایت صحابہ کرام کی شان رضی اللہ عنہم کے موافق نہیں ہے تو اٹھا کر گلی میں ردی کی ٹوکری میں پھینک دو اگر کوئی گناہ ثابت بھی ہے تو اب تو وہ گناہ گناہ رہا ہی نہیں ہے بلکہ نیکی بن چکا ہے۔

معترضین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بہترین رد اور سوال بھی

صحابہ کرام جو مسئلہ ختم ہو گیا اب کوئی شیطان اس مسئلہ کو بنیاد بناتا ہے تو شیطانوں کا کام

یہی ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی اب تم حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ کر رہے ہو۔ تم حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑے عاشق ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اگر کوئی کہے کہ فلاں صحابی رضی اللہ عنہ سے یہ گناہ ہوا ہے تو آپ کہیں پھر کیا ہوا؟ (سخت لہجہ میں رد کے انداز میں) یہ رد بھی ہے اور ساتھ ساتھ سوال بھی ہے۔

روئیدادِ حیدری

ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ حضرت! صحابہ احد میں بھاگ گئے تھے میں نے کہا! پھر کیا ہوا (سخت لہجہ میں یوں محسوس ہوا کہ بھاگ گئے تو کچھ بھی تو نہیں ہوا) وہ خاموش میں نے کہا کہ ہم صحابہ کی عزت لڑنے کی وجہ سے تو نہیں کرتے صحابیت کی وجہ سے کرتے ہیں۔ پھر میں نے آہستہ لہجے میں کہا! پھر کیا ہوا؟ (سوالیہ انداز) کہا! اللہ نے معاف کر دیا بس معاملہ ختم ہو گیا۔ حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے زنا ہوا پھر کیا ہوا؟ خود ہی حد جاری کروالی حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی ہوئی پھر کیا ہوا؟ صلح ہو گئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ایک ہے صحابی ہونا اور ایک چیز ہے صحابی کہلوانے کی کوشش کرنا صحابی نہ ہو اور صحابی کہلوانے کی کوشش کرے وہ کون ہے؟ منافق وہ تو جنس ہی الگ ہے...... اللہ نے صحابی کو اور منافقین کو الگ الگ کر دیا۔ اللہ نے صحابہ کو ایک عمل کی توفیق دی ان کو نہیں دی ...... منافقین آئے انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہیں اللہ نے بتا دیا" لیس منکم "صحابی سخی ہیں انکو توفیق ہی نہیں ہے ان کو کہہ دیا" انفقوا طوعا أوکرها لن یتقبل منکم " (التوبۃ:۵۳) (اللہ نے منافقین کو موقع دیا منافقت چھوڑ دو سچے مسلمان بن جاؤ)

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْراً ، إِلاَّ الَّذِيْنَ تَابُوْا

وَأَصْلَحُوْا(یہ استثناء اور یہ تو منافقت سے ہے فرمایا)"تَابُوْا وَأَصْلَحُوْاوَ اعْتَصِمُوا بِاللّٰہ وَأَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لله فَأُوْلَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ"(النساء: ۱۴۵، ۱۴۶)جو لوگ منافقت سے توبہ کر کے سدھر جائیں گے اللہ سے چمٹ جائیں گے دین کو خالص کر دیں گے تو وہ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے توجو لوگ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے وہ مؤمن ہوں گے تو مؤمنین کون ہیں؟صحابہ تزکیہ ہونے کے بعد صحابہ کے ساتھ شامل ہیں۔

منافقین کے لئے طریقہ نجات

منافقین عذر کرتے تھے فرمایا:

"قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا" معافی مت مانگو"لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ" (التوبۃ: ۹۴)ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔واقعی توبہ کروجو معذرت کرتے ہیں جواب دلوایا!"لا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ "(التوبۃ: ٦٦) تم مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو چکے ہو ۔ نہیں جی نہیں " إِنَّمَا كُنَّانَخُوضُ وَنَلْعَبُ"(التوبۃ:٦٥)ہم تو مذاق کررہے تھے" قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ" کہو کہ کیاتم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ دل لگی کر رہے تھے۔

اللہ کے ساتھ رسول کے ساتھ قرآن کے ساتھ یہ کوئی مذاق کی بات ہے؟" يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلامِهِمْ "(التوبۃ: ۷۴) یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاجاتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی حالاں کہ انہوں نے کفر کی بات کہی ہے اور اپنے اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر اختیار کیاقسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہاحالانکہ انہوں نے کلمہ کفر کہاہے اور وہ کافر ہو چکے ہیں " فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْراً لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمْ اللّٰهُ عَذَاباً أَلِيماً فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلا نَصِيرٍ " (التوبۃ:۷۴) نجات کاطریقہ یہ ہے کہ توبہ کریں توبہ کرتے ہیں تو ٹھیک نہیں کرتے تو روئے

زمین پر انہیں کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

بزبان قرآن....... منافقین مدینہ میں ٹھہر ہی نہیں سکتے

انہیں موقع دیا جارہا ہے کہ اگر توبہ نہیں کرتے تو فرمایا!

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلاَّ قَلِيلاً (الاحزاب:۶۰)

اگر بات نہیں مانتے تو ہم آپ کو ان سے لڑا دیں گے پھر یہ مدینہ میں آپ کے پڑوسی بن کے رہ نہیں سکیں گے۔

مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلاً (الاحزاب:۶۱)

جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے قتل کیئے جائیں گے۔

یہ مدینہ میں نہیں رہ سکتے اس کے بعد جنہیں مدینے کی سب سے بڑی عزت ملی ہو! جنہیں رسول اللہ ﷺ کا مصلیٰ و منبر ملا ہو....... منافقین سے کہا گیا یہ مدینہ میں پڑوسی بن کر نہیں رہ سکتے اب جنہیں ہمیشہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سلا دیا گیا ہو ان پر نفاق کا شبہ ہو سکتا ہے؟ جو لوگ منبر کے وارث بن کر مصلیٰ کے امام بن کر، امیر المؤمنین بن کر مدینہ میں رہے انہیں اگر کوئی منافق کہتا ہے تو وہ ان آیات کو مان سکتا ہے؟۔

آیتِ حفاظت قرآن

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:۹)

اللہ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:۹)

" إن علينا جمعه وقرآنه"(القیامۃ:۱۷) جمع کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے پڑھائی بھی ہمارے ذمہ ہے اللہ نے اس کے لئے بندوبست فرمایا "يتلونه حق تلاوته"(البقرۃ:۱۲۱) جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں وہ تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں ۔ گورنمنٹ اگر کسی چیز کی حفاظت کا ذمہ اٹھائے تو گورنمنٹ اپنی فوج استعمال کرتی ہے۔ جب قرآن کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا اللہ نے تو حزب اللہ کو استعمال فرمایا ایسے حزب اللہ

لَا تَجِدُ قَوْماً يُّؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوْا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (المجادلۃ:۲۲)

جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے وہ ماں باپ ، بیٹے بیٹیاں اور رشتہ داروں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اللہ کے مقابلے میں اللہ نے حفاظت قرآن کے لئے ایسے حزب اللہ کو استعمال

فرمایا وہ اتنا پڑھتے ہیں کہ حق ادا کر دیتے ہیں وہ اتنا پڑھتے ہیں کہ یاد کر لیتے ہیں۔

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ، وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلاَّ الظَّالِمُونَ (العنکبوت:۴۹)

یہ قرآن کریم واضح آیات تھیں اہل علم کے سینوں میں ظالم لوگ ہی ان آیات کا انکار کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَالَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَمِنْ هٰؤُلاءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهِ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلاَّ الْكَافِرُوْنَ (العنکبوت:۴۸)

قرآن ایمان والوں کے پاس ہے منکر کافر ہیں۔

علم بمعنیٰ یقین

یہاں فرمایا گیا قرآن اہل علم کے سینوں میں ہے۔

علم کیا ہے؟....... "فَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ" (البقرۃ:۲۶) علم بمعنیٰ یقین ہے جنہیں قرآن کریم کے منزل من اللہ ہونے کا یقین ہے تو قرآن ان کے سینوں میں محفوظ ہو گا؟ جنہیں یقین ہو گا۔

أَفَمَنْ يَّعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الأَلْبَابِ (الرعد:۱۹)

جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم حق ہے کیا وہ اندھوں جیسے ہیں؟ تو جنہیں قرآن کی حقانیت کا یقین ہے اس یقین کو علم سے تعبیر کیا ہے۔ جنہیں حقانیت کا علم ہے ان کے دل میں قرآن کریم بیٹھتا ہے قائلین تحریف کل ہیں ان کے دل میں کہاں بیٹھے گا....... اللہ نے جمع قرآن کا ذمہ اٹھایا استعمال کسے کیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو....... حفاظت کا ذمہ اٹھایا

استعمال کسے کیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو۔

فرمان محدث دھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی حفاظت کا ذمہ تقاضا کرتا ہے کہ مستقل (کتاب کی شکل میں) یوں جمع ہو جیسے ہمارے پاس ہے تو اس قرآن کو جمع کس نے کیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے...... اللہ کے فوج جی کون ہوئے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم...... تو قرآن کریم ایک ایک حرف کہتا ہے کہ مجھے مانتا ہے تو جمع کرنے والوں کو مانو جمع کرنے والے؟ اگر صحابہ کو صحیح نہ سمجھا جائے تو انہیں کس چیز سے مجبور کیا کہ وہ صحیح جمع کریں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے جمع کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید کاپیاں لکھوائیں اگر کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑتا ہے تو قرآن پہلے چھوٹتا ہے۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفائے راشدین کو تسلیم کرنا تمام دینی باتوں کی بنیاد ہے۔

چور صندوق کے پورے سامان کا چور ہے

ہمارے ہاں رواج ہے کہ شادی میں جہیز دینے کے لئے والدین بڑا صندوق لیتے ہیں پھر جو کچھ لیتے ہیں اس میں ڈالتے جاتے ہیں اس صندوق میں سب کچھ ہوتا ہے بیٹی تیرے لیے کے برتن بھی اس میں، کپڑے بھی اس میں، زیورات بھی اس میں نام تو صندوق ہے لیکن اس میں سب کچھ ہے، جب سب کچھ اس میں ہے تو چور کی نظر بھی اس پر ہے چوکیدار کی نظر بھی اس پر ہے۔...... جو صندوق کا چور ہے اس نے کیا چیز بچائی؟ صرف کپڑوں کا چور بھی چور تھا۔ جوتوں کا چور بھی چور تھا زیورات کا چور بھی چور تھا لیکن جو جہیز کا صندوق چرا لے وہ سب کچھ چرا لے گیا۔...... اب کپڑے کا چور اس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ زیورات کا چور اس کا مقابلہ

کر سکتا ہے؟ اس صندوق میں وہ چیزیں بھی ہیں جو صندوق سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا منکر بھی

سارا دین رکھا صحابہ میں، سنت صحابہ کے عمل میں قرآن صحابہ کے سینے میں، اور جاتے جاتے یہ دے دیا امت کو کہ دین تمہیں صحابہ سے ملے گا "فبأيهم اقتديتم اهتديتم "سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم توحید پہ قربان لیکن توحید بتائے کون؟ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ختم نبوت پہ قربان لیکن ختم نبوت بتائے کون؟ قرآن کی آیت پر سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربان لیکن قرآن ہے کس کے پاس؟ .... کہتے ہیں جی صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منکر ہے باقی سب کچھ مانتا ہے...... ظالم جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہیں مانتے تو کس منہ سے کہتے ہیں کہ باقی تو سب چیزوں کو مانتا ہے .... جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی حیثیت کا انکار کیا اس نے نماز بھی چھوڑ دی زکوٰۃ کو بھی چھوڑ دیا کعبہ کو بھی چھوڑ دیا۔ جس چیز کی بھی نسبت دین کی طرف ہے وہ چھوڑ دی۔

سارا دین دیکھا اور بتایا صحابہ نے

یہ کعبہ جس کا آپ طواف کرتے ہیں حضور ﷺ نے اسی کعبہ کا طواف کیا تھا کوئی کہے کہ وہ کعبہ تو اور تھا یہ کس نے دیکھا کہ یہ کعبہ وہی ہے؟ صحابہ نے رضی اللہ عنہم کوئی کہے یہ عرفات اور ہے کس نے دیکھا کہ یہ عرفات وہی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے....... کوئی کہے یہ صفا مروی اور ہے کس نے دیکھا کہ یہ صفا مرویٰ وہی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے....... اللہ کے نبی آئے معجزات دکھائے دیکھا کس نے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے....... آقا علیہ السلام نے گیارہ نکاح کئے دیکھا کس نے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے....... آقا علیہ السلام کی اولاد ہوئی تو دیکھا کس نے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صحابہ کی حیثیت پہ نقب زانی پورے دین کا انکار ہے جو صحابہ کا منکر ہے وہ ساری ضروریات دین کا منکر ہے ضروریات

دین میں سے ایک ضرورت کا منکر بن جائے وہ کافر ہے تو جو سب ضروریات کا منکر ہو بھلا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟....... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیثیت یہ ہے کہ ان کو مانا جائے تو دین قائم ہے مانا یوں جائے کہ وہ سب مؤمن ہیں سب عادل ہیں انہوں نے حضور ﷺ سے صحیح دین لیا اور آگے صحیح دیا۔

سپاہ صحابہ پورے دین کی سپاہ ہے

صندوق کا چور سارے سامان کا چور ہے تو اس صندوق کا پہرے دار بھی پورے دین کا پہرے دار ہے۔اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منکر پورے دین کا منکر ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا چوکی دار پورے دین کا چوکی دار ہے اس لیے سپاہ صحابہ صرف سپاہ صحابہ نہیں۔

فتاویٰ اہلسنت فی تکفیر الروافض

آیت مؤمنین

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِيْ سَبِيلِ اللهِ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی حیثیت کا تعین اختصاراً بیان ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے دین کی بنیاد ہیں امت کو دین حضور ﷺ سے لے کر دیا بعد والی امت دین میں صحابہ کی محتاج ہے ان کی روایت پر ہی اعتماد ہے۔

انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے انہوں نے آنکھوں سے دیکھا اپنی ذمہ داری پوری کی پیغام پہنچایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ آقا ﷺ نے توحید بیان کی ختم نبوت بتائی .... اس جگہ کو کعبہ کہا، اس کو زم زم کہا اس کو منیٰ کہا یہ فرائض بتائے یہ واجبات بتائے یہ کلمہ سکھایا، یہ ارکان سکھائے، یہ سب بتانے والے کون ہیں؟ صحابہ .... اس لئے ضروری ہے کہ ان کی صداقت پر بات کی جائے اور ان کے ایمان پر بات کی جائے۔

ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قرآنی شہادت

قرآن مجید کھلے الفاظ میں صحابہ کے ایمان اور سچائی کا اعلان کرتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِيْنَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقّاً لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (سورۃ انفال)

اس وقت کے لوگوں کا بیان ہے جو اس وقت ذکر کرنے والے ہیں نماز قائم کرنے والے ہیں ان کے بارے میں فرمایا یہ پکے مؤمن ہیں اگر یہ صحابہ اس وقت موجود ہی نہ ہوں تو اس آیت کا کوئی مصداق بنتا ہے؟ پھر اس کی تاویل کوئی کر ہی نہیں سکتا جن لوگوں نے ایمان لا کر ہجرت کی، جہاد کیا، اور جن لوگوں نے جگہ دی، ہجرت والے بھی نصرت والے بھی یہ دونوں کون ہیں ؟ صحابہ فرمایا "أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقّاً " یہ ہیں پکے مؤمن۔ اس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کہ بعد والوں کی بات ہے۔

صداقت صحابہ پر قرآنی شہادت

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا

صحابہ کا ایمان اور ان کی صداقت

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللهِ وَرِضْوَاناً وَيَنْصُرُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ

تمام مہاجرین کو کہا گیا صادقون۔

وہ آیت جس میں بیک وقت دس صفات بتائی گئی ہیں تو کسی جماعت کی تعریف ہو رہی ہے اس کا مصداق اول کون ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "والذي جاء بالصدق وصدق به" مصداق اول کون ہیں؟ صحابہ "الجنة للمتقين"........ "أُوْلَئِكَ هم المتقون" اس وقت مصداق اول کون ہیں ؟ صحابہ....... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا، صداقت کا منکر مسلمان رہ سکتا ہی نہیں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اگر کوئی مؤمن نہیں مانتا تو اس کا اپنا مؤمن رہنا ممکن نہیں ہے۔

سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شرعی حکم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انکار کر کے دین کی کسی بات کو نہیں مانا جاسکتا اسی لئے ہمارے علماء نے واضح فتوی دیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منکر کافر ہے البتہ کہیں کہیں یہ بات ملتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اگر کسی نے شتم کیا تو کافر نہ ہوا۔

اقسام سبّ

شتم دو قسم پر ہے

۱) ایک ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عدالت و ایمان میں سبّ کرے۔

۲) ایک یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور عدالت پر شتم نہ ہو، قادح نہ ہو مثلاً کسی صحابی کو بخیل کر دیا، اگرچہ اس طرح کا سبّ کرنے والا بھی لعنتی ہے باطل ہے لیکن یہ سب کفر نہیں ہے۔

توسبّ کی دو قسمیں ہوئیں

۱. سبّ قادح في دينهم وعدالتهم

۲. سبّ لا قادح في دينهم وعدالتهم

سبّ کی پہلی قسم کفر ہے جو سبّ کفر نہیں ہے وہ وہ ہے جو ان کے ایمان وعدالت میں قادح نہیں ہے۔

سبّ غیر قادح کی دو صورتیں

پھر وہ سبّ جو صحابہ کے ایمان وعدالت میں قادح نہیں ہے اس کی دو صورتیں ہیں اس سبّ کو جائز سمجھتا ہے جیسے شرابی پیتا ہے حلال نہیں سمجھتا۔ اگر سبّ غیر قادح کرتا ہے اور جائز سمجھ کر کرتا ہے تو وہ بھی کافر ہے کیوں کہ شریعت نے صحابہ کی تعظیم کی بتائی ہے۔

اگر سبّ غیر قادح ہو اور اسے ناجائز سمجھ کر کرے تو یہ سبّ کفر نہیں ہے۔ جن حضرات نے کہا ہے کہ سبّ صحابہ کفر نہیں ہے اس کا مصداق یہی ہے "إذ لم يستحل ذَلِكَ "اگر جائز سمجھ کر کرتا ہے تو کفر ہے۔

شرح فقہ اکبر

شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ "سبّ شیخین کفر نہیں ہے" اس سے دھوکہ نہ کھایا جائے کیوں کہ وہیں آگے یوں لکھا ہے "إن استحل ذَلِكَ فكفر "

موضوع کی تعیین

تکفیر صحابہ کفر ہے وہ سبّ جو صحابہ کے ایمان وعدالت میں قادح نہ ہو اگر اسے جائز سمجھتا ہے تو وہ بھی کافر ہے اگر ناجائز سمجھے تو وہ گناہ کبیرہ ہے جیسے خنزیر کھانا گناہ کبیرہ ہے سبّ کی دوسری قسم ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہمارا موضوع وہ سبّ ہے جو صحابہ کے ایمان وعدالت میں قادح ہو....... آج کل رافضی اگر سبّ کی دوسری قسم کے مرتکب بھی ہوں تو وہ جائز تو جائز عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔

امر دنیاوی کی وجہ سے بغض اور رافضیت

سبّ کبھی امر دنیا کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے صحابہ کا مابینھم سبّ کرنا....... اگر صرف یوں کہہ دیتے ہیں کہ سبّ صحابہ کفر ہے تو پھر یہ تکفیر صحابہ کو بھی شامل ہو جائے گی حالاں کہ یہ کفر نہیں ہے اس لیے کہا جا رہا ہے استحلال سبّ صحابہ کفر ہے۔

فتاویٰ امام تقی الدین السبکی

امام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ کی ولادت ۶۸۴ھ اور وفات ۷۵۶ھ میں ہے ان کی کتاب فتاویٰ

السبکی میں لکھا ہے"فإن سب الجميع لاشك أنه كفر "[1]

بغض الرافضي لأبي بكر وعمر رضي الله عنهما ليس لأمر دنيوي من معاملة أو مشاركة أونحوها[2]

رافضی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سبّ و شتم کرتا ہے بغض رکھتا ہے وہ امر دنیاوی کی وجہ سے نہیں ہے معاملہ ہو بھائی چارہ ہو ایسی بات نہیں ہے۔

آج کل جو یہ بغض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ امر دنیاوی کی وجہ سے نہیں ہے یہ محض کفر ہے۔

فتاویٰ مفتی محمود

حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پاکستانی رافضی صحابہ کے سبّ و شتم کو عبادت و حلال سمجھتے ہیں اس لیے دائرہ اسلام سے خارج ہیں پاکستانی رافضیوں کا سبّ بہر حال کفر ہے۔[3]

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور بغض صحابہ رضی اللہ عنہم

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ کے بیان میں صحابہ رضی اللہ عنھم کے متعلق صاف الفاظ میں فرمایا۔" بغضهم كفر وطغيان نفاق " صحابہ سے بغض کفر ہے جو صحابہ کو برا کہا ہے اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے[4]

(۱) فتاویٰ السبکی:۲،ص ۵۷۵۔

(۲) کتاب الشفاء:۲،ص ۲۶۲۔

(۳) فتاویٰ مفتی محمود، جلد ۳ صفحہ:۲۶۔

(۴) شرح عقیدۃ الطحاوی، ص:۳۰۔

فصل اول

تکفیر صحابہ رضی اللہ عنہم کفر ہے

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو کافر کہتا ہے وہ پورے دین کو باطل سمجھتا ہے۔

وكذلِك نقطع بتكفير كل قائل قال وقولا يتوصل به إلى تضليل الأمة وتكفير جميع الصحابة

ہم قطعی فیصلہ کرتے ہیں کہ ایسا آدمی کافر ہے جو ایسا قول کرے جس کی وجہ سے ساری امت کافر قرار پاتی ہے، صحابہ کافر قرار پاتے ہیں، اسے کافر سمجھتے ہیں۔[1]

اسی طرح یوں بھی فرمایا کہ جس شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہوئے مرتد کہا یا ان پر سبّ کیا تو وہ ابطال شریعت کرتا ہے .... تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرے یا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کو فاسق سمجھے تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔ "ولمن شك في مثل هذا فكفر" اگر کوئی اس کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جنہوں نے قرآن و سنت ہم تک پہنچایا اور جو امت کے سب سے بہترین حصہ ہیں نعوذ باللہ وہ کافر و فاسق ہیں تو پھر یہ خیر الامم تو نہ ہوئے شر الامم ہوئے اور اس بات کا کفر ہونا تو باطل بدیہی ہے۔

مطالب اولوا النھی اور تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

فقہ حنفی کی کتاب مطالب اولوا النھی باب حکم المرتدین میں ہے۔

(۱) فتاویٰ السبکی:۲ صفحہ:۵۷۸

من قال في أبي بكر وعمر وعثمان وعلى أنهم في ضلال وكفر قتل

ملا علی قاری رحمہ للہ اور تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مناقب صحابہ باب حفظ اللسان میں حدیث ہے۔

اس کی شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جو ہمارے دور کے رافضی ہیں اختلاف ان کے متعلق نہیں ہے "إنهم يعتقدون كفرا أكثر الصحابة " کیوں کہ یہ تو اکثر صحابہ کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں پس یہ بالا جماع بغیر کسی کے اختلاف کے کافر ہیں۔[1]

معلوم ہوا کہ جو اکثر صحابہ کو کافر کہتا ہے اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

الموضوعة الفقهية اور تکفیر صحابہ

ويكفر تكفير الصحابة أو يقول أن الصحابة ارتدوا جميعا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أو انتهم فسقوا لأن ذَلِكَ تكذيب بما نص عليه القرآن

حضرت علامہ بنوری رحمہ اللہ نے ترمذی کی شرح معارف السنن ج ا ص ۱۸۸ میں لکھا ہے کہ:

اختلف العلماء في تكفير الرافضة وللحنفية فيه قولان والأصح تكفيرهم

دوسرا قول بھی معلوم ہے اس کے باوجود فرماتے ہیں والأصح تکفیر ھم

اکفار الملحدین اور خلافت شیخین کا انکار

قال شيخ (أنورشاه)في أكفار الملحدين وكره في تكفير خلافت شيخين .... وظاهر أن من يكفر جميع الصحابة بكفر أكفار الملحدين

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ: جلد ۹ صفحہ: ۱۳۷۔

جو جمہور صحابہ کی تکفیر کرے وہ یقیناً کیا ہوتا ہے؟ یہ لوگ صرف چھ سات یا صرف نو کو مسلمان مانتے ہیں باقی کو مسلمان ہی نہیں مانتے۔ غیر مسلم کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔

ومن لم يكفر من وأن غير الإسلام كالنصارى أوشك في تكفير هم أوضح مدهھم وهوكافر

جو شخص غیر اسلام مذہب کو کافر نہ کہے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح کہے وہ کافر ہے اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان اور محمدی ہی کہتا ہے۔

كذا يقطع بتكفير كل قائل قال قولا يتوصل به إلى تضليل الأمة وتكفير جميع الصحابة [۱]

صحابہ کا استحلال کفر ہے

وقال أبو يعلىٰ الحنبلي الذي عليه الفقهاء في سبِّ الصحابة إن كان مستحلا لذِلكَ كفر [۲]

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتماد ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا ان کے بعد کوئی نیا نبی آنا نہیں ہے رسول پاک ﷺ کے پہنچائے ہوئے دین کو محفوظ کر کے آگے پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس جماعت کا انتخاب فرمایا اور رسول اللہ کی ذات اور بات کی حفاظت کے لیے جس جماعت کو قبول فرمایا اس جماعت سے اور رسول اللہ سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اے نبی ﷺ آپ کو اللہ کافی ہے اور ان کو جو لوگ آپ کے تابع دار ہیں یعنی

---

(۱) فتاویٰ السبکی: صفحہ ۵۷۸۔

(۲) الصواعق المحرقہ: صفحہ ۲۹۸، فتاویٰ السبکی: جلد ۳، صفحہ ۵۸۰۔

مؤمنین۔

من یہاں بیانیہ ہے اس کا معنیٰ یوں نہیں کریں گے "مؤمنین میں سے" کیوں کہ اس کا مطلب ہو گا کہ مؤمنین میں سے کچھ تابع دار ہیں اور کچھ نہیں۔ یہاں " مِنْ ، مَنْ" بیان ہے جیسا کہ دعائے نوح علیہ السلام مِنْ ، مَنْ کا بیان ہے اے اللہ مجھے نجات دے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں یعنی مؤمنین ، یہاں ترجمہ تو نہیں کرو گے نا کہ مجھے بھی میرے ساتھیوں کو بھی مؤمنین سے نجات دے تو اس وقت اس آیت کا مصداق کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ سے دین لینے والے کون ہیں؟ اور اسے آگے پہنچانے والے کون ہیں؟۔

اب صحابہ پر اعتماد ہے تو دین ملے گا صحابہ پر اعتماد نہیں تو دین نہیں ملتا، انہوں نے نبوت سے اکتساب کیا اور فیض امت تک پہنچایا۔ اگر کوئی صحابہ کی تکفیر کرتا ہے تو وہ سارے دین کو باطل کر جاتا ہے باطل بتلایا ہے باطل بتلانے کی وجہ سے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ تھوڑی سی توجہ کی جائے تو یہ بات واضح ہے اس میں تھوڑے سے شبہ کی بھی گنجائش نہیں ہے۔

فتاویٰ السبکی اور تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کی" أبطل الشريعة "وہ پوری شریعت کو باطل بتاتے ہیں شریعت ماننے کے لیے صحابہ کو ماننا پڑتا ہے۔[1]

الشفاء اور تکفیر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم

چھٹی صدی کے اعیان علماء میں سے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے " الشفاء، ص:۲۴۷، ۲۴۸ "میں یہ بات بڑی وضاحت سے لکھی ہے:

فهولاء قد كفروا لو أنهم أبطلوا الشرعية بأصلها إن قطع نقلها نقل

(۱) فتاویٰ السبکی: جلد ۲ صفحہ ۵۷۷،۵۷۸ ناشر مکتبہ القدسی قاہرہ۔

القرآن إذ فاعلون كفرة على زعمها

جو شخص تمام صحابہ کی یا اکثر صحابہ کی تکفیر کرے تو ہم قطعی فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ کافر ہے۔

مولانا طارق جمیل صاحب اور تکفیر صحابہ

مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک تقریر میں کہہ دیا کہ میں نے اکابر کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ تکفیر صحابہ کفر نہیں ہے (علامہ علی شیر حیدری رحمہ اللہ) مجھے پتہ چلا میں نے کیسٹ سنی میرا ارادہ ہوا کہ رائیونڈ جاکر بزرگوں سے ملوں اور مولانا محمد طارق جمیل صاحب کو بلوا کر ان سے پوچھوں کہ شیخ کون سے اکابر نے لکھا ہے ہمیں دکھادو ہماری نظر سے تو آج تک ایسی بات نہیں گزری مولانا محمد طارق جمیل صاحب کو پتہ چلا انہوں نے فون پر رابطہ کیا مجھ سے ارادہ پوچھا، میں نے کہاں ہاں شیخ میرا ارادہ ہے فرمانے لگے واقعی مجھ سے غلطی ہوگئی ہے میں اعتراف کرتا ہوں میں نے کہا شیخ چودہ سو سال سے یہ اتفاقی بات تھی کہ تکفیر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کفر ہے آپ نے چودہ سو سال میں پہلی مرتبہ اختلاف کیا ہے اللہ سے معافی مانگو استغفار کرو میں نے کہا شیخ یہ بات تو میرے کانوں میں پڑ رہی ہے آپ ایسا کریں کہ مجمع عام میں کہیں کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے انہوں نے پھر طلباء میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ مولانا علی شیر حیدری نے توجہ دلائی ہے مجھ سے واقعی غلطی ہوگئی تھی۔

صحابی کا نام لے کر سبّ کرنے والے کا شرعی حکم

اگر کوئی صحابہ میں سے کسی کا خاص نام لے کر سبّ کرتا ہے تو اس میں تھوڑی یہ تفصیل ہے کہ جن کی تکفیر کرتا ہے ان کی صحابیت مواتر ہے یا نہیں اگر متواتر ہے ہر مسلم بلکہ غیر مسلم بھی جانتا ہے کہ وہ صحابی ہے تو اس کے سبّ سے یہ مسلمان نہیں رہے گا لیکن اگر اس کی صحابیت معلوم نہیں ہے متواتر نہیں ہے کتب رجال میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تلاش کی جائے تب

پتہ چلے کہ وہ صحابی ہے تو اس کے کفر میں اختلاف ہے تو صحابہ کرام میں جن کی صحابیت قطعی ہے ان کے متعلق تو پھر یہ سوال رہتا ہی نہیں ہے کہ ان کی تکفیر کرنے والا بھی کوئی مختلف فیہ کافر۔۔؟ ہو بلکہ وہ بالاجماع کافر ہے۔

سوال:۔فإن قلت يلزم علىٰ هذا أن كل من قال لمسلم أنه كافر يحكم بكفره

کسی کی تکفیر کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر اگلا شخص مسلمان ہے تو اسے کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

جواب:۔ قلت إن كان ذَلِكَ المسلم مقطوعاً بإيمانه كالعشرة المشهود لهم بالجنة فنعم وكذا عبدالله بن سلام ونحوه ممن ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم الشهادة لهم وكذا كل من بايع تحت الشجرة إلا صاحب لحمل الأحمر -

بیت رضوان والوں میں سے صرف ایک آدمی جلد ابن قیس استثناء ہے۔

وكذا أهل بدر وأما إذا لم يكن ذَلِكَ المسلم مقطوعاً بإيمانه بل هو من عرض المسلمين فلانقول فيه ذَلِكَ إن كان إيمانه ثابتا من حيث الحكم -

امام السبکی نے بہت وضاحت کی ہے اور قاعدہ بیان فرمادیا ہے کہ جس کے ایمان پر ہمیں یقین ہے اس کو کافر کہنے والا کافر ہے۔[1]

إنا نكفر من يكفر من نحن نقطع بإيمانه إمانص وحاصله أو إجماع[2]

نص کے ساتھ یا اجماع امت کے ساتھ اگر کسی کا ایمان قطعی الثبوت ہے تو اس کا مکفر کافر ہے۔

(۱) الظاہر السبکی جلد ۲، ص ۵۸۶۔

(۲) فتاویٰ السبکی جلد ۲، ص ۵۸۶۔

علامہ السبکی رحمہ اللہ تو صحابہ اور غیر صحابہ کا فرق بھی نہیں کرتے، جب کسی کو کوئی کافر کہے اگلا کافر ہے تو صحیح ورنہ کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے امام السبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر آپ یہ اعتراض کرتے ہیں تو " إن كا ن كما قال وإلا رجعت عليه "حدیث کا مطلب ہے کہ باطن کا اعتبار ہے جس کا ایمان قطعی ہے اس کے مکفر کو ہم کافر کہتے ہیں۔

بقي قسم آخر وهو أن لا يكون من الصحابة المشهود لهم بالجنة

اگر کوئی آدمی صحابہ میں سے نہ ہو جن کے لیے جنت کی گواہی ہے۔(ایضاً)

فصل دوم

سبّ شیخین اور انکار خلافت شیخین کا حکم شرعی

پہلی فصل میں ثابت ہوا کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا کافر ہے۔

اب بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص شیخین کریمین پر سبّ کرتا ہے یا مطلقاً صحابہ کرام پر سبّ کرتا ہے وہ کافر ہے، جو شخص کریمین پر سبّ کرتا ہے یا ان کی خلافت کا انکار کرے تو اس کا حکم شرعی کیا ہے؟ کچھ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ سبّ شیخین کرنے والا کافر نہیں ہے اور بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ خلافت شیخین کا منکر کافر نہیں ہے۔

فمذهب أبي حنيفة أن من أنكر خلافة الصديق فهو كافر وكذَلِكَ من أنكر خلافة عمر ابن خطاب منهم من لم يحكم في ذَلِكَ خلاف وقال الصحيح أنه كافر والمسألة مذكورة في كتبهم في الغاية للسروجي وفي الفتاوىٰ الظهيرية والبديعية وفي الأصل لمحمد بن الحسن والظاهر أنهم أخذوا ذَلِكَ عن إمامهم أبي حنيفة وهو أعلم بالروافض لأنه كوفي والكوفة منبع الروافض (۱)

شیخین کی خلافت کا انکار بھی نہ کرتا ہو سبّ بھی نہ کرتا ہو صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل مانتا ہو وہ لا یحب میں داخل ہے" فإذا قال أبو حنيفة بتكفير من ينكر إمامة الصديق رضي الله عنه فتكفير لا عنه أولىٰ "

امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ خلافت شیخین کا منکر کافر ہے کتب حنفیہ میں یہ بات موجود

(۱) فتاویٰ السبکی:۵۸۸۔

ہے انہوں نے امام صاحب سے یہ بات لی ہے اس لیے کہ وہ رافضی کو زیادہ جانتے ہیں کیوں کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ روافض کا مرکز ہے جب امام صاحب نے منکر خلافت کی تکفیر فرمائی تو لعنت کرنے والے کی تکفیر بطریق اولیٰ ہو گی کیوں کہ لعنت خلافت کے انکار سے سخت ہے۔[۱]

سبّ صدیق کفر ہے

وتحريم سب الصديق رضي الله عنه معلوم من الدين بالضرورة بالنقل المتواتر على حسن إسلامه وأفحاله الدالة على إيمانه وأنه دام على ذَلِكَ إلى وأن قبضة الله تعالىٰ هذا لاشك فيه وان شك فيه الرافضي۔ ومن كان كذَلِكَ فتحريم لعنه وسبه معلوم من الدين بالضرورة فيكون مستحلة كافرا

عام مسلمان کو گالی دینا فسق ہے تو صدیق کا سبّ بھی فسق ہو گا فرمایا نہیں (فسق سے بڑھ کر کفر)[۲]۔

تکفیر صحابہ تکذیب پیغمبر کو متضمن ہے

احتج المكفرون للشيعة والخوارج بتكفيرهم لأعلام الصحابة رضي الله عنهم وتكذيب النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة لهم بالجنة وهذا عندي احتجاج صحيح[۳]

سبّ شیخین کفر ہے

سبّ شیخین کفر است (تائید اہلسنت:۶۸)

---

(۱) فتاویٰ السبکی ص ۵۸۵،۵۸۷،۵۸۸۔

(۲) فتاویٰ السبکی:۵۸۷۔

(۳) فتاویٰ السبکی، جلد ۲ صفحہ ۵۶۹۔

علمائے ماوراء النہر نے تکفیر روافض کا فتویٰ دیا تھا کفر کی وجوہ میں سبّ شیخین کو بھی ذکر کیا، تو روافض نے اس فتوے کو جواب میں لکھا کہ سبّ شیخین تو تمہارے ہاں بھی کفر نہیں ہے۔ پھر امام ربانی رحمہ اللہ نے سبّ شیخین کے کفر ہونے پر علمائے ماوراء النہر کی تاکید لکھوائی اور اس کا نام رکھا تائید اہلسنت۔ پاکستان میں خواجہ خان محمد صاحب نے ۱۹۶۶ء میں یہ کتاب چھپوائی جب روافض نے منع کیا کہ سبّ صحابہ کفر نہیں ہے تو تائید اہلسنت میں جواب دیا" أقول ثابتا لمنکر "[1]

تحقیق کیا ہے؟

تحقیق یہ ہے کہ جو لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضلیت دیں وہ بدعتی ہیں کافر نہیں۔ اور جو لوگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلاف کے منکر ہوں یا ان کو خلافت کا مستحق نہ جانتے ہوں یا شیخین کو گالی دینا حلال سمجھتے ہوں انہیں اکثر فقہاء نے کافر لکھا ہے "الرافضي إذا كان يسُبُّ شيخين أو يلعنها فهو كافر"[2]

سبّ شیخین کرنے والا واجب القتل ہے

من سبَّ شيخين أو طعن فيهما كفر ويجب قتله ثم إن رجع وتاب بدر إسلام هل تقبل توبته أو لا قال صدر الشهيد - لاتقبل توبته وإسلامه ونقتله وبه فقيه أبو الليث السمرقندى وهو مختار الفتوىٰ

سبّ صحابہ بدعت جب کہ استحلال سبّ کفر ہے

وأما قدح عائشة كفر ....

وأمامن سبّ أحداً من الصحابة فهو فاسق ومبتدى بالإجماع إلا إذا

(۱) تائید اہلسنت ص:۷۱، ۷۲۔

(۲) مظاہر حق جلد ۵ صفحہ: ۶۲۹۔

اعتقد أنه مباح أو يترتب عليه ثواب كما عليه بعض الشيعة أو
اعتقد أنه مباح أو يترتب عليه ثواب كما عليه بعض الشيعة أو
اعتقد كفر الصحابة فإنه كافر بالإجماع - (عابدين ، ص : ۳٦٧)

وارسب شيخين كافر شونداز تفضيل على- (مالابد منه ، ص: ۱۳۷)

شاتم ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ نہ پڑھو

قال محمد بن يوسف الفريابي وسئل عمَّنْ شَتَمَ أبا بكر،قال:كافر، قيل:هل يصلي عليه ؟ قال: لا،كيف يصنع به وهو يقول" لا إلٰه إلا الله"قال:لا تمسوه بأيدكم ادفعوه بالخشب حتى تواروه في حضرته -(۱)

شرح فقہ اکبر اور تکفیر روافض

سبّ شیخین: سبّ فعل ہے اور کفر اسلام عقیدے کا مسئلہ ہے اگر سبّ کو جائز سمجھے تو کافر ہے ورنہ نہیں ہے۔ شرح فقہ اکبر میں "سبّ شيخين ليس بكفر واستحلاله كفر" لکھا ہے اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ "ولو أنكر أحد خلافة شيخين يُكفَر"(۲)

سبّی روافض بحکم مرتد ہیں

محققین کے نزدیک سبّی روافض کافر بحکم مرتد ہیں لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔(۳)

انکار خلافت شیخین کفر ہے

شیخین کی خلافت کا منکر بھی ہو تو اس کو بھی کافر کہا جائے گا . . . . خلافت ابو بکر صدیق کا

(۱) الصارم المسلول بن ضیمہ: ۵۴۲۔

(۲) شرح فقہ اکبر امام اعظم: ۲۰۰۔

(۳) (فتاویٰ مظاہر العلوم مولانا خلیل احمد سہانپوری، کتاب الذبائح، جلد: ۱ صفحہ ۲۸۷)

انکار کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج۔(۱)

فتاویٰ عزیزی اور فرقہ امامیہ

شبهه نیست که فرقه امامیه منکر خلافت ابی بکر صدیق اندور کتب فقه مکتوب اندکه۔ (فتاویٰ عزیزی جلد ا صفحہ ۱۸۲)

فتاویٰ عالمگیری اور خلافت شیخین کا انکار

من أنكر إمامة أبي بكر صديق فهو كافر ،وعلى قول بعضهم : هو مبتدعي وليس بكافر والصحيح أنه كافر و كذَلِكَ من أنكر خلافة عمر رضي الله عنه في أصح الأقوال كذا في الظهيرية ويجب أكفارهم بأكفار عثمان وعلي وطلحة وزبير وعائشة -

جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کا منکر ہو وہ کافر ہے بعض علماء نے فرمایا وہ بدعتی ہے کافر نہیں لیکن صحیح قول یہ ہے کہ وہ کافر ہے اس طرح جو شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو وہ بھی کافر ہے.......الخ۔(۲)

فتاویٰ عالمگیری کا تعارف

فتاویٰ عالمگیری ایک عالم کی تصنیف نہیں ہے بلکہ اس وقت کی قومی اسمبلی کا پاس کردہ متفقہ فیصلہ ہے اورنگزیب عالمگیر ایک قطب تھے انہوں نے ۵۰۰ (پانچ سو) جید علماء کو جمع کیا اور تحقیق کے بعد فتاویٰ جمع کیے ان علماء میں شاہ ولی اللہ کے والد محترم شاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔

---

(۱) مجموعہ فتاویٰ، لکھنوی مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی، حصہ ۳ صفحہ ۱۲۔

(۲) فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۴، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

خلافت شیخین کا انکار....... اور شروحات کنز

وإن أنكر خلافة صديق أو عمر فهو كافر

اگر خلافت صدیق یا خلافت عمر کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔[۱]

بدعتی کی امامت مکروہ ہے بعض لوگوں کی بدعات کفر تک نہیں پہنچتی ان کی امامت مکروہ ہے اور بعض کی کفر تک پہنچ جاتی ہیں ان کی امامت باطل ہے۔[۲]

فتح القدیر شرح ہدایہ اور انکار خلافت شیخین

وفي الروافض : إن من فضل عليا على الثلاثة وهو مبتدعي وإن أنكر خلافة أبي بكر وعمر فهو كافر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضلیت دینے والا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر وہ بدعتی ہے اور خلافت ابو بکر اور خلافت عمر رضی اللہ عنہما کا منکر کافر ہے۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ، جلد ا صفحہ ۳۶۰)

شاہ ولی اللہ اور فرقہ امامیہ

من قال في شيخين أبي بكر رضي الله عنه وعمر رضى الله عنه مثلا ليس من أهل الجنة أو قال إن النبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبوة ولكن معنى هذا الكلام أنه لا يجوز أن يسمى بعده بالنبي صلى الله عليه وسلم وأما معنى النبوة وهو كان الإنسان مبعوثا من الله إلى الخلق معصوما من الذنوب ومن البقاء على الخطا فهو موجود في الآئمة بعده فذَلِكَ (الذي يقول هذان القولان)هوزنديق واتفق جماهير

---

(۱) تلبیس الحقائق، شرح کنز الدقائق، جلد ا صفحہ ۱۳۵ باب الامامۃ۔

(۲) معیار الحقائق شرح کنز الدقائق ۱/ ٦٦۔

المتأخرين من الحنفية والشافعية على قتل من يجري هذا المجرىٰ[1]

شرح فقہ اکبر اور خلافت شیخین کا انکار

ولو أنكر أحد خلافة الشيخين يكفر يجب معرفة المكفارات لاجتنابها [2]

منکر خلافت شیخین کا کفر اور علامہ شامی کا تساہل

اکثر فقہاء منکر خلافت شیخین کو مطلقاً کافر کہتے ہیں ۔[3] علامہ شامی رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا بیان میں بحوالہ شرح "منیۃ المصلی" شبہ کی بناء پر منکر خلافت شیخین کو کافر نہ کہنے میں تساہل سے کام لیا ہے چنانچہ "خزانۃ المقتیین" میں اسی کو صحیح کہا ہے کہ وہ کافر ہے۔[4]

فتاویٰ مفتی محمود رحمہ اللہ اور شیعہ کا کفر

کلمہ گو اور اہل قبلہ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو یہود و نصاریٰ سے بڑے کافر ہیں قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت ہے موجودہ وقت میں پاکستان کے شعیہ سبّ صحابہ کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں اس لیے یہ اسلام سے خارج ہیں ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے پیش امام مذکور (جس نے شیعہ کا جنازہ پڑھایا) دینی غیرت سے محروم ہے ایسے شخص کی امامت جائز نہیں ہے اسے معزول کر دینا واجب ہے حضرت شبیر احمد صاحب کے فعل سے استدلال صحیح نہیں ہے وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں ان کا فعل شرعی حجت نہیں ہے۔[5] شیعہ کی نماز

---

(۱) المسوی بالاحادیث شاہ ولی اللہ: ۲۹۲، ۲۹۳۔

(۲) شرح فقہ اکبر: ۱۶۳، دوسرے نسخہ میں: ۲۰۰۔

(۳) اکفار الملحدین مترجم: ۲۰۳، مکتبہ لدھیانوی۔

(۴) اکفار الملحدین مترجم: ۲۰۴۔

(۵) فتاویٰ محمود جلد ۳ صفحہ ۶۶۔

پڑھانا جائز نہیں ہے آج کل کے شیعہ حضرات شیخین اور صحابہ کرام کو سبّ بکنا ثواب خیال کرتے ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے متعلق افتراء باندھتے ہیں اس لیے ان کے کفر پر آئمہ کا اتفاق ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود جلد ۳ صفحہ ۶۶)

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت حیدری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"حضرت قائد جمعیت اگر چاہتے تو فتاوی مفتی محمود سے یہ فتویٰ خارج کر سکتے تھے لیکن انہوں نے فتاویٰ شائع کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے اس لیے کسی کو ان کے متعلق بات کرنے کی اجازت نہیں ہے"۔

رضاخانیت اور رافضیت

رافضی کے ہاں کچھ کھانا پینا نہ چاہیے وہ اہلسنت کو قصداً نجاست کھلانے کی کوشش کرتے ہیں سنیوں کے کنویں میں بھی اگر گر جائے گا تو پاخانہ نہ پیشاب تو کر ہی دے گا لہٰذا احتراز ضروری ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ ایسا ہو تو کل پانی نکال لیا جائے۔[1] اس کے علاوہ احمد رضا خان کا ایک رسالہ ہے "رد الرفضة" اس میں رقم طراز ہیں:

" ان رافضیوں تبرایوں کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ ان کے چھوٹے بڑے دیہاتی شہری سب کے سب کافر و مرتدین ہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے مناکحت حرام ہے جو ان کے عقائد کو جانتے ہوئے کفر میں شک کرتا ہے وہ بھی ان کی مثل کافر ہے"

---

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ۱ صفحہ ۵۷۴۔

روافض اور دور حاضر کے فتاویٰ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (التوبۃ: ۳۳)

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَاناً (الفتح: ۲۹)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ہدایت و دین حق دے کر تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لیے بھیجا۔ اس رسول کا نام محمد ﷺ ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو ان کے ساتھ ہیں وہ بہت سخت ہیں کافروں پر بہت پیار کرنے والے ہیں آپس میں۔

اللہ کریم نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا اب نیا نبی کا آنا ممکن نہیں ہے، نہ ہی ضرورت ہے جب نیا نبی نہیں آئے گا تو قیامت تک ہدایت کا بندوبست کیسے ہو گا؟ فرمایا کہ جو شریعت محمد ﷺ لائے اسے محفوظ کرو اور اظہار حق کے لئے اللہ نے جو فوج بنائی اسے حزب اللہ بتایا، ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ “تو جو ان کے ساتھی ہیں وہ اظہار دین کے لئے استعمال ہوئے اللہ نے انہیں عزت بخشی پورے کا پورا دین ان کی دینی حیثیت تسلیم کرنے پر موقوف ہے آقا ﷺ نے پورا دین صحابہ کو سکھایا، صحابہ نے امت کو دیا کوئی ایک مسئلہ ایسا نہیں ہے جو صحابہ کے واسطہ کے بغیر ملا ہو، پتہ چلا کہ جو صحابہ کے منکر ہیں وہ پورے دین کے منکر ہیں جو صحابہ کا پہرہ دیتے ہیں وہ پورے دین کا پہرہ دیتے ہیں۔

اللہ کریم نے صحابہ کو مقام اس لیے دیا تاکہ غصہ دلائے کافروں کو، صحابہ کی تعریف سن کر

غصہ آتا ہے کافروں کو اور صحابہ کے غلام خوش ہوتے ہیں اللہ کریم نے رسول اللہ ﷺ کو دین سکھلانے کے لئے بھیجا، رسول اللہ نے دین صرف بتلایا نہیں عملا کر کے دکھایا، فرائض واجبات مسنون حتی کہ جواز بھی عمل میں آیا توبہ کی عملی تربیت کے لئے صحابہ کو استعمال فرمایا۔

اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جو اکثر یا سب صحابہ کی تکفیر کرتا ہے وہ کافر ہے جو تکفیر کرتا ہے وہ خیر الامم کو شر الامم کہتا ہے۔ اگر نام لے کر تکفیر کرتا ہے اس صحابی کی جس کی صحابیت مسلم ہے وہ کفر ہے جیسے بیعت رضون اور اصحاب بدر وغیرہ۔

"سبّ الصحابہ لیس بکفر" مطلقاً سب کی بات نہیں ہے سب قادح فی الایمان والعدالۃ ہے تو کافر ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ اور اگر دوسرا سبّ ہے اگر حلال نہیں سمجھتا تو خزیر کھانے کی مثل ہے اگر حلال سمجھتا ہے تو کفر ہے سبّ شیخین اور خلافت شیخین کا انکار بھی کفر ہے بعض کا اختلاف شاذونادر ہے۔[1]

ہمارے دور کے روافض

ہمارے دور میں جتنے روافض ہیں سب کے سب خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو باطل سمجھتے ہیں اور ایسے سبّ ہیں جسے وہ جائز اور عبادت سمجھتے ہیں اور صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں ان لوگوں کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور رافضیت

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے والد حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روافض زندیق ہیں ان کے قتل پر مذاہب اربعہ کا اجماع ہے۔

(۱) نور الانوار:۲۲۱۔

حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ اور رافضیت

شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" درمذهب حنفي موافق روايت مفتیٰ به حكم فرقه شيعان حكم مرتدان است " (فتاویٰ عزیزی جلد اصفحہ:۱۲)

روافض کے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہیں

روافض میں تفصیل یہ ہے کہ جو قطعیات کا منکر ہے اور سبّ شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے اور صحابہ کی تکفیر کرتا ہے وہ کافر و مرتد ہے ان سے مناکحت و مجالست حرام ہے اور واضح رہے کہ روافض تبرا گو ہوتے ہیں اگر چہ بوجہ تقیہ کے جو ان کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ مخفی رکھتے ہیں لہٰذا ان کے قول و فعل کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ ان کے اصول مذہب کو دیکھا جائے۔[1]

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور رافضیت

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" روافض دوازده فرقه اندهمه تكفير اصحاب پيغمبر " رافضیوں کے بارہ فرقے ہیں اور سب ہی اصحاب پیغمبر کی تکفیر کرتے ہیں۔

وسبّ خلفاء راشدين را عبادت ميدانند ايں جماعت اطلاق لفظ روافض رخود تحاشى مے نمايند وهندوان هندوستان نپرمے خودرا هندمے گويا نند غلط فهميده اند هرصف كفار ابدو كفيفت كفر محض

خلفاء راشدین کو سبّ کرنا عبادت جانتے ہیں اور اپنے آپ کو رافضی کہلوانے سے

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیو بند جلد ۱۲ صفحہ:۲۹۱۔

احتراز کرتے ہیں ہندوستان کے ہندو بھی اپنے آپ کو ہندو کہلواتے ہیں اور کافر کہلوانے سے پرہیز کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کافر نہیں جانتے۔ان لوگوں نے غلط سمجھ رکھاہے دونوں گروہ کافر ہیں۔[1]

ایک مغالطہ صرف غالی رافضی کافر ہیں کا ازالہ

عام طور پر ایک مغالطہ دیا جاتا ہے کہ ہر رافضی کافر نہیں ہے رافضی پر تکفیر کا جو حکم ہے وہ صرف غالی رافضی پر ہے غالی رافضی اسے کہتے ہیں جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو تو یہاں جتنے روافض ہیں وہ اذانوں میں "علي ولي الله وصي رسول الله خليفة بلافصل" کہتے ہیں تو بلافصل کہنے والے سب کے سب خلفاء ثلاثہ کے منکر ہوئے۔

غالی رافضی کسے کہتے ہیں

الرافضي الغالى الذي ينكر خلافة صديق رضي الله عنه [2]

الرافضي الغالى: المتغالى الذي ينكر خلافة أبي بكر لا تجوز الصلوة خلفه . . . . وفي الفتاوىٰ البديعية. مَنْ أنكرأمامةأبي بكر فهو كافر. وقال بعضهم أنه مبتدعى والصحيح أنه كافر وكذَلِكَ من أنكر خلافة عمر رضي الله عنه في أصح الأقوال . (الصواعق المحرقة:۲۵۱)

اکابرین کے اقوال دیکھتے جاؤ یہ کسی جذباتی نوجوان کی بات نہیں ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ اور رافضیت

سوال:۔ رافضی تبرائی کی نماز جنازہ جو اصحاب ثلاثہ کی شان میں کلمات بے ادبی کہتا ہے پڑھنی

(۱) مکتوبات امام ربانی، مکتوب:۳۶، جلد ۲ صفحہ ۸۰۔

(۲) المستخلص شرح کنز جلد ا صفحہ ۱۸۶، ملا مسکین شرح کنز جلد ا صفحہ ۵۵، الکفایہ شرح ہدایہ جلد ا صفحہ ۳۰۵، حاشیہ عبد القدیر جلد ا صفحہ ۳۰۵۔

چاہیے یا نہیں؟۔

جواب:۔ ایسے رافضی کو اکثر علماء کافر کہتے ہیں لہٰذا اس کی نماز جنازہ پڑھنی نہیں چاہیے [۱]

قول اکثر کا لینا چاہیے یا اقل کا؟ دیکھ لو! خود کافر نہیں کہا

سوال:۔ جو عورت سنیہ رافضی کے تحت بعد ظہور رفض بخوشی خاطر رہ چکی ہو تو رفض کو حیلہ قرار دے کر بلا طلاق علیحدہ ہو جائے اور سنی سے نکاح کر لیوے تو یہ نکاح بلا طلاق شیعہ کے کیا حکم رکھتا ہے؟ اور سنی کی اگر اولاد رافضی ہو جائے تو پدر سنی کے ترکہ سے محروم الارث ہو گی یا نہیں؟۔

جواب:۔ جس کے نزدیک رافضی کافر ہے وہ فتویٰ اول سے ہی بطلان نکاح کا دیتا ہے اس میں اختیار زوجہ کا کیا اعتبار ہے؟ پس جب چاہے علیحدہ ہو کر عدت پوری کرے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور جو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں ہے کہ نکاح اول صحیح ہو چکا ہے اور بندہ اول مذہب رکھتا ہے۔ علی ھذا رافضی اولاد کو سنی باپ سے ترکہ نہ ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب [۲]

(۱) فتاویٰ رشیدیہ: ۲۳۴۔

(۲) فتاویٰ رشیدیہ: ۳۸۳ تالیفات رشیدیہ۔

علمائے دیوبند کا ”متفقہ فیصلہ“

اہلسنت والجماعت دیو بند مکتب فکر کے مفتیان کرام علماء اور مشائخ کا فتویٰ ”متفقہ فیصلہ“ کے نام سے کتابی شکل میں ماہنامہ بینات کی وساطت سے طبع ہو چکا ہے جس میں ہندوستان اور پاکستان کے چاروں صوبوں کے موجودہ علماء ومفتیان کرام کے فتاویٰ درج ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سارے حضرات انتہائی محتاط ہیں حتی کہ مفتی زین العابدین فیصل آباد تبلیغی جماعت والے بھی شامل ہیں۔

مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ اور مولانا عادل خان صاحب کے دستخط بھی موجود ہیں۔

تعارف

بریلوی واہلحدیث اور رافضیت

اہلسنت والجماعت بریلوی مکتب فکر کے مقتدا کا فتویٰ ان کے رسالہ ”رد الرافضۃ“ مستقل چھپا ہو ہے، مشائخ عظام میں سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف اور خواجہ قمر الدین صاحب سیال شریف کے فتوے بھی طبع ہو چکے ہیں۔ اہلحدیث علمائے کرام کے فتوے بھی منظر عام پر آچکے ہیں۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ اور رافضیت

پیران پیر، سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سلطان اولیاء ہیں سلسلہ قادریہ خصوصی طور پر ان سے چلتا ہے، حضرت لاہوری رحمہ اللہ، حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی سلسلہ کا

حصہ ہیں۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے ہاں شرط ہے کہ مرید کا پکا اہلسنت ہونا لازم ہے۔[۱]

بزبان شیخ اہلسنت کا عقیدہ

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آقا کی امت تمام امتوں سے افضل ہے پھر امت محمدیہ میں صحابہ افضل ہیں وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ کے سامنے کلمہ پڑھا اور جہاد کیا۔ پھر صحابہ میں چودہ سو بیعت رضوان والے افضل ہیں، پھر بیعت رضوان والوں میں سے ۳۱۳ اصحاب بدر افضل ہیں، پھر اصحاب بدر میں وہ افضل ہیں جو چالیس میں سے پہلے مسلمان ہوئے تھے (ان میں پہلے صدیق اور آخری عمر ہیں) پھر ان چالیس میں سے عشرہ مبشرہ افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ میں سے خلفاء راشدین افضل ہیں پھر خلفائے راشدین میں سے جناب ابو بکر افضل ہیں ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم ہیں۔[۲]

رافضیت سے مناکحت ومشاربت شیخ کی نظر میں

عن النبي قال:

إن الله عزوجل اختارني واختارلي أصحابي وجعلهم أنصاري وجعلهم اسحاري وأنه سجى في آخر زمان قوم يبغضونهم إلا فلاتاكلوهم إلا فلا تشاربوهم إلا فلا تناكحوهم إلا فلا تصلوعليهم عليهم لعن

(غنیۃ الطالبین ۱۱۸)

شیعہ کے کفر کی وجوہ شیخ کی نظر میں

وأما الشيعة فلهم أسماء فيها الرفضة والذي اتفقت عليه طوائف

---

(۱) غنیۃ الطالبین: ۴۵۴ دار الاشاعت۔

(۲) غنیۃ الطالبین: ۱۱۳۔

الرافضة

روافض کے مختلف فرقے ذکر فرماتے ہیں جس پر تمام فرقوں کا اتفاق ہے وہ عقائد یہ ہیں۔

وأن الأمامة نص وأما الأئمة معصومين من الآفات من الغلط والسهو والخطا و من ذَلِكَ تفضيلهم علينا على جميع الصحابة وتصيصهم على أمامته بعد النبي صلى الله عليه وسلم وتبراهم عن أبي بكر وعمر وغيرهما من الصحابة إلا نفراً منهم سواما فقه بين الزندين

شیعہ فرقوں میں سے زیدین کا نظریہ اور ہے حسن کے پوتے زید بن علی ہیں محمد بن بقر کے مقابلہ میں ان کی امامت تسلیم کرنے والے زیدی ہیں "فإنهم خالفوهم في ذَلِكَ ومن ذَلِكَ ادعاءهم أن الأمة ارتدت بتركهم عليا رضي الله عنه إلا منة نضرورهم على سلمان .... الفارسي ورجلان آخرات ومن نظرقولهم إن للإمام أن يكون لست إمام في حال تقية وإن الأموات يرجعون إلى الدنيا قبل يوم الحساب" (عقیدہ رجعت) یہ تمام فرقوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔

قیامت سے پہلے چھوٹی قیامت ہو گی امام مہدی فیصلے کریں گے ...... لائیں گے ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے ابو بکر و عمر سمیت تمام لوگوں کو کھڑا کر کے انہیں سزا دی جائے گی یہ باتیں ضروریات مذہب میں شامل ہیں، جو رجعت کا عقیدہ نہ رکھے وہ شیعہ بھی نہیں ہے شیعہ اس مذہب میں تقیہ نہیں کرتے۔ (غنیۃ الطالبین:۱۲۸)

إلا الغاليته منهم فإنها زعمت لاحساب ولا .... إن الإمام يعلم كل شی ماكان .... أمر الدنيا والدين ...... .وقطر الأمطار وورق الشجرة وإن

الآئمة تظهر علی أیدیهم .... علیهم السلام [1]

غنیۃ الطالبین پر مفید تبصرہ

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین حدیثین جمع کرنے کے لئے نہیں لکھی بلکہ وہ اپنے مریدوں کو نصیحت کیا کرتے تھے، غنیۃ الطالبین میں وہ احادیث نصیحت کرتے ہوئے لاتے ہیں لہٰذا اگر کسی حدیث میں ضعف بھی ہے تب بھی شیخ نے اسے معتبر سمجھا اور ذکر کیا ہے۔

غیر مقلدین اپنے لیے استعمال کرتے ہیں غنیۃ الطالبین کو آپ استعمال کیوں نہیں کرتے حالاں کہ اس میں غیر مقلدین کے خلاف بھی مواد موجود ہے، غنیۃ الطالبین میں اعوذ باللہ کی بحث میں شیخ نے ایک روایت ذکر کی ہے کہ شیطان نے اپنی دم کو اپنی دبر میں دیا اور انڈے دیے اس میں سے جو بچے پیدا ہوئے ان میں سے دوسرے بچے کا نام حدیث ہے جس کا کام یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے والوں کو طرح طرح کے وسوسے دلاتا ہے حدیث بھی اور اہل حدیث بھی دونوں نہ پڑھنے والوں کو کچھ نہیں کہتے پڑھنے والوں کو صرف اکساتے ہیں۔

غیر مقلدین نے ایک مرتبہ غنیۃ الطالبین شائع کی اور غنیۃ الطالبین میں شیخ نے بیس تراویح لکھا تھا انہوں نے بیس کے بجائے آٹھ لکھ دیا، اہلسنت کے شور مچانے پر انہوں نے پھر بیس تراویح کی چٹ بنا کر آٹھ پر چسپاں کر دیا ہمارے علماء کو موقع مل گیا ہم چٹ اتار کر عوام کو غیر مقلدین کی یہ جرأت اور ہیر پھیر دکھاتے تھے اسی طرح شیخ نے فرقہ مرجعہ لکھا "أما المرجعة ففرقها اثنا عشر فرقة "انہوں نے بارہ فرقوں میں غسانیہ فرقہ ذکر کیا مکتبہ رحمانیہ اردو ترجمہ ص ۱۷۳ میں بددیانتی کرتے ہوئے غسانیہ کے بجائے حنفیہ لکھ دیا ہے غسان کوفی تھا صرف نماز حنفی پڑھتا تھا اب عربی متن پڑھنے کے لئے آپ کے پاس تو وقت نہیں ہے کہ اصل حقیقت پر معرفت ہوسکے۔

---

(۱) غنیۃ الطالبین ص ۱۷۹ ۱۸۰ شیخ جیلانی:۱۲۸۔

عوام کے سامنے

عوام کے سامنے اگر آپ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا نام لیتے ہیں، عوام تو ان کو جانتی نہیں ہے آپ شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب غنیۃ الطالبین استعمال کیا کریں کیوں کہ عوام ان کو جانتی ہے اس کا عوام پر اچھا اثر مرتب ہو گا۔

پیر غلام حسن سواد اور رافضیت

فیوضات حسینہ (پیر غلام حسن سواد) میں ہے کہ (ضلع لیہ لعل عیسن کہروڑ) ایک روز حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہندو کے کنویں پر نماز پڑھ لو اور پانی پیو، شیعہ کے کنویں پر نہ نماز پڑھو نہ پانی پیو کیوں کہ شیعہ کا ایمان حضرات شیخین یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سبّ کرنے سے جل جاتا ہے۔ البتہ ہندو میں استعداد ہے اور امید ہے کہ وہ ایمان لائے مگر شیعہ پر امید نہیں ہے کہ وہ ایمان دار بن جائے، کیوں کہ وہ سبّ کرنے کو ایمان جانتے ہیں اور یہ منکر صحت قرآن ہیں اگر ہو سکے تو شیعہ کے قدم پر قدم نہ رکھو۔[1]

حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ اور رافضیت

اختلف العلماء في تكفير الروافض والحنفية قولان والأصح تكفيره .
قال هذاالشيخ في أكفار الملحدين .[2]

سوال مشہور:۔ اگر کسی میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو پھر بھی اسے کافر نہ کہو۔

(۱) سوانح حیات پیر سواد فیوضات حسینہ: ۱۸۲۔

(۲) معارف السنن، علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ۔

جواب:۔ یہ محض ایک مغالطہ ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے وگرنہ تو قادیانی اکثر باتیں مسلمانوں کی اپناتے ہیں پھر انہیں بھی کافر نہ کہو۔

اصل مسئلہ

اصل مسئلہ یوں ہے کہ اگر ایک ایسا کلمہ ہو جس کے سو مطلب ہوں ننانوے مطلب کفر کے ہوں اور ایک مطلب اسلام کا ہو تو جب تک کفر پر قرینہ نہ ہو اس وقت تک اسلام والا مطلب ہی مراد لیا جائے گا۔

روافض کی تکفیر نہ کرنے والے علماء اور عدم تکفیر کی وجہ

ماقبل فتاویٰ میں کہیں کہیں "قال بعضھم" آیا ہے علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ان بعض علماء کی تعیین فرمائی ہے جو روافض کو کافر نہیں کہتے وہ ہیں "علامہ ابن العابدین شامی رحمہ اللہ" اور تکفیر نہ کرنے کی وجہ بھی بیان کی ہے کہ " إن من لم یکفر ھم لم یدر عقائدھم "جو ان کے عقائد کو نہیں جانتا وہ انہیں کافر نہیں کہتا۔[1]

یہ اختلاف ارباب تصانیف کے اختلاف حالات پر مبنی ہے چنانچہ جس کا گمراہ فرقہ سے سابقہ پڑا اور ان کے فاسد عقائد واعمال سے دین کو نقصان پہنچنے کا اسے علم ویقین ہوا (اس نے فرقے کو دین اسلام سے بالکل خارج اور کافر بنا دیا) اور جس مصنف کو سابقہ نہیں پڑا اس نے ازروئے احتیاط مسلمان اور اہل قبلہ سمجھ کر بربنا اصل کافر کہنے سے احتراز کیا۔[2]

---

(۱) فیض الباری:۱۲۰ جلد ۱ مکتبہ رشیدیہ۔

(۲) اکفار الملحدین مترجم:۲۸۸۔

حضرت مفتی عبد القادر اور تکفیر نہ کرنے والے علماء

مولانا ایثار القاسمی رحمہ اللہ کی شہادت پر ان کے جنازے سے واپسی پر میں دار العلوم کبیر والا کے مہمان خانہ میں ٹھہرا، حضرت مفتی صاحب[1] نے شفقت فرمائی ملنے تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ کچھ علماء تو شیعہ کو کافر نہیں کہتے میں نے عرض کیا! جو ان کے عقائد کو نہیں جانتے وہ انہیں کافر نہیں کہتے جن کا ان سے سابقہ پڑا وہ کافر کہتے ہیں فرمانے لگے یہ تو تجہیل علماء ہے میں خاموش ہو گیا چھوٹا تھا۔ کچھ دیر سکوت کے بعد میں نے عرض کیا کہ شیخ یہ بات میری نہیں ہے بلکہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے "من لم یعلم عقائدھم لم یکفرھم" پھر میں نے سوال کر دیا کہ شیخ آپ کو پتہ ہے کہ اصول کافی کا مصنف کون ہے؟ فرمانے لگے کہ نہیں میں نے عرض کیا! اس کی کتنی جلدیں ہیں اور کون سی زبان میں ہے؟ فرمانے لگے کہ جب میں نے دیکھا ہی نہیں ہے تو مجھے کیا پتہ مصنف کون ہے؟ زبان کون سی ہے؟ میں نے پھر سوال کیا؟ الاستبصار کون سی زبان میں اور کتنی جلدیں ہیں آپ کو پتہ ہے؟ فرمانے لگے کہ نہیں جتنی دیر برداشت کر سکتے تھے میں سوال کرتا رہا، جب دیکھا کہ قوت برداشت کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے تو میں نے عرض کیا کہ یہ کتابیں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابیں ہیں لیکن آپ کو ان کا علم نہیں ہے کیوں کہ آپ کا شیعہ کے ساتھ واسطہ نہیں ہے پھر فرمانے لگے کیا آپ نے دیکھا ہے؟ (ان کتابوں کو) میں نے عرض کیا! ہاں میرا شیعہ کے ساتھ واسطہ ہے میں نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا ہے پھر اس کے بعد مان گئے کہ آپ کی بات واقعی صحیح ہے کہ جن کو ان کے عقائد کا علم نہیں ہے وہ کافر نہیں کہتا جسے علم ہے وہ کافر کہتا ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ کی تکفیر نہ کرنے کی وجہ

علامہ شامی رحمہ اللہ چوں کہ شام کے باشی تھے اور شام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے

---

(۱) حضرت مولانا مفتی عبد القادر صاحب رحمہ اللہ شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء دار العلوم عید گاہ کبیر والا۔

زیر کنڑول تھا وہاں تو شیعوں کا نام ونشان تک نہیں تھا اس لیے انہیں شیعہ کے عقائد کا علم نہیں تھا عدم علم کی وجہ سے انہوں نے شیعہ کی تکفیر نہیں کی۔

اصطلاحات شیعہ

روافض کسی دور میں اپنے آپ کو امامیہ، اثنا عشریہ شیعہ کہلاتے تھے آج کل شیعہ یا اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔

اصول اربعہ

شیعہ مذہب کی چار بنیادی کتابیں ہیں

۱. الأصول من الكافى

محمد بن یعقوب الکلینی الرازی کی کتاب ہے اس کی آٹھ جلدیں ہیں پہلی جلدوں کا نام "اصول کافی" ہے جن میں مسائل فقیہ فروعیہ کا بیان ہے اور آخری کا نام "روضۃ الکافی" ہے جس میں انبیاء اور آئمہ کے احوال کے ساتھ قصص، نوادر وامثال ہیں۔

۲. من لا يحضره الفقيه

ابو جعفر الصدوق محمد بن علی بن الحسین بابونہ القمی کی کتاب ہے جس کی وفات ۳۸۱ھ میں ہوئی، یہ مسائل فقہیہ پر چار جلدوں میں عربی زبان میں ہے۔

۳. تهذيب الأحكام

شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی المتوفیٰ ۴۶۰ھ کی کتاب ہے، دس جلدوں میں مسائل فقہیہ فروعیہ پر مشتمل ایران سے شائع ہوئی ہے۔

٤. الاستبصار

اسی شیخ الطائفہ طوسی کی کتاب ہے چار جلدوں میں ہے گویا یہ تہذہب الاحکام ہی کی تلخیص

ہے، ان کتابوں کو شیعہ، کتب اربعہ صحاح اربعہ اور اصول اربعہ کہتے ہیں۔[1]

اصطلاحات عامہ:۔ عام شیعہ افراد سنی کے لئے لفظ ناصبی استعمال کرتے ہیں سنیوں کے لئے اسی طرح نواصب بھی۔

پنجتن پاک:۔ ① حضور نبی کریم ﷺ ② سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ ④ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ⑤ حضرت حسین رضی اللہ عنہ

اصحاب کسا:۔ یعنی چادر والے اس سے مراد بھی یہی پانچ ہیں۔

خاصہ:۔ یعنی شیعہ وہ لفظ خاصہ استعمال کرتے ہیں۔

اہل بیت:۔ اہل بیت سے ان کی مراد بارہ امام ہوتے ہیں۔

آل رسول:۔ اس سے مراد بھی بارہ امام لیتے ہیں۔

تبرا:۔ خلفائے ثلاثہ اور ان کے ماننے والوں یعنی تمام مسلمانوں سے اظہار نفرت۔

تولی:۔ مخصوص عقیدہ امامت کو تسلیم کرنا۔

سقیفہ کی شرارت:۔ یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انعقاد، سقیفہ بنو ساعد کی چبوترہ تھا جہاں بیعت ہوئی تھی۔

جبت وطاغوت:۔ یعنی شیخین کریمین رضی اللہ عنہما فلاں فلاں: یعنی خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم

کونڈے:۔ ۲۲ رجب المرجب کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنھہ کی وفات کی خوشی میں دعوت۔

---

(۱) **نوٹ:۔** اب یہ چاروں کتابیں ایک ساتھ چھپ کر ایک ساتھ منظر عام پر آگئی ہیں (من لایحضرہ الفقیہ ایک جلد میں الاستبصار بھی ایک جلد میں تہذیب الاحکام تین جلدوں میں ہے)۔

عید غدیر یا تاج پوشی:۔ ۱۸ ذوالحجہ کو شہادت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تخت نشینی کی خوشی۔

عید بابا شجاع:۔ ۹ ربیع الاول کی عید جو ان کے خیال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت ہے۔

بَر بَر یا بَر بَر بَر:۔ یعنی بر ابو بکر بر عمر بر عثمان تبرا کا انداز ہے۔

امامت:۔ نبوت ور سالت سے بلند تر ایک منصب ہے۔

عدل یا طینت:۔ اللہ کی صفت ہے کہ خاصہ کے گناہوں کی سزا عامہ کو دینا اور عامہ کے اعمال خیر کا ثواب خاصہ کو دینا۔

رجعت:۔ قیامت سے پہلے ایک چھوٹی قیامت جس میں تمام انبیاء اور آئمہ اس دنیا میں زندہ واپس آکر امام مہدی کے جھنڈے تلے دشمنوں کو سزائیں دیں گے اور جہاد کریں گے۔ خلفائے راشدین اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کا زندہ ہو کر اس دنیا میں واپس آنا اور خاصہ کے آئمہ کے ہاتھوں سزائیں پانا۔

کتمان:۔ اپنوں سے بھی غیروں سے بھی اپنے مذہب کو چھپانا اور نہ بتانا۔

تقیہ:۔ یعنی جھوٹ بول کر غلط بات بتانا۔

امام مہدی کے لقب

القائم ، الحجة ، المتنظر،امام العصر ، صاحب الزمان ، المهدي ، قائم آل محمد -

سب سے مراد بارواں امام ہے۔

ابو جعفر:۔ سے مراد امام محمد باقر ہیں امام محمد باقر۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور زین العابدین کے بیٹے ہیں۔

شیعہ ان آئمہ سے جو باتیں روایت کرتے ہیں وہ آئمہ ان غلیظ باتوں سے پاک ہیں اہل تشیع ان باتوں کی نسبت آئمہ کی طرف کرتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے تمام امام ان باتوں سے مبرا ہیں۔

تین کے علاوہ سب صحابہ مرتد ہو گئے تھے

عن أبي جعفر قال : كان الناس أهـل ردة بعـد النبي صلى الله عليـه وسلم إلا ثلاثة - فقلت ومن الثلاثة ؟ فقال: المقداد بن الأسود وأبـو ذر الغفاري وسلمان الفارسي [۱]

جميع صحابه بعد از وفات حضرت رسول الله صلى الله عليـه وسـلم مرتد شده واز دين برگشتند [۲]

تمام صحابہ مرتد ہو کر دین سے پھر گئے تھے۔

عن حنان ابن سوير عن أبيه جعفر قـال:كان النـاس أهـل الـردة بعـد النبي صلى الله عليه وسلم إلا ثلاثة فقلت: من الثلاثه ؟ فقال: المقداد بن الأسود ، وأبو ذر غفاري وسلمان الفارسي [۳]

محمد بن حسن طوسی کا تعارف

رجال کشی کا مصنف محمد بن حسن طوسی ہے ولادت اس کی ۳۸۵ھ اور وفات ۴۶۰ھ میں ہے اصول اربعہ میں سے تہذیب الاحکام اور استبصار اس کی ہیں، یہ بہت بڑا مصنف ہے تہذیب کے مقدمہ میں اس کی ۱۹۲ تصنیفات کا ذکر ہے شیعہ اسے شیخ الطائفہ کہتے ہیں۔

عن حنان بن سوير عن أبيه عن أبي جعفر قال: كان الناس أهل الـردة

(۱) الروضۃ من کافی جلد ۸ صفحہ ۲۴۵۔

(۲) عین الحیات:۳۔

(۳) رجال کشی:۱۲

بعد النبي صلى الله عليه وسلم إلا ثلاثة فقلت: من الثلاثه ؟ فقال:[۱]

تفسیر عیاشی کے متعلق حسین طبائی لکھتا ہے کہ جب سے یہ تالیف ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک گیارہ سو سال گرز گئے لیکن ذرہ برابر کسی نے اس میں جرح نہیں کیا حتی کہ آنکھ کا اشارہ بھی نہیں کیا۔

از امامم محمد باقر روایت کرده که فرموده ارتدالناس إلا ثلاثة نفر سلمان وابوذر ومقداد وقال الرواى وقلت : عمار قال كان خاص حيصة ثم رجع[۲]

عیاشی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کیا ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رحلت فرمائی تو چار اشخاص علی بن ابی طالب، مقداد، سلیمان اور ابوذر غفاری کے سوا سب مرتد ہو گئے تھے[۳]

حیاۃ القلوب کا مصنف باقر مجلسی المتوفی ۱۱۱۱ھ (گیارہ سو گیارہ) متاخرین میں سب سے بڑا امام ہے ''کشف اسرار کے صفحہ ۱۲۱'' پر خمینی لکھتا ہے کہ اگر رسوائی سے بچنا ہے تو مجلسی کی فارسی کتابوں کو پڑھو جن کو انہوں نے آسان آسان لکھا ہے۔[۴]

فإن أغلب الصحابة كانوا على النفاق لكن كانت نار نفاقهم كامنة في زمنه ، فلما انتقل إلى جوار ربه برزت نار نفاقهم بوصيه ورجعوا القهقراى ولذا قال ارتد الناس كلهم بعد النبي صلى الله عليه وسلم إلا أربعة سلمان وأبوذر والمقداد وعمار

(۱) تفسیر عیاشی جلد ا صفحہ :۴۲۳، تفسیر البرھان جلد ا صفحہ ۳۱۹۔

(۲) منتھی الآمال شیخ عباس قمی جلد ا صفحہ ۱۱۸۔

(۳) ترجمہ حیاۃ القلوب:۹۲۳، فارسی:۲۲۶،۲۷۶۔

(۴) **نوٹ:۔** اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام غلط لکھا ہے عیاشی میں علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں ہے۔

وھذا مما لااشکال فیہ [۱]

تعارف انوار نعمانیہ

انوار نعمانیہ ۴(چار) جلدوں پر مشتمل سید نعمت اللہ الطوسی الجزایری متوفیٰ ۱۱۱۲ھ کی کتاب ہے سید نعمت اللہ باقر مجلسی کا شاگرد ہے پہلی جلد کے مقدمہ میں لکھتا ہے:

سميت الكتاب بأنوار النعمانيه في معرفة نشاة الانسانيه راجعا منه سبحانه أن يجيرنا من أحوال البرزخ والحساب وأن يجعله مقبولا عند انقيائه من أولى الألباب وقدالتزمنا أن لا نذكر فيه إلا ما أخذناه عن أرباب لعصمة الطاهرين أو ما صح عندنا من كتب الناقلين فإن كتب التواريخ أكثر ها قد نقلها الجمهور من تواريخ اليهود ولهذا كان أكثر ما فيها الأكاذيب الفاسدة والحكايات البارده [۲]

ترجمہ مقبول کا تعارف وفضیلت

ترجمہ مقبول کے نام سے شیعوں کی معروف تفسیر ہے مولوی مقبول حسین دھلوی چودھویں صدی کا بہت بڑا دجال اس کا مصنف ہے۔ ۱۳۲۷ میں لکھی گئی ہے اس صدی میں ہندوپاک میں غلیظ ترین جسارت ہے۔ اس کا مصنف تقیہ بالکل نہیں کرتا ایک مجہتد لکھنے والا اور بارہ اس کی تصدیق کرنے والے ہیں شاید اس صدی میں اس سے زیادہ معتبر کتاب کوئی اور نہ ہو۔ ترجمہ مقبول کے عام کرنے کی فضیلت۔ صدقات چھ قسم پر ہیں۔

ایک صدقے کا ثواب ② ایک صدقے کا ثواب دس ③ ایک صدقے کا ثواب سو ④ ایک صدقے کا ثواب ہزار ⑤ ایک صدقے کا ثواب ستر ہزار ⑥ ایک صدقے کا ثواب ایک لاکھ۔

---

(۱) انوار نعمانیہ جلد ا صفحہ: ۸۱۔

(۲) انوار نعمانیہ جلد ا صفحہ: ۲۔

ھٹے کٹے سائل کو دینا نمبر ا، والا ثواب ، واقعی محتاج کو دنیا نمبر ۲، والا ثواب ، معطی کا اپنے رشتہ دار کو دینا نمبر ۳، والا ثواب، ماں باپ کو دنیا نمبر ۴، والا ثواب، متعہ عزیز پر خرچ کرنا نمبر ۵، والا ثواب، ترجمہ مقبول کو تقسیم کرنا نمبر ٦، والا ثواب۔ اور جو ترجمہ مقبول طلباء میں عام کرے اسے ایک روپے کے عوض ایک لاکھ ستر ہزار روپے ملیں گے

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۴۴ پر لکھتا ہے کہ تفسیر عیاشی میں امام باقر سے مروی ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے سوائے تین شخصوں کے اور سب مرتد ہو گئے سوال کیا گیا وہ تین کون سے ہیں؟ فرمایا: سلمان، ابوذر، مقداد۔ (ترجمہ مقبول:۱۳۴)

ابو بکر و عمر کافر تھے

اہل اسلام کے ہاں جتنی کسی شخصیت کی اہمیت ہوتی ہے یہ اتنے ہی اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ در تقریب المعارف روایت کردہ کہ آزاد کردہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ ازآنحضرت پرسید کہ مرا برتو حق خدمتی ھست مرا خبر دہ از حال ابو بکر، عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بوند وہر کہ ایشانرا دوست دارد کافر است۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے بیزاری نہ کرنے والا ہمارا دشمن ہے

درباب برأت از ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضي الله عنه واحزاب ایشاں وسایر أعداء ومخالفان احادیث متواتره واردشده است که هر که از ایشاں بیزاری نجوید شیعه مانیست بلکه دشمن ماست (۱)

ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ شیطان سے بڑے بد بخت ہیں

شیخ مفید نے اپنی کتاب "اختصاص" میں امام جعفر سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی

(۱) حق الیقین:۵۵۵۔

اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں زھر کوفہ کی طرف نکل گیا میر اغلام آگے جارہا تھا میں پیچھے ۔اچانک میرے سامنے ابلیس ظاہر ہوا میں نے شیطان سے کہا تو بڑا بد بخت ہے شیطان نے کہا آپ یہ کیوں فرمارہے ہیں ؟ میں آپ کو قسم سے ایک بات بتاتا ہوں میرے اور خدا کے درمیان اور کوئی نہ تھا کہ اللہ نے جب غلطی سے مجھے دنیا میں بھیج دیا جب میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو میں نے ندا کی کہ میں تو گمان نہیں رکھتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ بد بخت تو نے پیدا کیا ہو گا۔ اللہ نے وحی فرمائی کہ میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو تجھ سے زیادہ بد بخت ہے جا جہنم کے داروغے کو جا کر کہہ دے تجھے وہ دکھادے میں مالک (داروغہ جہنم کا نام) کے پاس گیا میں نے کہا اللہ تجھے سلام کہتے ہیں اور خدا کا پیغام دیا کہ مجھے دکھادے وہ لوگ جو مجھے سے بھی زیادہ بد بخت ہیں وہ جہنم کی طرف لے گیا ڈھکنا اتارا ایسی آگ ظاہر ہوئی کہ میں نے سمجھا کہ ہم جل جائیں گے مالک نے حکم دیا وہ ٹھنڈی ہو گئی دوسرے طبقے میں لے گیا وہاں اس سے بھی زیادہ سخت اور سیاہ آگ تھی اسی طرح ہر طبقے میں لے جاتا آگ پہلے طبقے سے گرم اور سیاہ ہوتی حتی کہ ساتویں طبقے میں لے آیا میں نے کہا کہ یہ مجھے بھی مالک کو بھی اور ساری مخلوق کو بھی جلا دے گی میں نے ڈر سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ اسے ٹھنڈا کر ..... میں نے اس میں دو مردوں کو دیکھا ان کے گلے میں آگ کی زنجیر تھی ان کو لٹکایا ہوا تھا ایک ٹولہ ان کے مارنے کے لئے تھا آتش گرد سر پر مار رہا تھا میں نے پوچھا مالک! یہ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ تو نے عرش میں پڑھا نہیں ہے کہ کلمہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا تھا یہ دونوں اس علی کے دشمن ہیں یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔ (حق الیقین:۵۰۹ ، ۵۱۰)

خطرناک آگ میں خلفاء ثلاثہ

حدیث دیگر وارد است

جہنم کے ایک کنویں کا نام فلک ہے جہنمی بھی اس سے پناہ مانگتے ہیں اس نے مالک سے

سانس لینے کی اجازت لی اس نے ایک پھونک ماری جہنم کو جلا دیا، اس کنویں میں ایک آتشی صندوق ہے اس صندوق میں جو گرمی ہے کنویں والے بھی اس سے پناہ مانگتے ہیں اس صندوق میں چھے آدمی پہلے لوگوں میں سے ہیں اور چھے آدمی اس امت کے ہیں۔

①...... قابیل②...... نمرود③...... فرعون④...... سامری⑤...... یہود

اس امت والے

خلفاء ثلاثہ④ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم⑤ خارجی⑥ قاتل علی ابن ملجم۔

خلفاء وامہات پر تبرّانہ کرنے والا ہمارا نہیں

اعتقاد ما برات آں است که بیزاری جویند از بتهائے چهار گاں نا یعنی ابو بکر وعمر ، عثمان ومعاویه وزناں ، چهار گاں نا یعنی عائشه وحفصه وهند وام الحکم وجمیع واتباع ایشاں وآں که ایشاں رابدترین خلق خدا۔ (حق الیقین:۵۱۹)

خلفاء ثلاثہ جہنم میں داخل ہوں گے

واز حضرت امام جعفر منقول است ، جهنم را هفت دراست ازیک در فرعون وهامان وقارون که کنایه از ابو بکر وعمر وعثمان است داخل میشود ۔ (حق الیقین:۵۰۰)

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ

فرعون وہامان و قارون آیت کہ ازیں مراد ابو بکر و عمر و عثمان است۔(حق الیقین:۳۶۴)

صحابہ پر لعنت بطور وظیفہ

باید کہ بعد از ہر نماز بگوید

سمعنا أبا عبدالله وهو يلعن في دبر كل مكتوبة أربعة من الرجال

وأربعا من النساء فلان ومعاويه يسميهم وفلانة وضلانةوهندوام الحكم أخت معاويه (عین الحیاۃ:۵۹۹،الفروع من الکافی جلد۳صفحہ:۳۴۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسلمان جاننے والا کافر ہے

باقر مجلسی حدیث قرطاس کے بعد لکھتا ہے کہ:

اے عزیز ! آیا بعد از حدیث همه آئمه ورایت کرده اند عاقل رامجال آں هست که شک نماید در کفر ملعون وکفر کسے که عمر لعین رامسلمان دالد - (حیاۃ القلوب جلد۸ صفحہ ۲۸۰،در بیان وصیت پیغمبر ﷺ)

حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہن پر لعنت یہ دونوں قاتل رسول ہیں

امام صادق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ پر اللہ کی لعنت اور ان کے والد پر کہ انہوں نے بنی کریم ﷺ کو شہید کیا(حیاۃ القلوب:۲/ ۷۰۰)

شیطان کو ستر (۷۰)طوق ڈال کر جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا اور اس سے بھی پہلے جہنم کے ایک سو بیس(۱۲۰)طوق ڈال کر جس شخص کو گھسیٹا جائے وہ عمر ہے۔(انوار نعمانیہ جلد۱صفحہ ۸۱)

۹ربیع الاول عید اکبر کا دن

(شیعہ عقیدہ کے مطابق)۹ربیع الاول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کا دن ہے،۹ربیع الاول یوم العید الاکبر ہے۔[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کی خوشی میں ہر سال اسی دن سے تین دن تک شیعہ مرفوع القلم ہوئے ہیں اور ان کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔

شیخین کا محب جنت میں داخل نہ ہو گا

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۵ میں لکھتا ہے کہ تفسیر عیاشی میں امام جعفر سے اسی آیت کی

(۱) انوار نعمانیہ جلد۱صفحہ ۱۰۸،انوار نعمانیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۸،انوار نعمانیہ،جلد ۲ صفحہ ۱۳۸، ۴۰۵۔

تفسیر میں منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات واجب کی ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل ہر گز نہ فرماوے جس کے دل میں اول وثانی کی محبت ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔(ترجمہ مقبول:۹۵)

سورۃ محمد کی آیت:۲۵

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ

جناب امام صادق سے مراد ہے کہ یہان شیطان سے مراد ثانی ہیں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ یہاں شیطان سے مراد ثانی ہیں۔(ترجمہ مقبول:۱۰۱۵)

کفر، فسوق اور عصیان سے مراد بالترتیب خلفاء ثلاثہ ہیں

حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ

کافی اور تفسیر قمی میں امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ "الإيمان" سے مراد جناب امیر المؤمنین ہیں اور "الکفر" سے مراد حضرت اول "الفسوق" مراد جناب ثانی ہیں اور "العصیان" سے مراد مرد ثالث ہے۔[1]

ظالم سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲۷

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا

تفسیر قمی میں ہے کہ "الظالم" سے مراد ہیں حضرت اول۔(ترجمہ مقبول:۷۲۱)

---

(۱) ترجمہ مقبول:۱۰۲۷،الاصول من الکافی، جلد ا صفحہ ۴۲۶، دار الکتب الاسلامیہ تہران۔

سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۲۸،۲۹

يَا وَيْلَتِي لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلاناً خَلِيلاً ، لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلإِنسَانِ خَذُولاً

تفسیر قمی میں ہے کہ ''فلانًا'' سے حضرت ثانی مراد ہیں، اور ''شیطان'' سے بھی حضرت ثانی ہیں۔ شیعہ ''لفظ ثانی'' استہزاء استعمال کرتے ہیں۔

کافر سے مراد جناب ثانی

سورۃ الفرقان آیت نمبر ۵۵

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لا يَنْفَعُهُمْ وَلا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيراً

اس آیت میں ''کافر'' سے مراد جناب ثانی ہیں اور ''ربہ'' سے مراد جناب علی المرتضیٰ ہیں۔

(الکافی جلد ا صفحہ: ۲۴۸)

سورۃ النساء آیت (۱۳۷) از دادِ کفر کا مصداق چار یار

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو لوگ جناب رسول خدا پر زبانی ایمان لائے دل سے نہیں پھر اس وقت کافر ہو گئے جس وقت ''فیما بینھم'' خود انہوں نے ایک کتاب لکھی کہ امر خلافت اہل بیت رسول خدا ہیں، ہرگز نہ جانے دیں گے پھر جب آیت ولایت نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ نے جناب امیر المؤمنین کے بارے میں ان سے عہد و پیمان لیا مگر جب رسول خدا کا انتقال ہو گیا تو وہ کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھ گئے۔

تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مراد ان سے وہ دونوں ہیں اور ان کا

تیسرا اور چوتھا یار یعنی ابو عبیدہ بن جراح اور سالم مولیٰ حذیفہ اور عبدالرحمن و طلحہ سب ساتھ ساتھ تھے اس حدیث کے آخر میں ان کے ایمان اور کفر کے مراتب کا بھی ذکر ہے جناب امام صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت فلاں افلاں ۲ اور فلاں ۳ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ ابتداء اسلام میں جب وہ رسول خدا پر ایمان لائے تو اس کو خدا نے فرمایا " آمَنُوْا " پھر جب ولایت جتلائی گئی اور جناب رسول خدا نے ان سے فرمایا: "من كنت مولاه فعلي مولاه "تو اس وقت ان کے دلوں نے انکار کیا اسے خدا نے فرمایا" ثُمَّ كَفَرُوا "پھر جب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کو میرا جانشین اور امیر المؤمنین تسلیم کرنے کی بیعت کرو تو انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور بیعت کی اسے خدا فرماتا ہے "ثم آمنوا " پھر جب جناب رسول خدا ﷺ کا انتقال ہوا تو وہ اس بیعت پر قائم نہ رہے اسے خدا نے فرمایا ہے "ثُمَّ كَفَرُوا" بلکہ ان لوگوں نے جو بحکم رسول خدا جناب امیر المؤمنین کی بیعت کر چکے تھے خود اپنے لیے بیعت لی اس کو خدا فرماتا ہے "ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا" جس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا کوئی جز تو کہاں باقی رہتا کفر بھی معمول سے کہیں زیادہ بڑھ گیا۔

یہاں اصطلاح چار یار حل کر دینا ضروری ہے اور وہ چاروں ابو بکر و عمر، ابو عبیدہ بن جراح اور سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہم تھے اب وہ اصطلاح چار یار تو زبان زد عوام باقی رہ گئی مگر اس کے مفہوم کو علی العموم نہیں جانتے جو یہاں بتلا دیا گیا۔ (مقبول:۱۹۸)

"فاحشۃ مبینہ" سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۰ پر لکھا ہے کہ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ "فاحشہ مبینہ" سے مراد ہے تلوار لے کر لڑائی کے لیے نکلنا، بقول مترجم جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جنرل کمانڈنگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت کی رو سے " فاحشہ مبینہ" کی مرتکب ہیں جو جناب امیر المؤمنین وحی رسول رب العالمین کے خلاف فوج کشی کرنے

کے صلہ میں اپنے سپوت بیٹوں کی زبان و قلم سے صدیقہ عالمہ وغیرہ وغیرہ بہت سے خطابات کی مستحق ہو گئی ہیں مگر اہل ایمان کے عالم ذیشان اور عین الناس جناب مفتی سید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ۔ان کمانڈر بی بی صاحبہ کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

حمیرہ جنگ جو بحیدر آمد کہ جنگش جنگ با پیغمبر آمد
بدر ابو بکر تر سوک جہاں بود نگہ کن کنند دخترش جنگی آمد(۱)

تشبیہ سے خلافت علی پر استدلال

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ .

قول مترجم: چونکہ اس امت کو امت جناب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس میں بھی ویسے ہی واقعات گذریں گے لہذا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کی غیبت میں بنی اسرائیل نے ان کے خلیفہ کی مخالفت کر کے گوسالہ پرستی کی تھی یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق سے منحرف ہو کر پیر صد سالہ کو خلیفہ بنا بیٹھا یا اور جیسے وہاں وحی حضرت موسیٰ علیہ السلام تیس برس ان کے بعد زندہ رہے ویسے ہی یہاں بھی وصی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیس برس زندہ رہے وہاں مقابلے پر صغیر تھی اور یہاں حُمیر۔(ترجمہ مقبول:۸۴۱)

خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے متعلق شیعہ عقیدہ

ابو بکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیوں کہ جیسی خلافت ہو ویسا ہی عقیدہ چاہیے۔ (حقیقت فقہ حنفیہ:۷۲)

(۱) ترجمہ مقبول:۸۴۰۔

خلافت راشدہ کے متعلق شیعہ عقیدہ

یہ وہ خلافت ہے راشدہ جو پیغمبر ﷺ کی آنکھیں بند ہوتے ہی پیغمبر ﷺ کے قریبی اور محبوب اشخاص کو آنکھیں دکھاتی انہیں گھورتی اور ان پر غرانے لگتی ہے اور انہیں دھمکاتی ہے کہ اگر تم نے ہماری غیر مشروط اطاعت نہ کی تو تمہیں کچل دیا جائے گا کیوں کہ اب تمہارے ناز اٹھانے والا دنیا سے رخصت ہو چکا ہے اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ خلیفہ اول نے اپنی اس دھمکی کو عملی جامہ پہنا کر چھوڑا، حضور ﷺ کے نامزد کردہ خلیفہ وامام سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کے حق خلافت سے محروم کر دیا۔ (پردہ اٹھتا ہے، جلد اصفحہ ۳۱، شاہد فاطمی)

شیخین گلچھرے اڑانے والے ہیں

خلیفہ اول نے صحیح معنوں میں ایک شوبوائی باڈی خلیفہ کا کردار ادا کیا خلیفہ اول دوم دونوں نے اس معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اور حضور ﷺ کے نام پر گلچھرے اڑانے والے ان دونوں اکابر مجرمین کو اسلام کے نامور ہیرو قرار دیتے ہوئے ذرہ بھر نہیں شرماتے۔

(پردہ اٹھتا ہے: ۳۲، ۳۳)

دامن اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تا تار ہے

لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ عمر ابن خطاب کا حوصلہ دیکھئے کہ وہ جس چیز کو چاہیں حلال قرار دیں اور جسے چاہیں حرام ٹھہرادیں....... انہوں نے ایسی بہت سی اور حرکتیں بھی کیں جن سے فرامین خدااور رسول کی نفی ہوتی تھی۔ (۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب دینی مقاصد کے لئے تھا

دین نبوت سے لے کرامت کو دینے والے صحابہ ہیں انکے ساتھ صحابیات ہیں، صحابیات

---

(۱) پردہ اٹھتا ہے: ۲۹۵ حصہ دوم۔

میں سب سے اول ازواج مطہرات اور بنات رسول ہیں لیکن دین کے نقل کرنے کے لئے جن صحابیات سے کام لیا گیا وہ بیٹیاں اس کام میں شریک نہ ہو سکیں کیوں کہ تین بیٹیاں آقا کی زندگی میں وفات پا گئیں ایک بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چھ ماہ بعد تک زندہ رہی لیکن باپ کے صدمہ میں سنبھل بھی نہ سکیں اور فوت ہو گئیں۔

اور ازواج مطہرات میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے علاوہ باقی کو دنیا میں زندہ رکھا گیا انہوں نے نساء امت کی رہنمائی فرمائی دین کی اشاعت میں کردار ادا کیا۔ ازواج میں بالخصوص حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا ہیں جن کو اللہ نے آقا کی خدمت میں بھجوایا ہی تعلیمی مقاصد کے لئے تھا نہ کہ تولیدی مقاصد کے لئے۔

دیکھیں کہ اگر نبی پاک ﷺ اپنی طبیعت سے شادی فرماتے نوجوان لڑکی سے تو وہ وقت تھا جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا سے شادی کر رہے تھے اب جب پچاس سال سے عمر بڑھ رہی ہے اس چیز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یہی بات صاف ہے کہ اللہ نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کو بیرونی زندگی کے لئے رہبر بنایا ہے اسی طرح خواندگی کے لئے بھی رہبر بنایا ہے جس طرح آقا ﷺ مردوں کے نبی ہیں عورتوں کے بھی نبی ہیں بیرونی زندگی تو صحابہ کے ذریعہ نقل ہو گئی لیکن عورتوں کو کون سمجھائے؟ اس کے لیے عورتوں کی ضرورت ہے۔

اللہ نے آقا ﷺ کو زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے اس کی ایک حکمت یہ بھی ہے مسائل تو کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں کہ بے تکلفی سے آدمی اپنی بیٹی اور بہن کو بھی نہیں سمجھا سکتا تو مسائل بتانے کے لئے گھر میں عورت کی ضرورت ہے وہ بہن اور بیٹی کے علاوہ بیوی کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہو سکتی کہ جس کے ساتھ بات بھی کھل کر کی جا سکے، تعلق بھی ہو، بے تکلفی بھی ہو پھر ہو بھی کم سن (کہ جب آقا ﷺ دنیا سے تشریف لے جائیں اور وہ بوڑھی ہو تو

آقا کی وفات کا جھٹکا بھی لگتا ہے تو وہ ذہین کی خراب ہو چکی ہو گی) اس لیے کم سن ہونا ضروری ہے پھر ذہنی آزادی ہو کہ توجہ صرف آقا کی طرف رہے یعنی اولاد بھی نہ ہو کیوں کہ اولاد کے بعد توجہ تقسیم ہو جاتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اولاد بھی نہیں ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بھی تندرست کہ دوسری جگہ سے اولاد ہو بھی رہی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نوجوان بھی ہیں، تو اولاد کا نہ ہونا بتلا رہا ہے کہ سیدہ کا آنا تولیدی مقاصد کے لئے نہیں تعلیمی مقاصد کے لئے تھا پھر وفات کے بعد شادی کی بھی اجازت نہ ہو یہ بھی قربانی ہے، اس کے لیے بھی اس گھرانے کو چنا گیا جو پہلے سے قربانی دینے والا تھا، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات احکام ایک طرف اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ایک طرف ہیں۔

یہودیوں کی اہلسنت سے خطرناک لڑائی رافضیت کے روپ میں

تو دین آگے پہنچانے میں اور رسول اللہ کے پیش کردہ نظام کو نافذ کرنے میں جتنا جتنا جس کا کردار ہو گا، یہودی اتنا اتنا اس کے دشمن ہوں گے۔ فتنہ ارتداد کو دبایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دست راس بنے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ قرآن جمع کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا فاروق اعظم نے پھر مزید کاپیاں بنوائیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تو قرآن کا محفوظ ہو جانا ان سے کیسے برداشت ہو سکتا تھا جن سے تورات گم ہو جب کہ انہیں تورات لکھی ہوئی ملی تھی تو قرآن کریم کا محفوظ ہو جانا، یاد بھی ہو جانا، جمع بھی ہو جانا، پھر حفاظتی انتظام ہو جانا اس قوم کو کیسے برداشت ہو سکتا تھا جو نظریں لگائے بیٹھے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رخصت ہوں تو کام ختم ہو اولاد تو ہے نہیں کہ مشن چلائے، وہ ان لوگوں کو کیسے برداشت کر سکتے تھے کہ انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو آگے کیوں پہنچایا۔ یہ ایسے مشن چلاتے تھے کہ اولاد بھی نہ چلائے، پھر اس میں حکومتی خلافت ہے وفاق مضبوط ہو گیا انہیں نفاق کا موقع نہ ملا، کوشش کی

تو سبق سکھلایا گیا، یہ پکے دشمن ہیں پھر انہوں نے اپنا بن کر لڑائی شروع کر دی یہ لڑائی خطرناک طریقہ تھی جسے وہ سئول پولس یہودی کے ذریعے آزما چکے تھے آج کل کی عیسائیت پولست ہے عسائیت نہیں ہے

وہی طریقہ انہوں نے یہاں اپنایا، مسلمان بن کر ان لوگوں کے خلاف جو دین کی بنیاد ہیں ذہن سازی کا ذمہ لے لیا، انہوں نے متاخرین کو جو تعلیم دی ہے اگر اسے قبول کر لیا جائے تو پھر دین کا کوئی حصہ بچتا ہی نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے تمام صحابہ سے بالعموم خلفائے راشدین سے بالخصوص، تمام ازواج مطہرات سے بالعموم عائشہ سے بالخصوص دشمنی کا اظہار کیا۔

ازواج مطہرات سے یوں کہ انہیں ازواج سے خارج کر دیا کہ اہل بیت امام ہیں ازواج نہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بالخصوص انہوں نے بھڑاس نکالی ہے تھوڑی سی آپ نے نوٹ کر لی ہے کیوں کہ آخری دم تک آقا ﷺ ان پر راضی رہے وفات بھی ہوئی سیدہ کی جھولی میں، سیدہ نے مسواک چبا کر دی ہے جسے چباتے ہوئے آقا ﷺ رخصت ہوئے اس لیے انہوں نے باتیں بنائیں کہ یوں یوں کیا، مسلمان جواب دیتے ہیں کہ وہ ام المؤمنین تو ہیں ناں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو طلاق

اب انہوں نے حل نکالا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے طلاق دے دی تھی رسول خدا ﷺ نے تو دی نہیں تھی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعد میں طلاق دی تھی انہیں رسول خدا ﷺ نے اختیار دیا ہوا تھا۔ (الاحتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۱۹۵)

تعارف احتجاج طبرسی

ابو منصور احمد بن علی بن ابو طالب طبرسی المتوفیٰ ۶۲۰ھ کی کتاب جو نجف سے چھپی ہے

اس میں بعض روایات سند کے ساتھ ہیں اکثر بغیر سند کے ہیں جو بغیر سند کے ہیں وہ سند والی روایات سے زیادہ قوی ہیں۔

ولانأتي في أكثر مانورده من الاخبار باسناده،إما لوجوده الإجماع عليه أو موافقته كمادلت العقول عليه أولاشتهاره في السير والكتب وبين المخالف والمؤلف.

اہل بیت وآل رسول عند الروافض

شیعہ ازواج مطہرات کو اہل بیت رسول نہیں مانتے وہ مانتے ہیں صرف پنجتن پاک کو یعنی تین امام، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام بعد والے، انہی کو آل رسول کہتے ہیں انہی کو اہل بیت کہتے ہیں۔

وأما آله صلى الله عليه وسلم فقد اختلف المسلمون في المرادبهم والذي اجتمعت عليه شيعتهم بسبب نقل مستفيض عن المعصومين إنهم المعصومون عليهم السلام لاعين.(انوار نعمانیہ جلد ا صفحہ ۱۳۳)

معصومین کون ہیں؟

رسول اللہ خود، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بارہ امام یہ چودہ معصوم ہیں، یہی آل رسول ہیں ان کے علاوہ کوئی فرد آل رسول نہیں ہے حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے (۱۸) اٹھارہ بیٹوں میں سے دو کے علاوہ اور کوئی بھی آل نہیں ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ۸ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے چھ بیٹے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیاں سیدہ زینب اور ام کلثوم وہ بھی آل رسول نہیں ہیں کیوں کہ وہ معصومین میں شامل نہیں ہیں، معصومین کے علاوہ کوئی بھی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔

(انوار نعمانیہ جلد ا صفحہ ۱۳۳)

موجودہ قرآن کے متعلق شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

جب دشمنان نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دامن چھوڑا تو ہر چیز ان سے چھوٹ گئی ہے۔ سب سے پہلے جو اصل الاصول ہے وہ ہے قرآن کریم۔ یہ قرآن کریم ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں رہا، رہتا بھی کیسے؟ کہ جنہوں نے قرآن جمع کرایا، پہنچایا ان پر اعتماد نہیں ہے قرآن کے متعلق جو ان کا عقیدہ ہے وہ نوٹ فرمالیں۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن کو کما انزول جمع نہیں کیا

أنه قد استغاض في الأخبار أن القرآن كما أنزل لم يؤلفه إلا أمير المؤمنين بوصية من النبي فبقي بعد موته ستة أشهر مشتغلا بجمعه فلما جمعه كماأنزل أتى به إلى المتخلفين بعد رسول الله فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له : عمر ابن خطاب لا حاجة لنا إليكَ ولا إلى قرآنكَ عندنا قرآن كتبه عثمان فقال علي لم تراه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتى يظهر ولدي مهدي ، وفي ذَلكَ القرآن زيادات كثير وهو خال من التحريف وأن عثمان قد كان من كتاب الوحي لمصلحة رآه صلى الله عليه وسلم -

وكذَلكَ جعل معاويةمن الكتاب قبل موته لستة أشهر لمثل هذه المصلحةأيضا،وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلا في المسجد مع جماعة الناس فما يكتبون إلا ما نظربه جبرائيل بين الملاء وأما الذي كان يأتي به داخل بيته عليه السلام فلم يكن يكتبه إلا أمير المؤمنين لأن له المحرمية دخولا وخروجا فكان يتفرد بكتابه مثل هذا

حالاں کہ تمام بیویوں کے گھر الگ ہیں اور سب بیویوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پردہ ہے جب کہ آقا ﷺ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہیں تو معاویہ رضی اللہ عنہ بھائی ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہیں تو عمر باپ ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کا صدیق باپ ہے تو محرمیت تو ان لوگوں کے لئے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ تو باہر مل سکتے ہیں۔

وهذا القرآن موجود الآن في أيدى الناس هو خط عثمان وسموه الأمام وأحرقوا ما سواه أو اخفوه وبعثوا به زمن تخلفه إلى الأقطار والأمصار ومن ثم ترى قواعد خطه تخالف قوقعد العربية مثل كتابة الألف بعد الواو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغيرذَلكَ وسموه رسم الخط القرآن ولم يعلموا أنه من عدم اطلاع عثمان عليا قواعد العربية والخط -

اہلسنت کاعقیدہ ہے کہ یہ امتیازی خط قرآن کا ہے قرآن کا رسم خط الگ ہے عام عربی کا الگ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لئے تو آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے خود متعین کیا تھا۔

وقد أرسل عمر ابن الخطاب زمن تخلفه إلى على عليه السلام بان يبعث له القرآن إلا صلى الذي هو ألفه وكان عليه السلام يعلم أنه طلبه لأجل أن يحرفه لقران ابن مسعود أو يخفيه عنده حتى يقول الناس إن القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهدي عليه السلام مع الكتب السماوية ومواريث الأنبياء فلم جلس أمير المؤمنين على سيرير الخلافة لم يتمكن من إظهار ذَلكَ القرآن.[1]

موجودہ قرآن کی قرآت بامر مجبوری ہے

فإن قلت .... كيف جاز القراءة في هذا لقراة مع مالحقه من التغير قلت .... قد روي من الأخبار أنه عليه السلام أمروا شيعتهم بقراة هذالموجود من القرآن في الصلوة وغيرها والعمل بأحكامه حتى يظهر مولانا صاحب زمان (القائم ، صاحب العصر ، المنتظر) فيرتفع هذا القرآن الذي ألفه أمير المؤمنين فيقرى ويعمل بأحكامه.[2]

(۱) انوار نعمانیہ صفحہ:۲/۳۶۰۔

(۲) انوار نعمانیہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳۔

تحریف قرآن پر اخبار کثیرہ کا ورود

والأخبار الورادة في هذا المضمون كثيرة جداً. (انوار نعمانیہ جلد۲ صفحہ ۲۶۴)

کما انزل قرآن میں آئمہ کے نام تھے

وفي تفسير العياشى عن أبي جعفر عليه السلام قال لو لأأنه زيد في كتاب الله ونقص ما خفي حقنا على ذي حجي [1]

وفيه عن أبي عبدالله عليه السلام قال لو قرأ القرآن كما انزل لألفيتنا فيه مسمين (تفسیر صافی، تفسیر عیاشی)

وفيه عنه عليه السلام أن القرآن قد طرح منه أي كثيرة ولم يزد فيه إلا حرف قد اخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال. [2]

احتجاج طبرسی میں ہے کہ:

جب جناب عمر رضی اللہ عنہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ بنائے گئے تو اس وقت جناب امیر المؤمنین سے درخواست کی کہ وہ حضرت اپنا قرآن عوام کو دے دیں تا کہ لوگوں میں جو قرآن رائج تھا اس سے ملا کر دیکھ لیں، ان حضرات نے گفتگو ان لفظوں میں کی، اے ابوالحسن! اگر آپ مناسب جانیں تو وہ قرآن لے آئیں جو ابو بکر کے سامنے لائے تھے، حضرت نے فرمایا افسوس! اب اس کے ملنے کا تمہارے لیے کوئی موقع نہیں میں ابو بکر کے پاس اس کو اس لیے لایا تھا کہ تم پر حجت ہو جائے اور قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو، کہ ہم اس سے بے خبر تھے نہ یہ کہہ سکو کہ آپ اسے ہمارے پاس لائے نہ تھے ورنہ

(۱) تفسیر صافی:۱۱؍تفسیر عیاشی:۲۵۔

(۲) تفسیر صافی:۱۱۔

جو قرآن مجید میرے پاس ہے اسے تو سوائے مطہروں کے یعنی ان اوصیاء کے جو میری اولاد سے ہوں گے اور کوئی چھو بھی نہیں سکتا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! آیا اس کے اظہار کا کوئی وقت بھی متعین ہے حضرت نے فرمایاہاں معلوم ہے جب میری اولاد میں سے قائم آل محمد ہوں گے وہ اسے ظاہر بھی کریں گے اور سب لوگوں کو اس پر چلائیں گے اور سب قواعد و قوانین اس کے مطابق جاری ہوں گے۔

(ترجمہ مقبول، سورۃ توبہ:۷۹)

اصلی قرآن پر مہاجرین وانصار پر ہتک ہے

وفي رواية أبي ذر الغفاري أنه قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع علي عليه السلام القرآن وجاء به إلى المهاجرين والأنصار وعرضه عليهم لما قد أوصاه بذٰلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فتحه أبو بكر خرج في أول صفحة فتحها فضائح القوم، فوثب عمر وقال:ياعلي اردده فلا حاجة لنا فيه، افأ وأخذه عليه السلام وانصرف ثم احضروا زيدبن ثابت وكان قاريا للقرآن عمر أن قال له عليا جاء القرآن وفيه فضائح المهاجرين الأنصار، وقد رأينا أن نؤلف القرآن ونسقط منه ما كان فيه فضيحة وهتک للمهاجرين والأنصار، فأجابه زيد إلى ذلک فلما استخلف عمر، سأل عليا عليه السلام أن يدفع إليهم القرآن فيحرفوه فيما بينهم افقال:يا أبا الحسن إن جئت بالقرآن الذي كنت قد جئت به إلى أبي بكر حتى نجتمع عليه، فقال عليه السلام : أهيهات ليس إلى ذلک سبيل، إنما جئت به إلى أبي بكر لتقوم الحجة عليكم.[1]

(۱) تفسیر صافی:۱۴۳؍احتجاج طبرسی، جلد ۱ ۱۸۴،۱۸۵۔

فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن مُحرَّف ہے

احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۲۸۵

ایک زندیق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی سوالات کیے حضرت نے ان کے جواب دیے اور جوابات سن کر وہ زندیق مسلمان ہو گیا۔

زندیق

حضرت آدم، حضرت یونس علیہم السلام کے متعلق کئی آیات پڑھیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی خطائیں نام لے کر بیان کی ہیں اور مجرمین کے نام چھپا دیے یہ کیا انصاف ہے؟ یہ تو انبیاء کی توہین ہو گئی۔

کنایہ کیا ہے مجرمین کے نام سے اور صراحت کی ہے انبیاء کے نام کی لغزشوں کی۔

جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ إن الكناية عن أسماء أصحاب الجرائر العظيمة من المنافقين في القرآن ليست من فعله تعالىٰ وإنها من فعل المغيرين والمبدلين[1] يعنى أنهم أثبتوا في الكتاب ما لم يقله الله ليلبسوا على الخليفة[2] وليس يسوغ مع عموم التقية التصريح بأسماء المبدلين ولاالزيادة في آياته على ما أثبتوه من تلقائهم في الكتاب . . . . فحسبك من الجواب عن هذا الموضوع ما سمعت فإن الشريعة التقية تحظر التصريح بأكثر منه - (الاحتجاج جلد ا صفحہ ۲۹۵،۲۹۶)

---

(۱) الاحتجاج طبرسی، جلد ا صفحہ ۲۹۵۔

(۲) الاحتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۹۵۔

(یعنی مجرمین نے اپنے نام خود حذف کیئے ورنہ ان کے نام تھے اصل قرآن میں)

سوال

واجده يقول وإن خفتم أن لا تقسطوا في اليتامیٰ[1]

(کہ اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیموں میں انصاف نہیں کر سکو گے تو نکاح کر لو)

ليس يشبه القسط في اليتامیٰ نكاح النساء ولا كل النساء ايتام مما سَعیٰ ذلك؟ ان کی آپس میں کیا مناسبت ہے؟ ساری عورتیں یتیم تو نہیں ہوتی ہیں۔

جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

وأما ظهورك على تناكر قوله وإن خفتم الخ .... فهو مما قدمت ذكره من أسقاط المنافقين من القرآن وبين القول في اليتامیٰ وبين نكاح النساء من الخطاب والقصص أكثر من ثلث القرآن ....ولوشرحت لكل لك كل ماأسقط وحرف وبدل مما يجري هذا المجرىٰ لطال،وظهر ماتحظر التقية إظهاره .[2]

(یہ اصلی عبارت نہیں ہے قرآن کریم کی)

سوال

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو تمام نبیوں پر فضلیت دی پھر خود ہی توہین کی ہے۔

وأجده قد بين فضل نبيه على سائر الأنبياء ، ثم خاطبه في أضعاف ما اثنى عليه في الكتاب من الأزراء عليه وانتقاص محله ، وغير

(۱) الاحتجاج جلد ۱ صفحہ ۹۱۔

(۲) احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱۔

ذلك . . . . ما لم يخاطب أحدا من الأنبياء مثل قوله : ولو شاء الله لجمعهم على الهدى فلا تكونن من الجهالين .[1]

جواب

توہین واقعی ہے لیکن یہ آیات اللہ کی نازل کردہ نہیں ہیں جامعین نے لکھی ہیں

وأما ما ذكرته من الخطاب الدال على تهجين النبي صلى الله عليه وسلم والأزراء به ، والتانيب له . . . . ، ولقد أحضروالكتاب كملا مشتملا على التاويل وتنزيل والمحكم و المتشابه والناسخ والمنسوخ لم يسقط منه حرف الاف أولام فلما وقفوا على ما بينه الله من:أسماء أهل الحق والباطل وأن ذلك إن ظهر نقض ما عقدوه قالو:لا حاجة لنا فيه نحق مستغنون عنه بما عندنا وكذلك قال. .[2]
والذي بدأفي الكتاب من إلا ازراء على النبي صلى الله عليه وسلم من فرقة الملحدين .[3]

سورہ احزاب سورہ بقرہ سے بھی بڑی تھی

ثواب الاعمال میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ سورۃ احزاب سورۃ بقرہ سے بھی زیادہ طویل تھی مگر چوں کہ اس میں عرب کے مردوں اور عورتوں کی عموما اور قریش کی خصوصا بداعمالیاں ظاہر کی گئی تھیں اس لیے اسے کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف کی دی گئی۔[4]

(۱) احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲۔

(۲) تفسیر صافی:۴۶، ۴۷ احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۳۰۴۔

(۳) الاحتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۳۰۵۔

(۴) فصل الخطاب طبرسی:۳۲۰، ترجمہ مقبول:۸۵۳، ثواب الاعمال:۲۴۸، حق الیقین:۶۶۔

قیام مہدی تک موجودہ قرآن ہی پڑھا جائے گا

عن سالم بن أبي مسلمه قال قرء رجل على أبي عبدالله وأنا استمع حروفا من القرآن ليس على ما يقرؤها الناس فقال أبو عبدالله عليه السلام كف عن هذه القراة اقرء كما يقرء الناس حتى يقوم القائم فإذا قام القائم قرأكتاب الله على حده وأخرج مصحف الذي كتبه علي عليه السلام. (الاصول من الکافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۳)

موجودہ قرآن خدا کی پسندیدہ ترتیب پر نہیں ہے

إن هذا القران الذي عندنا ليس هو الذي أنزل الله على محمد بل غير وبدل وزيد فيه ونقص عنه (وليس على ترتيب المرضي عندالله و عنده رسوله). [1]

تحریف قرآن پر روایات متواترہ موجود ہیں

إن هذا لخبر وكثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن وتغيره وعندى أن الأخبار في هذا لباب متواترة معنا وطرح جميعا يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار القطعي والظني أن الأخبار في هذا الباب لا تقصر عن أخبار الأمامة فكيف يثبتون بها الخير.

(۱) فصل الخطاب، طبرسی: ۳۲، تفسیر صافی: ۴۹۔

مسئلہ امامت

دو ہزار سے زائد روایات ہیں

مراۃ العقول ۱۲/ ۵۲۵ فصل الخطاب طبرسی ۳۹۸ صفحات پر مشتمل ہے اور خالص تحریف کو ثابت کرنے کے لیے لکھی گئی ہے

الأخبار الواردة في الموارد المخصوصة من القرآن الدالة على التغير بعض الكلمات والآيات والسور بأحدى سور المتقدمة وهي كثيرة جدا حتى قال سيد نعمت الله الجزايري في بعض مؤلفاته كما حكي عنه أن الأخبار الدالة على ذلك تريد على الفى حديث ۔ [1]

شیعوں کے مشائخ اربعہ نے عدم تحریف کا قول حالت تقیہ میں کیا

أن التسليم تواترها (القراة السبعة) عن الوحي الالهية وكون الكل وقد نظرت بها روح الأمين يفضي إلى طرح الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف بالقرآن كلما وماذا واعرابا مع أن أصحابنا رضوان الله قد اطبقوا (اجماع کیا ہے) على صحتها والتصديق بها (متقدمین چار مولوی تحریف کا قول نہیں کرتے) نعم قاخالف فيها المرضیٰ والصدوق والشيخ طبرسی (والطوسی) وحكموا بأن ما بين دفتی (گتے) هذا المصحف هو القرآن المنزل لا غير ولم يقع فيه تحريف ولا تبديل ومن هنا ضبط شيخنا طبرسی آيات القرآن واجزاءه .... والظاهر أن هذا القول (عدم التحریف) صدر منهم لأجل مصالح كثيرة .

(۱) فصل الخطاب، طبرسی: ۳۵۔

........كيف وهؤلاء الأعلام رووا في مؤلفتهم أخبارا كثيرة تشتمل على وقوع تلك الأمور في القرآن وأن الآية هكذا أنزلت ثم غيرت إلى هذا.[١]

جس قرآن کو جبرائیل لائے اس کی سترہ ہزار آیات ہیں

عن أبي عبدالله قال إن القران الذي جاء به جبرائيل إلى محمد سبعة عشر ألف آية.[٢]

قرآن کو اصلی حد پر پڑھنا امام مہدی کا حق ہے

وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ

آج اس کا موقع نہیں ہے کہ قرآن مجید کی اصلاح کر کے عوام الناس کو ہیجان میں لایا جائے۔ آئمہ علیہم السلام میں یہ حق مخصوص جناب صاحب الامر علیہ السلام کا ہے کہ قرآن مجید کو اسی حد پر پڑھائیں گے جس حد پر وہ زمانہ رسول خدا میں پڑھا جاتا تھا۔[٣]

تحریف قرآن پر روایات کتب معتبرہ سے منقول ہیں

واعلم أن تلك الأخبار منقولة من كتب المعتبرة التي عليها معول أصحابنافي اثبات الأحكام الشريعة والآثار النبوية-ولم يعرف من القدماء موافق لهم ص: ٣٤،وهو مذهب جمهور المحدثين الذين عثرنا على كلماتهم.[٤]

---

(١) انوار نعمانیہ جلد ٢ صفحہ: ٣٥٧،٣٥٨۔

(٢) الاصول من الکافی، جلد ٢ صفحہ: ٦٣٤، فصل الخطاب: ٣٥٢۔

(٣) تفسیر صافی: ١٠٢٧، سورۃ واقعہ: ٢٩۔

(۴) فصل الخطاب، طبرسی: ٢٥٢۔

عدم تحریف کا قول حالت تقیہ میں ہونے کی وجہ دلیل

طبرسی کے متعلق لکھاہے کہ:

ثم لا يخفى على المتأمل في كتاب التبيان أن طريقته فيه على نهاية المداراة والمماشاه مع المخالفين فإنك تراه اقتصر في تفسير الآيات على نقل كلام الحسن وقتادة والضحاك . . . . وامثالهم ولم ينقل عن أحد من مفسرى الأمامية ولم يذكر خبرا عن أحد من آئمة إلا قليلا في بعض المواضع لعله وافقه في نقله المخالفون . . . . ومما يؤيد كون وضع هذا الكتاب على تقية مع ذكر سيد الجليل على بن طاؤس في سعد السعود وهذا لفظه ونحن نذكرما حكاه جدي أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي في كتاب التبيان وحملته التقية على اقتصار عليه . . . . لم يعرف خلاف صريحا إلا من هذه المشائخ الأربعة .[1]

کہتاہے کہ قرآن کے محرف ہونے پر اختلاف چار مولویوں نے کیاہے اس کی وجہ یہ ہے انہوں نے یہ تحریر حالت تقیہ میں لکھی ہے یہی وجہ ہے کہ آئمہ کی کوئی خبر ذکر نہیں کی۔

موجودہ قرآن سے لفظ علی، آل محمد اور منافقین کے نام حذف کر دیئے گے

أقول:المستفاد من جميع هذه الأخبار وغيرها من الروايات من طريق أهل بيت البيت عليهم السلام أن القرآن الذي بين أظهرنا ليس بتمامه كما أنزل على محمدصلى الله عليه وسلم بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مغير محرف وأنه قدحذف عنه أشياء كثيرة منها اسم علي في كثير من المواضع ومنها (لفظه آل محمد غير مرة ومنها)غير ذلك وأنه ليس أيضا على الترتيب المرضي عندالله وعنده

(۱) فصل الخطاب طبرسی:۳۵۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم وبه قال على ابن إبراهيم قال فى تفسيره [1]

مشائخ روافض کا اعتقاد قرآن محرف ہے

وأما اعتقاد مشايخنا (ره)في ذلك، فالظاهر من ثقة الإسلام محمد بن يعقوب الكليني طاب ثراه أنه كان يعتقد التحريف والنقصان في القرآن لأنه كان روىٰ روايات في هذا لمغى في كتابه الكافي ولم يتعرض لقدح فيها مع أنه ذكر في أول الكتاب أنه كان بما رواه فيه وكذلك استاذه على ابن ابراهيم القمي (ره) فإن تفسيره مملومنه وله غلو فيه وكذلك الشيخ أحمد بن أبي طالب الطبرسي فأنه أيضا [2]

تفسیر صافی میں عدم تحریف کا قول مع الدلائل لاکر ااس کارد کرتا ہے مثلاً کہتا ہے کہ نقل قرآن کی صحت متواتر ہے اور مسلمانوں نے اس کی بڑی حفاظت کی ہے تو پھر یہ مغیر ومبدل کیسے ہو سکتا ہے؟(متواتر تو تب ہوناں جب حضور ﷺ سے لینے والے سب سچے ہوں)۔

أما كونه مجموعا في عهد النبي صلى الله عليه على ما هو عليه الآن فلم يثبت ، وكيف كان مجموعا وإنما كان ينزل نجوما وكان لا يتم إلا بمقام عمره أقول يكفي في وجوده في كل عصر وجوده جميعا كما أنزله الله محفوظا عند أهله

سوال:۔ اماموں کا قول ہے کہ جب تمہیں کوئی حدیث ملے تو وہ قرآن کے موافق ہو تو لے لو ورنہ نہ لو، اس کا مطلب تو یہ ہے کہ قرآن ہر دور میں موجود رہے گا۔

جواب:۔ اقول سے جواب دیا کہ امام کے پاس قرآن محفوظ ہے اور امام کے پاس موجود ہونا کافی ہے (تفسیر صافی:۵۵) اب یہ کتاب دو جلدوں میں بھی آگئی ہے۔

---

(۱) تفسیر صافی:۴۹ مقدمہ:۶۔

(۲) تفسیر صافی:۵۲، مقدمہ:۶۔

مشہد مزار علی رضی اللہ عنہ جو جگہ ان کے ہاں کعبۃ اللہ سے بھی زدیاہ مبارک ومنزہ ہے ۱۲۹۲ھ حسین بن علی تقی الطبرسی اس جگہ بیٹھ کر لکھتا ہے کہ:

الأخبار الكثيرة المعتبرة الصريحة في وقوع السقط ودخول النقصان فى الموجودمن القرآن وزيادة على مامرمتفرقا في ضمن الأدلة السابقة وأنه أقل من تمام مانزل أعجازا على قلب سيد الإنس والجان من غير اختصاصها بآية أو سورة وهي متفرقة في الكتب المعتبرة التي عليها المعول إليها المرجع عندالأصحاب جمعت ما عشرت عليها في هذا الباب بعون الله الملک الوهاب [1]

(۱) فصل الخطاب، طبرسی: ۲۳۵۔

بطور نمونہ چند آیات

جن میں شیعہ تحریف کے قائل ہیں

لاریب کتاب

وہ قرآن جس کو اتارنے والے رب نے اپنی کتاب کی ابتداء "الم ذَلِكَ الْكِتَابُ لارَيْبَ فِيهِ" سے کر کے اہل دنیا کے عجز کا اور اپنی کتاب کے لاریب ہونے کا اظہار فرمادیا کہ یہ کتاب ان ہی حروف تہجی سے مرکب ہے جنہیں تم اپنی زبانوں میں استعمال کرتے ہو لیکن اس کے باوجود پوری دنیا کے فصیح و بلیغ اور ادباء شعراء "إن كنتم في ريب (مثل) ممانزلناعلى عبدنافأتو بسورةمن مثله" کے چیلنج کو قبول نہیں کر سکے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ قرآن لاریب کتاب ہے اس کی زیر زبر شد و مد جزم و سکون میں کوئی فرق کوئی تبدیلی کوئی تغیر کوئی تحریف واقع نہیں ہوئی بلکہ جس طرح یہ چودہ سو سال پہلے اترا تھا ویسے ہی ہم تک پہنچا ہے لیکن رافضیت کا اس قرآن کے متعلق عقیدہ ملاحظہ ہو اصول کافی جلد نمبر ا کتاب الحجۃ سورۃ احزاب آیت نمبر ۷۱

عن أبي عبدالله في قول الله عزوجل:(ومن يطع الله ورسوله في ولاية علي (وولاية)الآئمة من بعده)وقد فاز فوزا عظميا)هكذاأنزلت[1]

سورۃ طہ آیت نمبر ۱۵

عن أبي عبدالله في قوله:(ولقدعهدناإلى آدم من قبل)كلمات في محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين والآئمة من ذريتهم من(فنسي) هكذا والله نزلت على محمد صلى الله عليه وسلم [2]

---

(۱) الاصول من الکافی جلد اصفحہ ۴۱۴۔

(۲) الاصول من الکافی جلد اصفحہ ۴۱۶۔

سورۃ البقرۃ ۹۱

عن أبي جعفرقال أنزل جبرائيل بهذه الآية على محمد هكذا أبئسما اشتروا به أنفسهم أن يكفروا بما أنزل الله (في علي) بغيا .

عن جابر قال أنزل جبرائيل بهذه الآية على محمد هكذا وإن كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا (في على) فاتوا بسورة مثله .

عن منخل عن أبي عبدالله قال أنزل جبرائيل على محمد بهذه الآية هكذا (ياأيها الذين أُوتو الكتاب)آمنوا بمانزلنا(في علي)نورامبينا .

عن أبي جعفر ولو أنهم فعلوا ما يوعظون به(في علي)لكان خيرا لهم .[1]

عن الرضافي قول الله عزوجل:(كبر على المشركين) (بولاية على) ماتدعوهم إليه يامحمدمن ولاية علي هكذا في الكتاب المخطوطه

عن أبي عبدالله في قول الله تعالىٰ:سئل سائل بعذاب واقع للكافرين (بولايةعلي)ليس له دافع ثم قال هكذاوالله نزل بهاجبرائيل على محمد[2]

عن أبي جعفرقال:نزل جبرائيل بهذه الآية على محمد هكذا فبدل الذين ظلموا(آل محمد حقهم)قولاغير الذي قيل لهم فأنزلنا على الذين ظلموا (آل محمد حقهم)رجزامن السماءبماكانوايفسقون [3]

عن أبي جعفر قال: هكذا نزلت هذه الآية (ولو أنهم فعلوا ما يوعظون به(في علي)لكان خيرالهم [4]

---

(۱) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۴۱۷۔

(۲) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۴۲۲۔

(۳) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۴۲۳۔

(۴) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۴۲۴۔

سورۃ توبہ ۵۱

المُؤمِنُونَ

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان حضرات کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو حضرت نے فرمایا یوں نہیں ہے دراصل تھا ”والمامون “ اور مامون ہم ہیں۔

الاصول من الکافی جلد ا صفحہ: ۴۲۴، ترجمہ مقبول: ۴۰۴

عن أبي جعفر قال:نزل جبرائيل بهذه الآية هكذا ((فأبى أكثر الناس (بولاية علي)إلّا كفورا))

قال:نزل جبرائيل بهذه الآية هكذا ((وقل الحق من ربكم(في ولاية)علي)فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر إنا أعتدنا للظالمين (آل محمد) ناراً)[1]

سورۃ بقرۃ ۱۰۶

مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا

عمرو بن یزید روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول کا مطلب دریافت کیا:

حضرت نے فرمایا ایسا کہنے والے جھوٹے ہیں آیت یوں نہیں ہے اگر خدا کسی آیت کو منسوخ کرتا اور ویسے ہی بدلے میں لاتا تو پھر منسوخ ہی کیوں فرماتا؟ میں نے عرض کی خدا نے یوں ہی فرمایا ہے۔ فرمایا! خدا تعالیٰ نے ہر گز نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کی خدا نے کیوں کر فرمایا۔ فرمایا! کہ خدا نے جو کچھ فرمایا ہے اسمیں الف واؤ ہر گز نہیں ہے خدا نے جو فرمایا ہے وہ یہ ہے، ”مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا“ اس آیت میں لفظ آیت سے

---

(۱) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ: ۴۲۵۔

مراد امام ہیں مطلب خدا کا یہ ہے کہ ہم کسی امام کو اس دنیا سے اس لیے نہیں اٹھاتے کہ اس کا ذکر فراموش ہو جائے بلکہ اٹھانے سے پہلے اس کے صلب سے ایک شیر پیدا کر دیتے ہیں جو اس کی مثل امام ہوتا۔ (ترجمہ مقبول ۱۳۱)

سورۃ الجاثیہ ۲۹

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ

کافی اور تفسیر قمی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ نوشتہ نہ تو کبھی بولا ہے نہ بولے گا ہاں جناب رسول خدا ﷺ نوشتہ کو دیکھ کر نطق فرمائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی "ینطق" کو صیغہ مجہول قراءت فرمایا کہ اس ہمارے نوشتہ سے تمہارے بر خلاف ٹھیک کہلوایا جائے گا کسی نے عرض کی کہ ہم تو اس طرح قرأت نہیں کرتے فرمایا کہ جبرائیل امین نے تو حکم خدا سے جناب رسول خدا ﷺ پر اسی طرح نازل کیا تھا مگر یہ کتاب خدا کے ان مقامات میں سے ہے جن میں تحریف کر دی گئی ہے۔[1]

سورۃ توبہ ۱۱۲

اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ

یہ خبریں ہیں مبتداء محذوف "ھم" کی۔

توبہ کے لئے ضروری ہے معصوم نہ ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیعہ مانتے ہیں معصوم، اس لیے اس میں یہ تاویل کرتے ہیں، اصول کافی میں منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ یوں ہے

(۱) تفسیر قمی: ۶۳۶، الروضۃ من الکافی جلد ۸ صفحہ ۵۰، ترجمہ مقبول: ۹۹۔

:"التَّائِبِیْنَ العٰبِدِیْنَ" (۱)

سورۃ توبہ ۱۲۸

عن أبي عبدالله قال هكذا أنزل الله تبارك وتعالیٰ لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيزعليه ماعنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم (۲)

سورۃ المائدۃ ۹۵

ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ

ذو عدل سے مراد ہیں جناب رسول خدا اور ان کے بعد میں امام جو ان کا قائم مقام اور "ذوا عدل" ان مقامات سے ہے جن کے بیان میں قرآن نے غلطیاں کی ہیں۔ (۳)

سورۃ محمد ۹

ذٰلِکَ بِأَنَّہُمۡ کَرِہُوۡا مَآ أَنۡزَلَ اللّٰہُ فَأَحۡبَطَ أَعۡمَالَہُمۡ

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے نے منقول ہے کہ جبرائیل امین نے جناب رسول خدا ﷺ کو یہ آیت یوں پہنچائی تھی "ذلك بأنهم كرهوا بما أنزل الله في علي" مگر مرتدین نے نام اڑا دیا۔ (ترجمہ مقبول:۱۰۱۱)

سورۃ الرحمن ۳۹

فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذَنۡۢبِہٖۤ إِنۡسٌ وَّلَا جَآنٌّ

---

(۱) ترجمہ مقبول:۴۰۷، الروضۃ من الکافی جلد ۸ صفحہ ۳۷۸۔

(۲) الروضۃ من الکافی جلد ۸ صفحہ :۳۷۸، تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۲۴، تفسیر صافی:۲۴۴۔

(۳) ترجمہ مقبول:۲۴۴، الروضۃ من الکافی جلد ۸ صفحہ ۲۰۵۔

(عروہ بنت قریض رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت عثمان کی والدہ ہیں) پہلی آیت جس میں عثمان بن عفان نے تغیر کیا یہی ہے۔(ترجمہ مقبول:۱۰۶۳)

سورۃ یوسف ۴۹

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ خدا نے تو یوں نازل فرمایا ہے "وفیه یعصرون "بصیغہ مجہول معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن پر ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر "یعثرون کو یعثرون" سے بدل کر معنی کو زیر وزبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لیے ان کے کرتوت کی مغفرت آسان کر دی گئی ہے ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اسی کو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب تم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کر دو، قرآن مجید کو اس کو اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر کا حق ہے اور ان ہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خدا پڑھا جائے گا آج اس کا موقع نہیں ہے کہ قرآن مجید کی اصلاح کر کے عوام الناس کو ہیجان میں لایا جائے، آئمہ کرام میں یہ حق مخصوص جناب صاحب العصر کا ہے۔(ترجمہ مقبول:۴۷۹)

نسخ التلاوۃ اور اختلاف قرآت عند الروافض

سوال:۔ بعض روایات میں قرآن کو دوسری طرح پڑھا لکھا گیا ہے کوئی کہہ سکتا ہے "نزل جبرائیل هكذا لكن نسخت " تو یہ نسخ کی قسم منسوخ التلاوت ہو گی۔

جواب:۔ شیعہ کے ہاں نسخ التلاوت ہے ہی نہیں "إن نسخة التلاوة غير واقع عندنا" (۱)

---

(۱) فصل الخطاب طبرسی،۱۰۶۔

سوال:۔ دوسرا بہانہ ہو سکتا ہے کہ جی یہ اختلاف قرأت ہے۔

جواب:۔ تو شیعہ کے ہاں اختلاف قرأت بھی نہیں ہے کیوں کہ "أنزل علی سبعة أحرف" یہ سنی عقیدہ ہے ان کا نہیں ہے۔

عن فضل بن یسارقال قلت لأبي عبدالله علیه السلام إن الناس یقولون:إن القرآن نزل علی سبعةأحرف فقال:کذبوا أعداء الله ولکنه نزل علی حرف واحد من عندواحد [1] لہٰذا یہ روایات ہوئیں فقط تحریف کی

ناقلین وجامعین قرآن اور رافضیت کا عقیدہ

ان روایات کو اگر نہ بھی دیکھا جائے پھر بھی ان لوگوں کا قرآن کریم پر ایمان ثابت نہیں ہو سکتا کیوں کہ (۱) جامعین قرآن کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم معاذ اللہ مرتدین کا جمع کیا ہوا ہے اور مرتدین کا جمع کیا ہوا کسی طرح بھی قابل اعتماد نہیں ہو سکتا۔(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی سچا نہیں سمجھتے یہ الگ بات ہے کہ کچھ کا جھوٹ ثواب اور کچھ کا گناہ سمجھتے ہیں مثلاً جن کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے جھوٹ کو تقیہ کا نام دیتے ہیں جن کو نہیں مانتے ان کے جھوٹ کو منافقت کہتے ہیں ان کے عقیدہ کے مطابق رسول پاک ﷺ سے قرآن نقل کرنے والا پورا طبقہ کاذبین کا ہے تو گویا ان کے عقیدہ میں یہ قرآن کاذبین سے منقول ہے اور کاذبین سے منقول معتبر ہو ہی نہیں سکتا۔(۳) جب ان کا عقیدہ ہے "ارتد الناس کلهم بعد النبي صلی الله علیه وسلم" تو گویا رسول پاک ﷺ کی رحلت کے بعد مرتدین دشمنان قرآن کی اپنی حکومت اور سلطنت تھی اور کوئی ایک فرد بھی ان کی مخالفت کرنے والا نہیں تھا اور انہوں نے اپنی مرضی سے قرآن کو نقل کیا تو گویا ان کے عقیدہ کے مطابق یہ قرآن کریم کفار مرتدین اور دشمنان

(۱) الاصول من الکافی جلد ۲ صفحہ ۲۰۳۔

قرآن سے منقول ہے اور جو اس طرح منقول ہو وہ قطعا قابل قبول نہیں ہو سکتا بلکہ قرآن کریم کو صحیح ماننے کے لئے اس کے جامعین اور ناقلین کو ایمان دار امانت داراور حق ماننا پڑے گا۔

روایات اختلاف قرأت اور شعیہ دھوکہ

جب شیعوں سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو دھوکہ دے کر کہنے لگتے ہیں کہ ایسی روایات تو اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہیں پھر منسوخ التلاوت اور اختلاف قرأت والی روایات پیش کرتے ہیں حالانکہ ان روایتوں میں اور تحریف کی روایتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے کیوں کہ نسخ تو خود اللہ پاک کی طرف سے ہے اور وہ تو کوئی عیب نہیں ہے ”ما ننسخ من آية “

اسی طرح اختلافات قرأت میں بھی ہر متواتر قرأت صحیح ہے اور ہر قرات میں قرآن مجید پڑھنا ٹھیک ہے کیوں کہ یہ تمام قراتیں وہی ہیں جن کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ ہے ”أنزل القرآن على سبعة أحرف“ اس لیے ان روایات کا تحریف کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کیوں کہ تحریف اللہ کی طرف سے نہیں بندوں کے اپنی طرف سے ہوتی ہے اور تحریف میں اپنی مرضی سے مطلب بگاڑ دیا جاتا ہے جو عیب ہے۔

رافضیت کا قرآن پر ایمان ممکن ہی نہیں

اہلسنت قرآن پاک کا انکار کر ہی نہیں سکتے جب کہ مخالفین کا قرآن پر ایمان ممکن ہی نہیں ہے کیوں کہ:

① .... مسلمان کے عقیدہ کے مطابق قرآن کریم نبی پاک صلی اللہ علیہ سے متواتر منقول ہے اور تحریف کے لفظ سے (اس کے مقابلے میں) متواتر تو کیا کوئی خبر واحد اور ضعیف راویت بھی موجود نہیں ہے جب کہ اس کے بر عکس مخالفین کے عقیدہ میں یہ قرآن کریم

رسول اللہ ﷺ سے متواتر منقول ہی نہیں ہے (متواتر تب ہو تا جب جھوٹ پر اجماع واتفاق نہ ہو سکے) جب کہ اس قرآن کو غلط کہنے والی اور محرف کہنے والی روایات ان کے عقیدہ کے مطابق صحیح صریح مشہور بلکہ متواتر ہیں ہمارے ہاں متواتر قرآن ہے۔

② .... اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق قرآن کریم معصوم سے منقول ہے اور اس کے خلاف کوئی بھی قول معصوم موجود نہیں ہے اجماع معصوم ہے آقا علیہ السلام بھی معصوم تھے تو قرآن معصوم سے معصوم کو ملا ہے۔ انکے ہاں قرآن کریم معصوم سے منقول ہی نہیں ہے قرآن کو محرف کہنے والی روایات تواتر سے منقول ہیں شیعہ عقیدہ کے مطابق قرآن کریم غیر معصوم بلکہ غیر مسلموں سے منقول ہے جب کہ اسے غلط کہنے والی روایات آئمہ معصومین سے منقول ہیں۔

③ .... اہلسنت کی کتابوں میں کسی ایک کتاب میں بھی لفظ تحریف موجود نہیں ہے جب کہ مخالفین کی کتابوں میں ہر جگہ پر صراحتاً لفظ تحریف موجود ہے تحریف پر بولوں کے عنوان باندھے ہوئے ہیں پوری پوری کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔[1]

اس قرآن میں تحریف ثابت کرنے پر مستقل کتابیں لکھی ہیں مثلاً: حسین بن محمد تقی نوری طبرسی کی ۳۹۸ صفحات پر مشتمل کتاب ہے "فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب"۔

④ .... اہلسنت قرآن کریم میں تحریف کے قائل کو کافر سمجھتے ہیں لیکن مذہب شیعہ میں جو لوگ تقیہ تحریف قرآن کے عقیدہ کا انکار بھی کرتے ہیں تو وہ بھی تحریف کے قائلین کو کافر نہیں کہتے۔

(۱) فصل الخطاب کرمانی: ۱۸ اباب وقوع التحریف فی الکتاب۔

تحریف قرآن پر مناظرے کے لئے شرائط

اس لیے جب بھی اس عنوان پر مناظرہ کرنا پڑے تو ہر مناظر کے لئے شرط ہونی چاہیے کہ وہ(۱)وہ اقوال معصوم ہی پیش کرے گا(۲)روایات وہ پیش کرے جس میں لفظ تحریف موجود ہو یا خود اس مذہب والے محدثین و مجتہدین نے اس کو تحریف کی روایت تسلیم کیا ہو۔(۳)اس روایت کو اس مذہب کے علماء و مجتہدین نے متواتر یا مشہور تسلیم کیا ہو۔

سوال :۔ رافضی جب مسلمان ہوتے ہی نہیں تو پھر انہیں مرتد کیوں کہتے ہیں؟

جواب:۔ یہ فی حکم المرتدین ہیں انہوں نے کلمہ پڑھا ہے لیکن عقائد بر خلاف ہیں تو یہ ادعاءً مسلم ہیں لیکن اسلام کو تسلیم نہیں کرتے اس لیے فرمایا کہ احکامھم احکام المرتدین

جس کے پاس تحفہ اثنا عشریہ ہے اس کے پاس سب کچھ ہے

مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی کہتے ہیں کہ اگر شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہوتے تو شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ تحفہ میں ذکر فرماتے انہوں نے ذکر نہیں فرمایا(حالانکہ شاہ صاحب نے ذکر فرمایا ہے) حضرت تھانوی رحمہ اللہ جواب دیتے ہیں کہ اگر بالفرض حضرت شاہ صاحب نے ذکر نہیں بھی کیا تو پھر بھی ان کتابوں سے ثابت ہے۔ مولانا نانوتوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے کہ ہم شیعوں کی کتابیں خرید سکیں اور فرماتے کہ کیا ہوا جو ہمارے پاس شیعوں کی کتابیں نہیں ہیں ہمارے پاس تحفہ جو ہے اور جس کے پاس تحفہ ہے اس کے پاس سب کچھ ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد ا صفحہ نمبر:۵۸۵)

انکار ختم نبوت کو متضمن شیعہ کا عقیدہ امامت

عند اہلسنت امامت آسمانی منصب نہیں ہے

سورۃ الانبیاء ۷۳، ۷۴ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے فرمایا گیا ہے "وجعلنهم أئمة يهدون بأمرنا" اور سورۃ القصص ۴۱ میں فرعون، ہامان اور ان کے ساتھیوں کے لئے فرمایا گیا "وجعلنهم أئمة يدعون إلى النار" انہیں امام کہا گیا پھر انہیں جہنم کی طرف بلانے والا، اللہ کی نصرت سے محروم ملعون اور مقبوح بتلایا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام پیشوا کو کہتے ہیں اچھوں کا پیشوا اچھا ہوتا ہے اور بروں کا پیشوا برا ہوتا ہے اضافت سے اور قرائن سے اچھائی یا برائی معلوم ہو سکتی ہے لیکن نبوت کی طرح امامت کوئی آسمانی منصب نہیں ہے اسی لیے محمد ﷺ کے بعد کسی کو اپنے لیے نبی بننے کی دعا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے لیکن متقین اور صالحین کی پیشوائی اور امامت کی ترغیب دیتے ہوئے سورۃ الفرقان ۷۴ میں اسے "وعبادالرحمن" کی شان بتلایا گیا "وجلعنا للمتقين إماماً" ہمیں پرہیزگاروں کے امام بنا دے یعنی ہمارے بعد جو لوگ ہماری تابعداری کریں وہ بھی متقی بن جائیں تو یہ امامت کی ترغیب دی گئی ہے۔ ادھر اگر کوئی دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے نبی بنادے تو گنجائش ہے؟ (نہیں) تو معلوم ہوا کہ نبوت آسمانی منصب ہے نہ کہ امامت، امامت لغوی لفظ ہے اس کا معنی ہے پیشوا، اچھوں کا پیشوا اچھا ہوگا، بروں کا پیشوا برا ہوگا، اگر امامت بھی نبوت کی طرح کا منصب ہوتا تو کسی دوسرے شخص کو اس کا ملنا محال ہوتا اور اس کے لیے دعا کی گنجائش نہ ہوتی۔

لفظ امام کا قرآن میں استعمال

لفظ امام قرآن میں انبیاء کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جس طرح سورۃ انبیاء ۷۳ میں ہے حکام کے لیے بھی استعمال ہوا اگرچہ وہ بدترین کافر بھی ہیں جیسے سورۃ القصص ۴۱ میں ہے شاہراہ (مین روڈ) کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، جس طرح سورۃ الحجر ۷۹ میں ہے لوح محفوظ

کے لیے بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ یسین کی ۱۲ میں ہے۔ (لغات القرآن ص ا جلد ۲۳۸)

مطلقاً پیشوا کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جس طرح کہ سورۃ بنی اسرائیل کے ۷۱ میں ہے رہبر کتاب کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ ہود ۱۷ میں ہے اسی لیے امام یعنی پیشوا اچھا اسی وقت سمجھا جائے گا جب کوئی قالی یا حالی قید یا قرینہ موجود میں ہو، قید کی مثال "سبعة یظلهم الله" سات طبقے ہیں جنہیں اللہ اپنا سایہ نصیب فرمائیں گے اس حدیث میں امام عادل کا بھی ذکر ہے تو امام کے ساتھ لفظ عادل کی قید ہے قرینہ کی مثال آیت ابتلاء میں بعد والے تمام انسانوں کی پیشوائی کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا ہے "إني جاعلك للناس إماما " (سورۃ البقرۃ:۱۲۴)

انعام اچھی چیز ہوتی ہے بری چیز ؟ تو یہاں قرینہ حالی موجود ہے کہ ان کو انعام دیا گیا ہے تو یہ اچھی چیز ہے اسی طرح ماہر فن اور موجد فن کو بھی امام کہتے ہیں کیوں کہ وہ اپنے فن میں پیشوا ہوتا ہے یہ تو اہلسنت کا عقیدہ و قول کہ امام لغوی لفظ ہے آسمانی منصب نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیعہ کا مسئلہ امامت

لیکن شیعوں کے ہاں امام کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے تفہیمات الٰہیہ (جلد ۲ صفحہ ۲۹۴) پر فارسی میں اور تفہیمات الٰہیہ (جلد ۲ صفحہ ۳۰۱) پر عربی میں لکھا ہے کہ میں نے کشف کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سے روحانی طور سوال کیا شیعوں کے متعلق تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس کا باطل ہونا لفظ امام سے ظاہر ہے بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ لوگ امام کو معصوم، متفرض الطاعۃ اور منسوب للخلق سمجھتے ہیں اور امام کے لئے وحی باطل بھی مانتے ہیں لہٰذا در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں اگر چہ زبان سے حضور ﷺ کو خاتم النبین کہتے ہیں (یعنی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ شیعوں کے عقیدہ امامت کو ختم نبوت کا انکار قرار دیتے ہیں) اور دار العلوم کی بنیاد ہی شاہ ولی اللہ کے نظریات پر ہے۔

شیعوں کا عوام کو دھوکہ دینے کا طریقہ

شیعوں کی یہ عادت ہے کہ وہ لفظ تو معروف استعمال کرتے ہیں لیکن اس کا معنٰی اپنی طرف سے بناتے ہیں جس سے عوام کو دھوکہ دینے میں آسانی ہوتی ہے کہ عوام کے ذہن میں اس لفظ کے مطلب اور ہوتا ہے مثلاً لفظ تمتع یا متعہ معروف ہے لیکن جس معنٰی میں اس لفظ کو شیعہ استعمال کرتے ہیں کہ بغیر اشہاد اور اعلان کے صرف باہمی رضامندی سے کچھ دیر کے لیے عورت کو کرائے پر استعمال کرنا بغیر اس تحقیق کے کہ وہ شادی شدہ بھی ہے یا نہیں اور عدد کی بھی کوئی قید نہیں چاہے ہزار عورتوں کو اس طرح استعمال کر لیا جائے پھر طلاق کے بعد تفریق والی عدت بھی نہیں اس معنٰی سے متعہ شریعت میں کوئی وجود نہیں رکھتا، لیکن متعہ الحج والی روایت دکھا کر "تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم "یعنی حج تمتع اسی طرح متعتہ المطلقہ والی آیت "متعوهن وسرحواهن" اور نکاح مؤقت والی روایت دکھا کر شیعہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کیوں کہ م۔ت۔ع کا مادہ یہاں بھی موجود ہوتا ہے اسی طرح لفظ رجعت آپ نے پڑھا ہے وہ طلاق رجعی میں ہوتا ہے شیعہ لفظ تو رجعت استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے ثابت کرتے ہیں اپنے عقیدہ رجعت "رجعة الأموات إلى الدنيا قبل القيامة في عمر امام المهدي " یہ کفر ہے لفظ تو معروف ہے معنٰی منکر ہے رجعت کا لفظ تو معروف ہے لیکن جس مخصوص عقیدہ کے لیے وہ استعمال کرتے ہیں وہ عقیدہ اس دنیا میں تمام انبیاء صلحاء، کافروں اور ظالموں کو دوبارہ زندہ کر کے امام مہدی کے سامنے حساب و کتاب کے لئے پیش ہونا، اس عقیدے کا شریعت میں کوئی وجود نہیں ہے۔

عند الروافض مسئلہ امامت ایک نظر میں

اسی طرح لفظ امام تو معروف ہے لیکن مسلمانوں کے ہاں امام پیشوا، حاکم، رہبر، موجد فن، ماہر فن یا کسی کام میں قیادت کرنے والے کو کہا جاتا ہے اس معنی میں نماز پڑھانے والے کو بھی

امام کہتے ہیں لیکن مذہب شیعہ میں اس لفظ کا مطلب بالکل الگ ہے ان کے نزدیک امامت بنوت سے بھی اوپر بالاتر ایک درجہ ہے آسمانی منصب ہے ان کے عقیدہ کے مطابق امامت اصول دین میں شامل ہے جو کسی امام کو نہ مانے غیر امام کو امام سمجھے وہ کافر ہے اور امامت ساری کائنات میں صرف بارہ افراد (اماموں کو آدم کی اولاد نہیں سمجھتے) کو ملی ہے ایسی امامت کا شریعت اسلامیہ میں کوئی وجود نہیں ہے لیکن یہ لوگ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ اماموں کو تو شیعہ سنی سب مانتے ہیں اور عقیدہ امامت تو سب کا عقیدہ ہے جب کہ ایسا نہیں ہے بلکہ عقیدہ خالص انکا اپنا عقیدہ ہے جسے مسلمان کفر سمجھتے ہیں۔

امامت کے متعلق شیعہ نظریات

۱) إمامت نیز في الحقیقت نبوت است

۲) حق ایں است که در کمالات وشرائط وصفات فرق میان پیغمبر وامام نیست بغیر آنچه در اخبار ذکر خواهد شد وازبرائے تعظیم حضرت رسالت پناه وآنکه آنجناب خاتم الأبنیاء باشد منع اطلاق اسم نبی وآنچه مرادف آنست برآں حضرت کرده اند [۱]

نبوت وامامت میں فرق صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ نے خاتم النبین بنایا ہے انہیں تعظیماً اعزاز دیا گیا ہے کہ لفظ نبی یا اس لفظ کا مترادف کسی اور کے لیے استعمال نہیں ہو گا یہ تعظیماً ہے حقیقت میں امامت و نبوت میں کوئی فرق نہیں۔

سوال:۔ کوئی فرق تو ہے ہاں؟

جواب

عن محمد بن مسلم قال سمعت أبا عبدالله یقول الأئمة بمنزلة رسول الله صلى الله علیه وسلم إلا أنها لیسوا بأنبیاء ولا یحل لهم من النساء

(۱) ① حیاۃ القلوب جلد ۳ صفحہ ۸۱۔ ② حیاۃ القلوب جلد ۳ صفحہ ۳۔

ما يحل للنبي صلى الله عليه وسلم فأما ما خلا ذَلكَ فهم فيهم بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وسلم

صرف اتنا فرق ہے کہ امام کو نبی کہنا جائز نہیں ہے (۲) اتنی بیویاں جائز نہیں ہیں جتنی نبی کی ہوتی ہیں بس یہ فرق ہے...... امام کو نبی کہنا مکروہ ہے مکروہ کیوں ہے ؟ اماموں کو نبی کہنا امام کی توہین ہے اس لیے کہ امامت کا مرتبہ ان کی نبوت سے بالاتر ہے۔(وزیر اعظم کو وزیر اعلیٰ کہہ دینا اس کی توہین ہے)

١) باب في أن الأئمة بمن يشبه فيمن مضى وكراهية القول فيهم بالنبوة

٢) مرتبه امامت بالاتر از مرتبه امامت است .

٣) امامت بنص خدا ورسول مے باشدنه بابیعت واختیارمردم

٤) ہرکه شک کنند وتوقف نمایندددرامامت امام کافراست.

٥) امام علم ونشاں است میان خدا وخلق وخلق پس هرکه اورا شناست مومن است وهرکه اور انشناست کافر است [1]

عند الروافض اصول مذہب

اصول ایماں نزد شیعه سه چیز است:① . . . . تصدیق بوحدانیت خدادر ذات اووتصدیق بعدل درافعال ② . . . . . . .وتصدیق پیغمبری پیغمبران③ . . . . و تصدیق بامات ائمه بعد از پیغمبران [2]
چوں معلوم است که مرتبه امامت نظیر مرتبه نبوت است وبعد از نبوت هیچ نبوت ورحمت جناب مقدس سبحانی رابربندگان مثل

(۱) ① الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۲۷۰۔② حیات القلوب جلد ۳ص ۲۔③ حیاۃ القلوب جلد ا صفحہ ۲۱۔④ حیاۃ القلوب جلد ۳ص ۲۹۔⑤ حیاۃ القلوب جلد ۳ص ۳۱۔

(۲) حق الیقین، صفحہ: ۵۴۲۔

امامت نیست

اللہ کے بندوں پر کوئی نعمت ورحمت امامت جیسی نہیں ہے:

پس ہرگاہ تقسیم معیشت دنیار راکہ اونعم وعطائے نبوت راکہ نظیر امامت است باختیار بندگان نہ گزارد وبلکہ باارادہ واختیارخود مقرر داربالضرورۃ نص تعیین امام را کہ فی الحقیقت نبوت یست بحسب معنی البتہ باختیار امت ناخواہد بود- (حیاۃ القلوب ج۳ص۲۵)

امام معصوم ہوتا ہے

۱) اجماع علمای امامیہ منعقد است برآنکہ امام نیز مثل پیغمبر معصوم است ازاول عمرتا آخر عمر از جمیع گناہان کبیرہ وصغیرہ و احادیث متواترہ براین مضمون بسیار است .

۲) قال رسول الله صلى الله عليه الأئمة بعدي اثناعشراولهم علی ابن طالب وآخرهم القائم فهم خلفاءئی وأوصيائي وأوليائي وحجج الله علی أمتي بعدي المقربهم مؤمن والمنكرلهم كافر[1]

سورۃ زمر ۶۰

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ یہ اس شخص کی حالت ہوگی جس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہ ہو اس پر کسی نے عرض کی کہ گوہ اولاد علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیوں نہ ہو؟ فرمایا ہاں، گوہ اولاد علی المرتضی رضی اللہ عنہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کیوں نہ ہو۔[2]

---

(۱) ① حق الیقین: ۴۰۔② من لایحضر الفقیہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۴۔

(۲) الاصول من الکافی: ۳۷۲:۲، تفسیر مقبول: ۹۶۲۔

١) عن أبي عبدالله قال: من ادعى الأمامة وليس من أهلها فهو كافر

٢) عن أبن أبي يعفورعن أبي عبدالله قال سمعته يقول:ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم :من ادعى إمامةمن الله ليست له،ومن جحد امام من الله ومن زعم أن لهما في الإسلام نصيبا

٣) هركه مخالف توباشد دروولايت وامامت أهل بيت زنديق است هر چندازنسل محمد وعلى وفاطمه باشد[1]

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ:

١) إن الإمام يسمع في بطن أمه فإذا ولد خط بين كفيه (وتمت كلمة ربكَ صدقا وعدلا لا مبدل لكماته وهو السميع العليم)فإذا صار الأميرإليه جعل الله له عمودامن نوريبصربه مايعمل أهل كل بلدة

٢) ازإمام محمد باقر روايت كرده است كه إمام را علا متست پاكيزه وناف بريده وختنه كرده متولد مى شود چون از شكم مادر بزيد ميآيدد ستها را برزمين ميگزار دو صدا بشها دتين بلند ميكندو محتلم نمى شود دو خباثت جنابت دراوبهم نمير سد خميازه وكما لكشن نمى كندواز پشت سرمى بين .... وفضله كه ازواجد اميشودبوى مشك وزمين راخدا.

٣) عن بشير العطار قال سمعت أبا عبدالله يقول نحن قوم فرض الله عن طاعتنا ، وأنتم تأتمون بمن لا يعذر الناس بجهالة

٤) عن أبي عبدالله قال:سمعته يقول:نحن الذين فرض الله طاعتنا،لا يسمح الناس إلامعرفتناولايعذرالناس بجهالتنا،من عرفناكان

---

(١) ① اصول من الکافی:٣٧٣، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔ ② اصول من الکافی:٣٧٣، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔ ③ حق الیقین:٥٢٢

مئومنا،ومن أنكرناكان كافراً[۱]

۱) إن الأئمة عليهم السلام عندهم جميع الكتب التي نزلت من (عندالله وأنهم يعرفونها على اختلاف ألسنتها (اصول الکافی ج۱، ص۱۸۷)

۲) (إن الأئمة عليهم السلام يعلمون جميع العلوم التي خرجت إلى الملائكةوالأنبياء والروسل عليهم السلام (اصول الکافی ج۱ص۲۵۵)

۳) إن الأئمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون وأنهم لا يموتون (إلا باختيار منهم) (اصول من الکافی جلد ا صفحہ:۲۸۵)

۴) إن الأئمة عليهم السلام يعلمون علم ماكان ومايكون وأنه(لا يخفى عليهم الشيئ) (اصول من الکافی جلد ا صفحہ ۲۶۰)

5) إن الأئمة عليهم السلام لم يفعلوا شيئا ولا يفعلون إلا بعهد من الله عزوجل وأمرمنه لايتجازونه (اصول من الکافی جلد ا صفحہ ۲۷۹)

۶) (في الأئمة أنهم إذا ظهرا مرهم حكم بحكم داود آل داود)ولا يسألون البينة (الاصول من الکافی:۳۹۷)

(۱) امام پیدائش کے وقت ماں کے رحم سے نہیں ران سے نکلتا ہے۔(۲)امام ساری زبانیں جانتا ہے اور ہر شخص کو اس کی زبان میں جواب دیتا ہے، ہر جانور وپرندے کی زبان سمجھتا ہے۔(۳) کائنات کا ذرہ ذرہ ان کے تابع فرمان ہوتا ہے۔(۴) ہر امام خود محمد ﷺ ہے[۲]

عرض الاعمال

على النبي صلى الله عليه وسلم وآله وسلم والأئمة عليهم السلام

---

(۱) ① الاصول من الکافی:۳۰۳-۳۰۷۔② الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۲۸۸ حق الیقین:۴۲۰۲۔③ الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۱۸۶۔④ الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۱۸۷۔

(۲) ① الکتاب المبین جلد ا صفحہ ۲۵۲۔② حق الیقین :۴۳۰۔③ حکومت اسلامیہ :۴۳۰۔④ البرھان فی تفسیر القرآن جلد ا صفحہ ۲۵۔

۱) روزانہ امام پر لوگوں کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں۔

۲) ہر جگہ پر آن واحد میں بفضلہ حاضر وناظر ہوسکتے ہیں اور ہم کو ہر قت دیکھتے ہیں اور ہماری بات کو سنتے ہیں۔

۳) قضا اور لوح و قلم اور حیات وممات بحکم خدا مختار ہیں۔

۴) امام اللہ کا نور ہوتا ہے۔

۵) امام مرے تو اس کو امام ہی غسل دے سکتا ہے۔

۶) جو امامت کا جھوٹا دعویٰ کرے اس کی عمر گھٹ جاتی ہے۔[۱]

کچھ وہ چیزیں جو خاصہ خداوندی ہیں۔ کچھ وہ چیزیں جو خاصہ نبوت ہیں اور کچھ وہ چیزیں جو محض انجوائے ہیں، انہوں نے آئمہ کی طرف منسوب کی ہیں۔

حکومت اسلامیہ صفحہ ۴۰ پر خمینی لکھتا ہے کہ:

”کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا ملک مقرب ہو یا نبی مرسل، انبیاء پر جو آزمائش آئیں حیثیت آئمہ کے انکار کی وجہ سے آئیں آئمہ کو اولاد آدم کہنا غلط ہے“۔

آدم اور اولاد ان کی جنس سے نہیں اور محمد ﷺ وآل محمد ﷺ ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولاد آدم میں آتے تو بشر ہونے تک ایک جنس ہوتے تو روز اول وعدے میں بھی آتے مگر یہ آئے نہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولاد آدم اور ہے محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ اور ہے[۲]۔

(۱) ① الاصول من الکافی جلد ا ص ۲۱۹۔ ② کلید مناظرہ: ۱۴۰۔ ③ کلید مناظرہ: ۱۴۰۔ ④ الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۱۹۴۔ ⑤ الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۳۸۴۔ ⑥ الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۳۷۳۔

(۲) ترجمہ جلاء الدین جلد ۲ صفحہ ۵۹۔

ہوتے نہ گر ازل میں چودہ ستارے ہادی مٹی خراب ہوتی آدم سے رہنما کی

یہ وہ ذات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل وبے نظیر ہیں، یہ جب عالم نور میں تھے انہوں نے ملائکہ کو تسبیح وتحمید کا سبق دیا۔ جبرائیل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا آدم وحوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انہیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعے سے عروج وفروج بخشا۔[۱]

عن أبي عبدالله قال إن الوصية نزلت من السماءعلى محمد صلى الله عليه وسلم كتابا لم ينزل على محمد صلى الله عليه وسلم كتاب مختوم إلاالوصية فقال جبرائيل يامحمد هذه وصيتك في أمتك عند أهل بيت فقال رسول الله أي أهل بيتي يا جبرائيل؟ قال نجب الله منهم وذريته يرثك علم النبوة كما ورثه ابراهيم وميراثه لعلي عليه السلام وذريتك من صلبه قال:وكان عليها خواتيم : قال ففتح على خاتم الأول ومضىٰ فيها ثم فتح الحسن الخاتم الثاني ومضىٰ أمر به فيها فلما توفي الحسن ومضى فتح الحسين الخاتم الثالث فوجدفيهاأن قاتل فأقتل وتقتل وأخرج بأقوام للشهادة. . . . ففعل - فلما مضى دفعها إلى علي ابن الحسين قبل ذلك ففتح الخاتم الرابع فوجد فيها أن اصمت وأطرق (گردن جھادے)فلماتوفى ومضى دفعهاإلى محمد بن على (محمد باقر) ففتح الخاتم الخامس فوجدها فيها أن فسر كتاب الله تعالىٰ وصدق أباك وورث ابنك واصطنع الأمة وقم بحق الله عزوجل وقل الحق في الخوف والأمن ولا تخش إلا الله ففعل ثم دفعها إلى الذي يليه[۲]

عن أبي عبدالله قال إن الله عزوجل أنزل على نبيه كتابا قبل وفاته

---

(۱) چودہ ستارے (نجم الحسن کراروی) صفحہ:۲، کتب خانہ امامیہ لاہور۔

(۲) الاصول من الکافی جلد۱ص ۲۸۰،۲۷۹۔

فقال محمد هذه وصيتك إلى النجبة من أهلك قال:وما النجبة يا جبرائيل فقال علي ابن أبي طالب وولده وكان على الكتاب خواتيم من ذهب فدفعه النبي إلى أمير المؤمنين وأمره أن يفك خاتما منه يعمل بما فيه ففك أمير المؤمنين وعمل وبما فيه ثم دفعه إلى ابنه الحسن ففك خاتماوعمل بمافيه ثم دفعاإلى حسين ففق خاتما فوجد فيه أن أخرج بقوم إلى الشهادة ....ثم دفعه إلى على ابن الحسين ففك خاتما فوجد فيه أن أطرق واصت وأنزل منزلك واعبد ربك حتى يأتيك اليقين ففعل ثم دفعه إلى ابنه محمد ابن على ففك خاتما فوجد فيه حدث الناس وافتهم ولا تخافن إلا الله عزوجل فإنه لا سيبل لأحد عليك (ففعل)ثم دفعه إلى ابنه جعفر ففك خاتمافوجدفيه حدث الناس وافتهم وانشرعلوم أهل بيتك وصدق آبائك الصالحين ولاتخافن إلاالله عزوجل وأنت في حرزوأمان ففعل ثم دفعه إلى ابنه موسىٰ كاظم فكذلك يدفعه موسىٰ إلى الذي بعده ثم كذلك إلى قوم المهدي عليه السلام .[1]

اللہ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے امر یہ تھا کہ اے علی رضی اللہ عنہ جو بات وصیت میں ہے تو اسے پورا کرے گا یعنی اللہ ورسول سے پیار رکھنے والوں سے دوستی رکھے گا اور اللہ ورسول کے دشمنوں کے ساتھ بیزاری اور عداوت رکھے گا تو صبر کرے گا غصہ کو دبا کے رکھے گا باوجود یہ کہ تیرا حق چلا جائے تیرا خمس غصب ہو جائے تیری بے حرمتی ہو جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قبول کیا تو جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ "يا محمد صلى الله عليه وسلم عرفه" اے محمد ﷺ علی کو بتلا دیجئے اور ان کی داڑھی ان کے سر کے تازہ خون سے رنگین ہو گی یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ منہ کے بل گر پڑے اور کہا "نعم قبلت ورضيت وإن عطلت السنن ومزق الكتاب"(پھاڑ دی جائے

(۱) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۲۸۱۔

)"وهدمت الكعبة وخضبت لحيتي من رأسي بدم عبيط صابرا محتسبا أبدا حتى أقدم انتحكت الحرمة علی"[1]

قول جعفر صادق

۱) و إن لكل واحدمنا صحيفة فيها ما يحتاج إليه أن يعمل به في مدته فإذا انقضى ما فيها مما أمربه عرف أن أجله قد أجل

۲) إن الإمام لا يخفى عليه كلام أحد من الناس ولا طير ولا بهيمة ولا شيئ فيه الروح فمن لم يكن هذه الخصال فيه فليس هو بإمام

سورۃ یونس ۴۷

۳) ولكل أمة رسول فإذا جاء رسولهم قضي بينهم بالقسط وهم لا يظلمون "وكل أمة الرسول" کا مطلب یہ ہے کہ اس امت کے لئے ہر زمانہ میں آل محمد ﷺ سے ایک رسول ہوتا رہے گا۔[2]

سورۃ زمر ۶۹

وأشرقت الأرض بنورربها (میں رب مراد امام ہے)

---

(۱) الاصول من الکافی جلد ا صفحہ ۲۸۲۔

(۲) ① الاصول من الکافی جلد ا ص ۲۸۳۔ ② الاصول من الکافی جلد ا ص ۲۸۵۔ ③ ترجمہ مقبول ۴۲۶:۔

شیعوں کے بارہویں امام کے خصائل وفضائل

چودہ معصومین کا نقشہ

(۱) ابو القاسم محمد الرسول اللہ ﷺ

ابو القاسم محمد الرسول ﷺ بن آمنہ ،**ولادت:**۱۷ ربیع الاول ،**اولاد:** ایک بیٹی اور چار بیٹے، **وفات:** ۲۸ صفر ۱۱ھ، **جائے دفن:** مدینہ منورہ

چودہ ستارے کے علاوہ باقی تمام کتابوں میں چار بیٹیاں ثابت ہیں (حیاۃ القلوب ج ۲ ص ۵۸۸)

(۲) ام محسنین سیدہ فاطمہ بنت خدیجہ

ام الحسنین سیدہ فاطمہ بنت خدیجہ ،**ولادت:** ۲۰ جمادی الثانی ۵ھ ،**اولاد:** دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور ایک ساقط، **وفات:** ۳ جمادی الثانی ۱۱ھ۔

مفروضہ بنا رکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ کے گھر کو آگ کو لگادی تھی جس سے دروازہ گرا اور سیدہ بھی گر گئیں جس کی وجہ سے حمل کا اسقاط ہو گیا۔

(۳) ابو الحسن، ابو التراب علی رضی اللہ عنہ

ابو الحسن، ابو التراب علی رضی اللہ عنہ بن فاطمہ رضی اللہ عنہا بن اسد، **اولاد:** گیارہ بیٹے سولہ بیٹیاں، **ولادت:** ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل وفات: ۲۱ رمضان ۴۰ھ، **مدفن:** نجف

(دوسری کتابوں میں ۱۸ بیٹے اور ۱۴ بیٹیاں ہیں کل عمر ۶۳ سال۔)

(۴) ابو محمد حسن مجتبیٰ

ابو محمد حسن مجتبیٰ بن فاطمہ الزہر رضی اللہ عنہا، **ولادت:** ۱۵ رمضان ۳ھ ،**اولاد:** ۴ بیٹے ۱۶ بیٹیاں، **شہادت:** ۲۸ صفر ۵۰ھ، **مدفن:** جنت البقیع

اس اعتبار سے سیدہ کی عمر گیارہ سال بنتی ہے حضرت کی شہادت ۴۰ھ میں ہے اور بقول ان کے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ۵۰ھ میں ہے تو یہ دس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔

(۵) ابو عبد اللہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن فاطمہ الزھر رضی اللہ عنہا، **ولادت :** ۳شعبان ۴ھ، **اولاد :**۶ بیٹے اور ۴ بیٹیاں، **وفات:** دس محرم ۶۱ھ، **مدفن:** کربلا، عراق

۴۰ھ سے ۶۱ھ تک ۲۰ سال حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے کل عمر ۵۷ برس ہوئی۔

(۶) ابو محمد زین العابدین

ابو محمد زین العابدین علی بن (حسین رضی اللہ عنہ) بن شہر یانو نیت یزدگر شاہ ایران

ولادت: ۱۵ جمادی الثانی ۲۸ھ، **اولاد:** گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں، **وفات:** ۲۵ محرم ۹۵ھ مدینہ۔

حضرت فاروق اعظم کے دور میں ایران فتح ہوا، وہاں سے شاہ ایران کی دو بیٹیاں قید ہو کر آئیں ان میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دے دی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو۔ اس شہزادی سے امام زین العابدین پیدا ہوئے۔

اگر بادشاہ برحق ہے تو جہاد برحق ہے جہاد برحق ہے تو بادشاہ کی بیٹی میں تصرف برحق ہے اور زین العابدین حلالی ہے، زین العابدین حلالی ہیں تو بعد والے امام حلالی ہیں کیوں کہ بعد والے امام زین العابدین کی اولاد ہیں۔

زین العابدین کی ولادت ہے ۲۸ھ کو اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے ۶۱ھ کو تو امام زین العابدین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت ۳۳سال کے جوان تھے انہوں نے کرب وبلا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (سب کو شہید کر دیا گیا خیمے جلا دیئے گے یہ ۳۳ برس کے جوان تھے تو ان کا بچ جانا بڑی کرامت سے کم نہیں ہے ساتھ ہی تفتیشی پوائنٹ

میں کام آئے گا) تو واقعہ کربلا ۶۱ھ کے شروع میں ہوا اور امام زین العابدین کی وفات ہو رہی ہے ۹۵ھ میں واقعہ کربلا کے بعد ۳۴ برس زندہ رہے تو حضرت زین نے کتنی بار جلوس نکالا؟ کتنی بار مجلس ماتم کی؟ حالاں کہ اس نے کرب وبلا کو آنکھوں سے دیکھا تھا اس کا مطلب ہے کہ پیار نہیں تھا فراڈی یہ ہیں۔

(۷) ابو جعفر محمد باقر بن فاطمہ بنت امام حسین

ابو جعفر محمد باقر بن فاطمہ بنت امام حسین، **ولادت:** یکم رجب ۵۷ھ، **اولاد:** پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں **وفات:** سات ذوی الحجہ ۱۱۴ھ، **جائے دفن:** جنت البقیع۔ ۶۱ھ میں واقعہ کربلا پیش آیا محمد باقر بچنے والوں میں شامل تھے تین سال عمر تھی۔

(۸) ابو عبد اللہ، ابو اسماعیل

ابو عبد اللہ، ابو اسماعیل جعفر صادق بن ام فروہ بن قاسم بن محمد بن ابی بکر، **ولادت:** ۱۵ اشوال ۱۴۸ھ، **اولاد:** سات بیٹے اور تین بٹییاں، **وفات:** ۱۵ اشوال ۱۴۸ھ، **جائے دفن:** جنت البقیع۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے محمد قاسم، قاسم کی بیٹی ہے ام فروہ، تو محمد قاسم جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پوتا ہے یہ امام جعفر صادق کے نانا بنتے ہیں اور امام جعفر صادق کی نانی کون ہے؟ امام جعفر صادق کی نانی ہیں اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ (حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی اسماء کی شادی اپنے بھتیجے محمد قاسم بن محمد سے کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتی پوتے سے پیدا ہوئیں ام فروہ، جو امام جعفر صادق کی ماں ہیں۔

(۹) ابو الحسن ابو ابراہیم موسیٰ کاظم

ابو الحسن ابو ابراہیم موسیٰ کاظم بن حمیدہ خاتون، **ولادت:** سات صفر ۱۲۸ھ، **اولاد:** انیس بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں، **وفات:** ۲۵ رجب ۱۸۳ھ، **جائے دفن:** عراق

(۱۰) ابوالحسن علی رضا بنت ام البنین

ابوالحسن علی رضا بنت ام البنین، **ولادت:** گیارہ ذیقعدہ ۱۵۳ھ ، **اولاد:** ایک بیٹا، **وفات:** ۲۳ ذیقعدہ ۲۰۳ھ، **جائے دفن:** خراسان

(۱۱) ابوجعفر محمد تقی

ابوجعفر محمد تقی بنت خیزراں خاتون، **ولادت:** ۱۰ رجب ۱۹۵ھ، **اولاد:** دو بیٹے اور دو بیٹیاں، **وفات:** تین ذیقعدہ ۲۲۰ھ، **جائے دفن:** کاظمین عراق

(۱۲) ابوالحسن امام علی نقی

ابوالحسن امام علی نقی بنت سمانہ خاتون، **ولادت :** ۵ رجب ۲۱۴ھ، **اولاد:** پانچ بیٹے، **وفات:** ۳ رجب ۲۱۴ھ، **جائے دفن:** عراق

(۱۳) ابو محمد حسن

ابو محمد حسن حدیثہ خاتون ولادت: گیارہ ربیع الثانی ۲۲۳ھ اولاد: ایک بیٹا

وفات: آٹھ ربیع الاول ۲۶۰ھ جائے دفن: امام مہدی عراق

(۱۴) ابوالقاسم، المہدی

ابوالقاسم، المہدی، الحجت القائم، صاحب الزمان، امام وطن، العلم عند اللہ محمد مہدی بنت نرگس خاتون

ولادت: ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ

نقشہ بحوالہ چودہ ستارے

شیعہ حضرات ۱۴ معصومین میں سے مراد آقا علیہ السلام، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بارہ امام لیتے ہیں امام بھی یوں پہلے علی رضی اللہ عنہ، دوسرے حضرت حسن رضی اللہ عنہ، تیسرے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی کو امام نہیں

مانتے کیوں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی تھی اس لیے ان پر یہ ناراض ہیں ان کا اپنا نام بھی بہ مجبوری آل رسول میں لیتے ہیں البتہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے علی بن حسین یعنی زین العابدین کا امام مانتے ہیں۔

ان کے عقیدہ کے مطابق گیارہ امام گزر چکے ہیں جن میں سے گیارہواں امام حسن عسکری ہے جو بے اولاد فوت ہوئے تھے لیکن انہوں نے اپنے طور پر یہ بات بنائی ہوئی ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی ولادت فرعونیوں سے مخفی رکھی گئی تھی، اسی طرح حسن عسکری کے بیٹے امام مہدی کی ولادت بھی مخفی رکھی گئی، ان کی ولادت رجعت کے وقت ظاہر ہو گی، بارہواں امام ان کے عقیدہ کے مطابق فرضی بیٹا ہے باقی خواص تو اماموں والے اس میں ہیں کچھ اس کے اپنی خصوصیات بھی ہیں۔

خصائل وفضائل امام مہدی

شیعوں کے بارہویں امام یعنی امام مہدی کے متعلق نظریات مندرجہ ذیل ہیں:

امام مہدی کے القابات

المہدی، الحجت، القائم، قائم آل محمد ﷺ، صاحب العصر، صاحب الزمان

امام مہدی کا نام لینا جائز نہیں

امام مہدی کا نام لینا ذکر کرنا کفر ہے اصول کافی میں روایت ہے۔

عن أبي عبدالله قال صاحب هذاالأمر لايسميه باسمه إلا كافر (الکافی ج۱ص۳۳۳)

یعنی امام مہدی کا جو نام ہے محمد بن حسن عسکری لینا جائز نہیں ہے ان کے ہاں اگر محمد لکھا جاتا ہے تو الگ الگ حروف مقطعات لکھے جاتے ہیں۔ امام مہدی کا نام (م،ح،م د) اور ولادت ۲۵۵ھ میں ہے۔ (شیعوں نے رواں سال ۱۲۹۲ھ میں جشن آمد مہدی کے عنوان سے بیز اور

اشتہار بھی لگائے تھے) (الاصول من الکافی ج ا ص ۵۱۴)

شب برات پر چراغاں کیوں؟

۱۵ شعبان چوں کہ امام مہدی کی ولادت کا دن ہے اس لیے شیعہ اس دن جشن اور چراغاں کرتے ہیں، جہاں تک بات ہے کہ لیلۃ نصف شعبان کی فضلیت کی تو ہمارے بعض بزرگوں نے روایات کی بنیاد پر اس رات کی فضلیت تو بیان کی ہے لیکن اس رات کو عید بنانا شریعت میں نہیں ہے ہمارے بزرگوں کا معمول عبادت کا رہا ہے غلو نہیں چاہیے عید بنانا غلو ہے جو شیعوں کی طرف سے ہے اس رات میں لہو ولعب میں لگ جانا بھی غلو ہے اعتدال یہ ہے کہ (جب شیعوں نے ۱۵ شعبان کو ولادت مہدی کا قول کر لیا تو ان کے ہاں تو فضلیت ولادت مہدی کی وجہ سے ہے یہ کہنا غلط ہے جیسے کوئی کہے کہ رمضان کی فضلیت شہادت علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہے یہ غلط ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ عاشورہ کی فضلیت شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نہیں ہے پہلے سے ہے) اس لیے اہلسنت کے ہاں ۱۵ شعبان کی فضلیت امام مہدی کی وجہ سے نہیں بلکہ روایات کی وجہ سے ہے حضور ﷺ نے اس رات کو دعا کی لمبا سجدہ کیا تھا (عائشہ رضی اللہ عنہا)

سن ولادت

مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت، با سعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ یوم جمعہ بوقت طلوع فجر واقع ہوئی ہے۔ (چودہ ستارے:۵۵۵)

خصائل

آپ کے داہنے رخسار پر ایک تل ہے "کان کوکب دری" جو ستارے کی مانند چمکتا ہے۔ آپ کی پشت پر اسی طرح مہر امامت ثبت ہے جس طرح پشت رسالت مآب پر مہر نبوت ثبت تھی۔ (چودہ ستارے:۵۶۰،۵۵۹)

تاریخ غیبوبت امام مہدی اور ان کے نائبین

۲۳ رمضان المبارک ۲۵۹ھ کو سامراب میں جاکر غائب ہو چکے تھے (سامراب سامرہ کا ایک غار ہے) آپ کی غیب کی دو حیثیت تھی ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ، غیبت صغریٰ کی مدت ۳۷ یا ۷۵ سال تھی اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہو گی غیبت صغریٰ کے زمانہ میں آپکا ایک نائب خاص ہوتا تھا جس کے زیر اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا سوال وجواب، خمس وزکوۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطے سے طے ہوتے تھے مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعے اور سفارش سے سفرا مقرر کیے جاتے تھے۔ (چودہ ستارے:۵۷۱)

سب سے پہلے جنہیں غائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ان کا نام عثمان بن سعید عمری تھا اور وہ حضرت امام علی نقی اور حسن عسکری کے معتمد علیہ تھے آپ کی وفات کے بعد بحکم امام آپ کے فرزند محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پر فائز ہوئے آپ کی کنیت ابو جعفر تھی اس کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ھ میں واقع ہوئی آپ کی وفات کے بعد حسین بن روح کو یہ منصب ملا حسین بن روح کی کنیت ابو قاسم تی آپ محلہ نوبخت کے رہنے والے تھے آپ خفیہ طور پر جملہ مرکب اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد علیہ اور امین قرار دیئے گئے ہیں (یہ حسین بن روح بہت بڑا تقیہ باز تھا لوگ اسے سنی سمجھتے تھے)۔ (حق الیقن:۳۰۰)

امام کے حکم سے سارے شیعہ اس کی طرف متوجہ ہوئے ۲۱ سال سے زیادہ عرصہ سفر رہا وہ اتنا تقیہ کرتا تھا کہ سنی اسے سنی سمجھتے تھے اور اس سے محبت کرتے تھے۔

(چودہ ستارے:۵۷۳)

حق الیقین ص ۲۷۹ میں نائبین کے نام لکھے ہوئے ہیں۔

حسین بن روح کی وفات ۳۲۶ میں نوبخت (کوفہ کا محلہ ہے) میں ہوئی آپ کی وفات کے

بعد بحکم امام بن محمد السمری اس عہد جلیلہ پر فائز ہوئے بتاریخ ۱۵ شعبان ۳۲۹ھ میں علی بن محمد فوت ہوا پھر کوئی خصوصی سفیر مقرر نہیں ہوا اور غیبت کبریٰ شروع ہوگئی۔(یہ ۳۲۹ھ اصول کافی کے مصنف محمد بن یعقوب کلینی کا یوم وفات ہے باقی سفراء ان کے نائب تھے یہ اصل تھے) (حق الیقین: ۳۰۱، چودہ ستارے: ۵۷۲)

زمانہ غیبوبت میں کہاں ہے

زمانہ غیبت میں حضرت امام مہدی جزیرہ خضرا اور بحر ابیض میں اپنی اولاد اپنے اصحاب سمیت قیام فرماہیں اور وہیں سے باعجاز تمام کام کیا کرتے اور ہر جگہ پہنچا کرتے ہیں یہ جزیرہ خضرا سرزمین ولایت بربر میں درمیان دریائے اندرلس واقع ہے۔(چودہ ستارے: ۵۷۷)

اسے اندلس والے (جزیرہ رفضہ) کہتے ہیں کیوں کہ اس میں ساری آبادی شیعوں کی ہے آپ جس مکان میں رہتے ہیں اسے بیت الحمد کہتے ہیں ہر مقام پر پہنچنے اور ہر جگہ اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں علماء نے لکھا ہے کہ آپ بوقت ضروریات مذہبی لوگوں سے ملتے ہیں۔

(چودہ ستارے: ۵۷۸)

صفات امام مہدی

ہر سال حج کعبہ کے لیے مکہ معظمہ اسی طرح تشریف لے جاتے ہیں۔(چودہ ستارے: ۵۷۹)

سورۃ البقرۃ: أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا کا خطاب امام مہدی کے ساتھیوں سے ہے۔(الروضۃ من الکافی جلد ۸ ص ۳۱۳)

سورۃ ہود: ۸۰ سے مراد بھی امام مہدی کے ساتھی ہیں جو اصحاب بدر کے برابر ہوں گے۔

(الروضۃ من الکافی ج ۸ ص ۲۴)

”عن أبي الربيع الشامی قال سمعت أبا عبدالله يقول إن قائمنا إذا قام

مداللہ عزوجل لشيعتنافي اسماعهم وأبصارهم حتى (لا)يكون بينهم وبين القائم يريد يكلمهم فيسمعون وينظرون إليه وهوفي مكانه“

(الروضۃ من الکافی ج۸ ص۲۴)

امام مہدی کب اور کب کیسے آئے گا

اگر سترہ خالص شیعہ جمع ہو جائیں تو امام مہدی نکل آئے گا۔(انوار انعمانیہ:۴۸)

امام مہدی ننگا آئے گا ”بدون برہنہ در پیش قرص آفتاب ظاہر خواھد شد“(حق الیقین:۴۷)

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے ابر کا سایہ آپ کے سر مبارک پر ہو گا، آسمان سے آواز آتی ہو گی یہی امام مہدی ہیں اس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ (چودہ ستارے:۵۹۴)

ظہور کے بعد امام مہدی کے کرتوت

(۱) اصلی قرآن ساتھ لائے گا۔(۲) آپ حضرت داؤد کے اصول پر احکام جاری کریں گے آپ کو گواہ کی ضرورت نہ ہو گی۔(۳) دار الخلافہ کوفہ میں ہو گا فیصلے مسجد کوفہ میں ہوں گے اور بیت المال اور تقسیم غنیمت مسجد سہلہ میں ہو گی۔(۴) اپنی فوجوں کو اس خزانہ سے مال دے گا جو کعبۃ اللہ سے بر آمد ہو گا۔(۵) سب کافروں سے پہلے سنیوں کو اور سنی علماء کو قتل کرے گا۔[1]

امام مہدی کا پہلا خطبہ

ابھی آپ کا خطبہ جاری ہو گا کہ آسمان سے جبرائیل و میکائیل آکر بیعت کریں گے پھر

---

(۱) ① الاصول من الکافی جلد۲ ص ۶۳۳۔② الاصول من الکافی ج ا ص ۳۹۷۔③ حق الیقین : ۳۶۰۔④ حق الیقین:۳۴۷۔⑤ حق الیقین:۵۲۷۔

ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہو گی ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومنین بیعت کریں گے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہو گا دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے اور دشمنانان آل محمد کا قلع قمع کریں گے آپ کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ ہو گا جو اژدھے کا کام کرئے گا اور تلوار حمائل ہو گی جب کوئی بھی دشمن آل محمد اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور واقعہ کربلا کر ذکر کریں گے یعنی مجلس حسین پڑھیں گے اس وقت لوگ محو گریہ ہو جائیں گے اور کئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہد حسین تک نہر فرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد تعمیر کی جائے جس کے ایک ہزار در ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (چودہ ستارے:۵۹۴)

شیعوں کے بارہویں امام کا جگر و کلیجہ منہ کو لے آنے والا طوفان بدتمیزی

اول کسکیة که باوبیعت کنند محمد باشد وبعد اذآن اوعلی

”مہدی کے ہاتھ سب سے پہلے جو شخص بیعت کرے گا وہ محمد ﷺ ہو گا“

(حق الیقن:۳۴۷)

یهدم الکعبة ویبنیها بناء ابراہیم واسماعیل ویهدم مسجد الحرام ومسجد رسول الله

کعبۃ اللہ، مسجد حرام اور مسجد نبوی کو گرا دے گا۔(انوار نعمانیہ:۹۵)

رسول اللہ ﷺ کی دیوار گرا کر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو بالکل تر و تازہ جسم کے ساتھ بر آمد کر کے ان کے کفن اتار دے گا انہیں خشک درخت پر لٹکا دے گا تو وہ درخت سر سبز ہو جائے گا اور برگ و بار نکل آئیں گے پھر ندا کی جائے گی کہ ان دونوں کے

دوست الگ ہو جائیں گے اور ان پر لعنت کرنے والے الگ ہو جائیں پھر ان کے دوستوں سے کہا جائے گا کہ تم ان سے بیزار ہو جاؤ جب وہ انکار کریں گے تو امام مہدی کالی آندھی کو حکم دے کر انہیں تباہ و برباد کروا دے گا اور ان دونوں کے لاشے اتروا کر دونوں کو زندہ کرئے گا پھر ساری مخلوق کو جمع کر کے ان کے سامنے ابتداء عالم سے لے کر اس وقت تک ہر ظلم، ہر کفر، ہر قتل ناحق، ہر زنا، ہر سود خوری، حرام خوفی، ہر گناہ اور ہر ظلم و جور جو اس وقت تک ہوا ہو گا اس کی سزا ان کو دے گا۔ (حق الیقین: ۳۶۱، انوار نعمانیہ: ج ۲ ص ۸۶)

رسول اللہ ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سارے امام اور تمام مؤمنین زندہ ہو کر آجائیں گے اور سب کی طرف سے انہیں عذاب دیا جائے گا حتی کہ ہر دن رات میں ہزار مرتبہ ان کو قتل کریں گے اور زندہ کریں گے۔

(حق الیقن: ۳۶۲، انوار نعمانیہ ج ۲ ص ۸۷)

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کرے گا۔ (حق الیقن: ۳۴۷)

غیر امام کا دعویٰ امامت عند الروافض

مذہب شیعہ کے مطابق ہر وہ شخص جو خود امامت کا جھوٹا دعویٰ کرے یا کسی غیر امام کو امام مانے یا ان دونوں میں سے کسی کو مسلمان جانے کافر ہے، زندیق ہے قیامت میں اس کا منہ کالا ہو گا اور وہ اس آیت کا مصداق ہو گا، سورۃ زمر، آیت نمبر ۶۰: وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ تَرَی الَّذِیۡنَ کَذَبُوۡا عَلَی اللّٰہِ وُجُوۡہُہُمۡ مُّسۡوَدَّۃٌ (اصول کافی ج ا ص ۳۷۳، ج ا ص ۳۷۷)

اگر ایسا شخص سید ہو تو اس پر ڈبل عذاب ہو گا۔ (الاصول من الکافی ج ا ص ۳۷۷)

اماموں کے مقابلہ میں امامت کا دعویٰ کرنے والے

زین العابدین کے مقابلہ میں حضرت علی کے بیٹے محمد بن حنفیہ نے امامت کا دعویٰ کیا پھر

بھتیجا حجر اسود کے پاس آیا، اس نے فیصلہ دیا کہ امام زین ہے۔[1]

محمد باقر کے مقابلہ میں زید بن علی نے امامت کا دعویٰ کیا۔ (الاصول من الکافی:۳۵۶)

(۱) اس زید بن علی کے پیچھے زیدی شیعہ ہیں۔ جعفر صادق کے مقابلے میں نفس زکیہ حسن رضی اللہ عنہ کا بیٹا حسن مثنیٰ کا بیٹا عبد اللہ کا بیٹا محمد مدعی امامت ہے (۲) موسیٰ کاظم کے مقابلہ میں حسین بن علی بن حسین بن حسن مثنی بن حسن بن علی نے امامت کا دعویٰ کیا۔ (۳) علی رضا کے مقابلے میں محمد بن جعفر صادق نے دعویٰ امامت کیا اور امیر المؤمنین کہلوایا۔

(۱) منتھی الاعمال: ج۲ ص۲۶، الاصول من الکافی ج۱ ص۳۴۸، کشف الغمہ ج۲ ص۱۱

شیعوں کا عقیدہ رجعت

اس دور میں اہل حق علماء نے جو متفقہ فیصلہ دیا تھا اس میں تکفیر روافض کی نبیادی وجوہ تین بیان کی گی تھیں۔

۱) عقیدہ تحریف قرآن۔

۲) انکار ختم نبوت در ضمن مسئلہ امامت۔

۳) تکفیر الامہ والصحابۃ الاسیما الخلفاء الراشدین۔

یہاں تک یہ تینوں بنیادی وجوہ قدرے تفصیل کے ساتھ بیان ہو چکی ہیں۔

مسئلہ رجعت اور فتاویٰ اہلسنت

ہمارے علماء متقدمین نے عقیدہ رجعت کو بیان فرمایا ہے کہ کہ کفر ہے اور میری نظر سے کم از کم آج تک کسی مسلمان عالم مفتی کا قول ایسا نہیں گزرا جس نے عقیدہ رجعت کے کفر کا انکار کیا ہو۔ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

①..... يجب أكفار الروافض في قولهم يرجع الأموات إلى الدنيا ..... وبقولهم في خروج إمام باطن ..... وتعطيلهم الأمر والنهي إلى أن يخرج الإمام الباطن هؤلاء القوم خارجون عن ملة الإسلام وأحكامهم أحكام المرتدين

②..... يجب أكفار الكيسانية(جو حضرت حسین کے بعد زین کی امامت نہیں مانتے)في إجازتهم البداء على الله تعالىٰ وأكفار الروافض في قولهم برجعة الأموات إلى الدنيا ..... وبقولهم في خروج إمام باطن ..... أحكام هؤلاء أحكام المرتدين

③..... واجب است ..... أكفار روافض كه قائل اند برجعية الأموات بدنيا ..... وخروج إمام باطن ..... وإنكار إمامة الشيخين برصحيح (برقول صحيح)

④..... ويجب أكفار الروافض بقولهم برجعة الأموات إلى الدنيا .... وبقولهم في خروج الإمام الباطن ويتعطياهم الأمر والنهي إلى أن يخرج الإمام الباطن ..... وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الإسلام وأحكاكهم أحكام المرتدين -

مخدوم محمد جعفر بن مخدوم عبد الکریم السندھی

⑤..... من أنكر إمامة أبي بكر فهو كافر ويجب بقولهم [1]

عقیدہ رجعت شیعہ عبارات سے

①..... حضرت امام مہدی کے عہد ظہور میں قیامت سے پہلے زندہ ہونے کو رجعت کہتے ہیں یہ رجعت ضروریات مذہب امامیہ سے ہے۔

②..... ملا محمد باقر مجلسی کی کتاب "حق الیقین" میں صفحہ ۳۳۵ سے لے کر صفحہ ۳۶۶ تک ساری بحث رجعت کی ہے عنوان ہے "دراثبات رجعت"

بدانکه از جمله اجماعیات شیعه بلکه ضروریات مذهب فریقه، حقیقت حقیة رجعت است

③..... امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانتا ہو۔

---

(۱) ① فتاویٰ تاتارخانیہ جلد ۵ صفحہ ۵۳۸۔② فتاویٰ بزازیہ، فتاویٰ عالمگیریہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۴، الطریقۃ المجدیہ: ۱۲، حاشیہ فتاویٰ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۳۱۸۔③ فتاویٰ برھنہ: ۱۳۶④ المتانۃ فی مرمۃ الخزانہ: ۶۰۵۔⑤ المتانۃ ص: ۶۰۵، ص: ۱۸۵، فتاویٰ عزیزی جلد ا صفحہ ۱۸۲۔

④..... امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ خدا کی قسم ہر وہ پیغمبر جسے خدا نے بھیجا ہے یعنی آدم سے لے کر ہر وہ نبی جو اس کے بعد آیا وہ تمام دنیا میں واپس آئیں گے تاکہ حضرت امیر المؤمنین کے سامنے قتال کریں۔

⑤..... وقد اجتمعت الإمامية على أن الله تعالىٰ عند ظهور القائم صاحب الزمان عليه السلام يعيد قوما من أولياءه لنصرته والاحتجاج بدولته وقوما ممن أعدائه ليفعل بهم يا يسحق من العذاب

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمْ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ

شیعوں نے سورہ القصص کی ۵ اور ۶ آیت سے رجعت پر استدلال کیا ہے وہ نبی اسرائیل فرعون وہامان کے متعلق اسمیں اللہ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ جو لوگ ضعیف سمجھے جاتے ہیں انہیں پیشوا بنا دیں گے اور فرعون وہامان کو محکوم بنا دیں گے شیعہ کہتے ہیں کہ فرعون وہامان سے مراد ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور کمزور قوم سے مراد شیعہ ہیں۔

⑥..... قلنا ليس الاستدلال بذلك صريحا فلا دليل يقتضي ثبوت الرجعة إلا ما بيناه من إجماع الإمامية [1]

ضروریات مذہب وہ بنیادی باتیں ہوتی ہیں جن کے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

(۱) ① چودہ ستارے: ۶۰۱۔ ② حق الیقین: ۳۳۵۔ ③ حق الیقین: ۳۳۶۔ ④ حق الیقین: ۳۳۸، ۳۳۷۔
⑤ رسائل الشریف مرتضی جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۔ ⑥ رسائل الشریف مرتضی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۔

اثبات رجعت پر شیعہ استدلال

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا

① جو اس میں آیت میں بیان کیا گیا وہ رجعت میں پیش آئے گا۔

سورہ النمل ۸۲

② میں دابۃ الارض سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جو قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔

سورہ الانعام ۱۵۸

③ میں آیت سے مراد ائمہ ہیں اس کے بعد دابۃ الارض ظاہر ہوں گے۔

④ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ

سورہ المومن ۱۱

⑤ تفسیر قمی میں جعفر صادق سے مروی ہے کہ یہ قول رجعت میں ہو گا۔

سورہ المومن ۵۱

⑥ قمی میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خدا کی طرف سے یہ نصرت کا معاملہ رجعت میں پیش آئے گا۔

سورہ آل عمران ۸۱

⑦ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ حضرت آدم سے لے کر . . . . . سب رجعت فرمائیں گے اور امیر المؤمنین کی نصرت کریں گے۔[1]

سورہ بقرہ ۱۴۸

(۱) ① حق الیقین : ۳۳۶۔② ترجمہ مقبول جلد ۲ صفحہ ۷۶۴۔③ ترجمہ مقبول :۲۹۵④ سورہ القصص:۸۵۔⑤ ترجمہ مقبول:۹۳۲۔⑥ ترجمہ مقبول:۴۲۹۔⑦ ترجمہ مقبول:۱۱۸

یہ آیت قائم آل محمد کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رات کو اپنے بستروں سے مفقود ہو جائیں گے اور صبح انہیں مکہ معظمہ میں ہو گی اور بعض ان میں سے دن دیہاڑے بادلوں کی سواری پر چلے جائیں گے۔(ترجمہ مقبول:۴۳)

سورہ النمل ۳۹

یہ آیت تو امت محمدیہ کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن سے کہا گیا تھا کہ موت کے بعد قیامت سے پہلے تم کو رجعت ہو گی اور انہوں نے قسم کھا کر کہا تھا کہ ہم کو رجعت نہ ہو گی ان کو زمانہ رجعت میں پھر بلائے گا اور قائم آل محمد ان کو قتل کریں گے اس طرح مؤمنین کے دل ٹھنڈے ہوں گے۔ (ترجمہ مقبول:۵۳۹)

سورہ القصص ۵،۶

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمْ الْوَارِثِينَ ، وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ

① فرعون وہامان سے مراد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور یہ تمکین شیعوں کو ملی ہے۔

② يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (میں "راجفہ" سے مراد حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور "رادفہ" حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں)۔

③ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ۔

④ ان آیات کا مظہر رجعت میں ہو گا۔

⑤ رجعت کے زمانہ میں دشمنان اہل بیت کی خوراک پاخانہ ہو گی۔[1]

---

(۱) ① حق الیقین:۳۴۲۔② حق الیقین:۳۵۲۔③ سورہ الفتح ④ حق الیقین:۳۶۸ ⑤ حق الیقین:۳۴۲۔

متفرق عقائد

عقیدہ تقیہ

تقیہ کے عقیدہ پر ایک نظر

شیعوں کو جس طرح اصل قرآن پڑھنے سے امام مہدی کے ظہور تک منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح بظاہر اہلسنت سے میل جول رکھنے والے اور دشمنی کو دل میں چھپانے اور اپنے عقائد و نظریات کے خلاف باتیں زبان و عمل سے ظاہر کرنے کا حق دیا گیا ہے جسے تقیہ کہتے ہیں اور امام مہدی کے خروج سے پہلے تقیہ چھوڑنا جائز نہیں ہے بلکہ خروج مہدی کا زمانہ جتنا قریب آتا جائے گا اتنا ہی تقیہ شدید ہو گا اور تقیہ چھوڑنے والا دین امامیہ سے خارج ہو جائے گا۔

تقیہ کی حیثیت....... فضائل

قال لي أبو عبدالله يا أبا عمر أن تسعة أعشار الدين في التقيه[۱]

(۹۰ فی صد دین تقیہ میں ہے)

۱. لاإيمان لمن لا تقية له

۲. من ترك تقية قبل خروج قائمنا فليس منا

۳. التقية واجب لا يجوز رفعها إلى أن يخرج القائم فمن تركها قبل خروج فقد خرج عن دين الله وعن دين الإمامية [۲]

---

(۱) الاصول من الکافی جلد ۲ صفحہ ۲۱۷۔

(۲) ① الاصول من الکافی: ۲۱۸، تفسیر عیاشی جلد ا صفحہ ۱۹۰۔ ② مسند امام رضا جلد ا صفحہ ۲۲۳۔ ③ ہدیہ جعفریہ: ۱۰۲۔

اصل کتاب ''عقائد جعفریہ'' ہدیہ جعفریت رجمہ ہے۔

تم مخالفین سے ظاہر میں میل جول رکھو اور باطن میں ان کی مخالفت کرو.......جو شخص مخالفین کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھے تو گویا اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی نیز فرمایا کہ ان کے بیماروں کی عیادت کیا کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو جایا کرو اور ان کی مسجدوں میں نماز پڑھ لیا کرو۔(ہدیہ جعفریہ:۱۰۴)

عن أبي عبدالله قال : كلما تقارب هذا الأمر كان أشد للتقية

(سب سے بڑا تقیہ باز ہو گا) (الاصول من الکافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

إن أكرم عندالله أتقاكم میں أتقاكم سے مراد عملكم بالتقية ہے۔[1]

اصول کافی میں تقیہ کی دو مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔

① حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا! کہ قافلے والو تم چور ہو حالانکہ انہوں نے کچھ بھی چرایا نہ تھا۔

② حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہ تھے۔

وہ چور نہ تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم چور ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں بیمار ہوں کوئی آدمی بیمار نہ ہو اور کہے کہ میں بیمار ہوں تو یہ جھوٹ ہے انہوں نے مثال میں پیش کیا تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک تقیہ صریح جھوٹ کو کہتے ہیں۔

سوال:۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول جھوٹ ہے تو پھر انہوں نے جھوٹ کیوں بولا؟۔

جواب:۔ یہ قول حضرت یوسف علیہ السلام کا نہیں ہے اس لیے کہ ''قال مؤذن'' میں ''مؤذن'' نکرہ ہے۔ ندا دینے والے نے کہا کہ وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے اور پھر ''إنكم

---

(۱) مسند امام رضا:۲۲۳، فصل الخطاب:۴۳۔

لسارقون"ضروری نہیں ہے کہ یہ خبر ہو، استفہام بھی ہو سکتا ہے یعنی مؤذن نے کہا تم چور ہو یعنی کیا تم چور ہو (استفہامیہ لہجہ) حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا "إنكم لتأتون الرجال شهوة" حضرت لوط علیہ السلام کے اس مقولہ میں ہمزہ استفہام مقدر ہے اور یہ خبر نہیں استفہام ہے یعنی کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو اور ہر زبان میں کبھی استفہام ظاہر کیا جاتا ہے کبھی چھپا دیا جاتا ہے۔

حدیث اور سنت

حدیث ماننے کی چیز عمل کی چیز سنت ہے اور سنت وہ ہے جس پر صحابہ چلے ہوں آقا ﷺ نے جب ناجی فرقہ کی وضاحت کی تو فرمایا کہ "ما أنا عليه أصحابي" جس راستے پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں اس راستہ پر چلنے والا ناجی ہے، آقا ﷺ نیند سے اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، چار سے زائد شادیاں کرتے ہیں صحابہ کو ساتھ نہیں لے جاتے تو یہ امت کے لئے نہیں ہے، حدیث منسوخ بھی ہوتی ہے وہ بھی ماننی پڑتی ہے کیا آپ نہیں مانتے کہ آقا ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی۔

جب احادیث مختلف آتی ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے کس پر عمل کیا؟ حدیث کبھی منسوخ ہوتی ہے اور کبھی مخصوص ہوتی ہے کبھی معلول بالعلت ہوتی ہے حدیث ہے کلام فی الصلوۃ کی کہ آقا ﷺ نے چار رکعتوں میں دو رکعت پڑھ کر بات کی پھر دو رکعتیں پڑھیں "إنما أنا بشر مثلكم" صحابہ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں "قومو الله قانتين" سے پہلے کلام تھا "أن النبي أتى سباطة قوم فبال قائما" بخاری شریف کی حدیث ہے مرد و عورت کی نماز میں فرق نہیں ہے ہم کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ٹھیک کہا تھا۔

"لعك باخع نفسك" اللہ نے اپنے نبی کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ان کے

ایمان نہ لانے پر حسرت کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لیں یعنی حسرت میں تکلیف ہوتی ہے کہ جان بھی جاسکتی ہے فکر سب سے بڑی بیماری ہے اس غم سے جان بھی جاسکتی ہے تو رئیس المؤحدین مشرکین کو دیکھتے ہیں تو ان کے دل پر بوجھ نہیں ہوتا؟ پھر ان کا ''إني سقيم'' کہنا ٹھیک نہیں ہے؟ مؤذن جس نے آواز دی تھی اسے کیا معلوم تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے سامان میں رکھا ہے یا نہیں۔

تارک تقیہ کفر ہے

١. تارک التقية كفر

٢. قال أبوعبدالله يا سليمان إنكم لعلى دين من كتمه أعزه الله ومن أزاره أدله الله

من انراع عليناحديثناسلبه الله إيمانه (جس نے ہماری حدیث کو ظاہر کیا اللہ اس کا ایمان سلب کر لے گا۔

٣. وقال ما قتلنا من أزاء حديثا قتل خطأولكن قتلنا قتل عمد

٤. از زمانه خلافت حضرت على مرتضى عليه الصلوة والتحية [1]

قاضی نوراللہ شستری اور مجالس المؤمنین

مجالس المؤمنین کا مصنف قاضی نور اللہ بہت بڑا تقیہ باز تھا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا حتی کہ اسلامی حکومت نے اسے قاضی مقرر کر دیا تھا بعد میں جب اس کی کتاب مجالس المؤمنین پکڑی گئی تو پھر اسلامی حکومت نے اس کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کروادیا۔

(۱) ① فصل الخطاب کرمانی: ۴۳۔ ② فصل الخطاب کرمانی: ۴۴۔ ③ فصل الخطاب کرمانی: ۴۴ ④ مقدمہ مجالس المؤمنین۔

تحفہ اور شیعوں کے طرق اضلال

شاہ عبد العزیز نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کو شیعہ ۱۰۷ (ایک سو سات) طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں ان میں سے ۷۴واں طریقہ یہ ذکر فرمایا ہے کہ شیعہ کے کئی بڑے بڑے علماء بظاہر اہلسنت کے پیشوا، مفتی اور مدرس بن کر رہتے ہیں انہیں جتنا بھی آزمایا جائے پہچانے نہیں جاتے۔ (ہدیہ مجیدیہ ترجمہ تحفہ: ۹۲)

اعتراض:۔ قرآن نے "إلا أن تتقوامنهم تقه" کہہ کر تقیہ کی اجازت دی ہے۔

جواب:۔ تمہارے نزدیک تو تقیہ واجب ہے یہاں الا کے بعد یہ تو اضطراری حالت و کیفیت سے منع فرمایا الا سے اضطراری حالت میں اجازت ہے تو ہمارے نزدیک تقیہ کرنے کی اجازت نکلتی ہے تو وہ خزیر کھانے کے برابر ہے کلمہ کفر اور تقیہ کی اجازت "إلامن أكره وقلبه مطمئن" جب موت کا ڈر ہو تو زیادہ سے زیادہ جھوٹ جائز ہو گا وہ بھی عوام کے لئے خواص کے لیے نہیں جن کی وجہ سے دوسرے لوگ گمراہ ہوتے ہیں پھر ایک اور فرق ہے کہ اگر وہ عوام جان نہیں بچاتی حق کہہ دیتے ہیں تو انہیں ثواب ملے گا یا گناہ؟ اگر کوئی کہتا ہے کہ گناہ ملے گا تو پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرح، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی طرح جن لوگوں نے ماریں کھائی ہیں ان کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟ تو مرتا مر جائے پھر بھی حق بات کہتا ہے تو اسے ثواب ملے گا ہم اس کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ہاں اگر تقیہ کا حکم ہے "تارک التقية كافر" جب کہ ہمارے نزدیک تقیہ ہے مضطرب کے لیے۔

متعہ رافضیت

متعہ کیا ہے؟

متعہ کہتے ہیں بغیر اشہاد اور اعلان کے مرد و عورت کے باہمی رضا مندی سے کچھ دیر کے لئے کچھ اجرت پر عورت کو کرایہ پر استعمال کرنا، بغیر اس تحقیق کے کہ وہ شادی شدہ ہے یا نہیں اور عدد کی بھی کوئی قید نہیں چاہے ہزار عورتوں کو اس طرح استعمال کر لیا جائے پھر طلاق کے بعد تفریق والی عدت بھی نہیں اور میراث بھی جاری نہیں ہوتی۔

شیعہ کتب کی شہادت

قال أبو عبدالله لاتكون متعة إلا بأمرين بأجل مسمى وبأجر مسمى

کم از کم وقت کی حد ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ (تہذیب الحکام جلد ۷ صفحہ ۴۹۴)

امام جعفر صادق سے پوچھا گیا "عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال لابأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر"

(تہذیب الاحکام جلد ۷ صفحہ ۴۹۴)

اجر کتنا ہونا چاہیے؟

قال سئل عن أبي عبدالله أدنى ما يتزوج به المتعة قال كف (مٹھی) من بر،ليس في المتعة إشهاد ولا إعلان [1]

نوٹ:۔ بغیر اشہاد و اعلام کے نکاح کے متعلق انہوں نے خود لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ کے

---

(۱) تہذیب الاحکام جلد ۷ صفحہ ۴۹۳، تہذیب الاحکام جلد ۷ صفحہ ۴۸۸۔

زمانہ میں نہ تھا کیوں کہ معلی بن حنیس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا:

جعلت فداك كان المسلمون على عهد النبي صلى الله عليه وسلم يتزوجون بغيربينة ؟ قال لا[۱]

عقد متعہ ورثہ اور طلاق جاری نہیں ہوتے اور اس کی عدت ۴۵ راتیں ہے اور چار میں بند بھی نہیں ہے۔[۲]

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہماری طرف یہ بات جھوٹی منسوب ہے کہ متعدد مردوں کے ساتھ ایک عورت کا متعہ جائز کہتے ہیں ہاں اس صورت میں کہ عورت یائسہ (غیر ذات القروء) ہو تو اس صورت میں بعید نہیں ہے۔ (مصائب النواصب:۲۲۶)

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ جھوٹ ہے "تزوج منهن ألفا إنهن مستأجرات"[۳]

فضائل متعہ

جو ایک بار متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے برابر ہے۔
جو دو مرتبہ کرے اس کا درجہ حضرت حسن جیسا ہے۔
جو تین مرتبہ کرے اس کا درجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا ہے۔
جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ جیسا ہے۔[۴]

حضور ﷺ نے فرمایا! متعہ والے مرد اور عورت جب آپس میں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک

---

(۱) الاستبصار جلد ۳ صفحہ ۴۳۰، فصل الخطاب کرمانی:۸۰۷۔

(۲) الاستبصار ۳/ ۴۲۹، فصل الخطاب:۸۰۷، تہذیب الاحکام ۷/ ۴۹۳، ۴۹۴۔

(۳) تہذیب الاحکام ۷/ ۴۹۲، الاستبصار:۳/ ۴۲۹۔

(۴) تفسیر منہج الصادقین:۲/ ۴۹۳، برہان المتعہ:۵۲

فرشتہ نازل ہوتا ہے جو وہاں سے نکلنے تک چوکی داری کرتا ہے دونوں کی آپس میں باتیں تسبیح کا درجہ رکھتی ہیں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انگلیوں سے گناہ ٹپک جاتے ہیں ہر بوسے کے ساتھ حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے ہر لذت وشہوت کے ساتھ زمین کے پہاڑوں کے برابر ثواب ملتا ہے غسل کا پانی زمین پر گرنے سے پہلے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیے جاتے ہیں دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں (منتھی الاعمال میں ص ۳۴۱) میں ہے کہ ایک ایک قطرے سے ستر (۷۰) فرشتے پیدا ہوتے ہیں جو متعہ والے کے لیے قیامت تک استغفار اور متعہ کے منکروں پر لعنت کرتے ہیں۔

امیر المؤمنین اٹھے اور عرض کیا! حضرت میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں ہاں یہ ارشاد ہو کہ جو اس کار خیر میں سعی کرے اس کا ثواب کیا ہے ؟ (یعنی دلال کا ثواب کیا ہے ؟) حضرت نے فرمایا کہ ان دونوں کا ثواب (دلال) کو ملتا ہے۔۔۔۔۔۔ پھر امیر المؤمنین نے عرض کیا جو شخص اس سنت پر عمل نہ کرے یا دشوار سمجھے تو وہ میرے شیعوں میں سے نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں جو شخص متعہ کے بغیر مر گیا قیامت کے دن اس کی ناک اور ہونٹ کٹے ہوئے ہوں گے۔ (منہج الصادقین: ۲/ ۴۷۹) متعے والی بیوی کی اولاد دائمی بیوی سے افضل ہے اور منکر متعہ کافر ومرتد ہے (منہج الصادقین: ۲/ ۴۹۵)

فقہ جعفریہ

لفظ فقہ جعفریہ

مسائل فقہیہ میں جو جو باتیں جن کی طرف انہوں نے منسوب کی ہیں اگر وہ باتیں آپ کو عیب والی نظر آتی ہیں تو وہ عیب والی عبارتیں بھی انہوں نے ان کی طرف منسوب کی ہیں۔

ان کے ہاں فقہ وہ مستخرج مسائل ہیں جنہیں مجتہد دلائل کے ساتھ سمجھ کر تخریج کرتا ہے قرآن کو فقہ نہیں کہتے، حدیث کو فقہ نہیں کہتے، قرآن وحدیث سے جو بات سمجھ کر آئے اسے فقہ کہتے ہیں فقہ جعفریہ ہی غلط ہے اس لیے کہ امام جعفر صادق تو بقول ان کے معصوم ہیں انہوں نے تو بات اجتہاد سے کہی ہی نہیں جو وہ بات کہے گا وہ حدیث ہے فقہ تو غیر معصوم کا قول ہوتا ہے جو قول معصوم سے محفوظ ہوتا ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے غیر مقلدین کی فقہ محمدی ہے۔

زور عقائد پر دیا گیا ہے کیوں کہ جہاں بات کفر اسلام کی ہو وہاں فروعی مسائل پر بحث نہیں کی جاتی مثلاً وہ وضو ہاتھ سے شروع کر دیں تو ان کی نماز صحیح ہو جائے گی؟ وہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کو کفر کہتے ہیں لیکن خمینی لکھتا ہے کہ سنیوں کو دھوکہ دینے کے لیے جائز ہے تو اگر ہم ان کو ہاتھ بندھوانے پر مجبور کر لیں تو پھر ان کی نماز ہو جائے گی؟ یا ہم ہاتھ چھوڑ کر نماز شروع کر دیں تو کیا ہماری نماز ان کے نزدیک ہو جائے گی؟۔

ہم جب گفتگو شیعہ سے کر رہے ہیں تو تمام اہلسنت کی نمائندگی کر رہے ہیں تو اہلسنت کا مسائل میں اختلاف ہے ان کا قول کسی نہ کسی کے تو موافق ہو ہی جائے گا۔

غیر مقلدین کا حرمین شریفین کے لوگوں کو دھوکہ

جیسے غیر مقلدین آمین بالجہر اور رفع یدین دکھا کر حرمین شریفین کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ غیر مقلدین وہاں تراویح پر قطعا مناظرہ نہیں کریں گے دو اذانوں پر مناظرہ نہیں کریں گے طلاق ثلاثہ پر مناظرہ نہیں کریں گے وہ چوں کہ مقلدین ہیں حنابلہ ہیں اس لیے وہاں تقلید پر بھی مناظرہ نہیں کریں گے، وہاں یہ کوشش کرتے ہیں کہ رفع دین پر مناظرہ کرتے ہیں وہاں آمین بالجہر اور قرآت خلف الامام پر مناظرے کر کے یہ فضا بنالی ہے کہ ہم ان کے مخالف ہیں اور یہ (غیر مقلدین) موافق ہیں۔

جب ہمارا اختلاف شیعہ سے اصول پر ہے، عقائد پر ہے، تو مسائل میں جانے کا کیا مطلب ہے ؟ ہاں جوابی طور پر کہ اگر وہ حرکت کریں کہ تمہاری فقہ میں یہ ہے تو اس کا جواب منہ پر مارنے کے لیے چند نمونے فقہ جعفریہ کے ذکر کیے جا رہے ہیں۔

فقہ جعفریہ کی بنیاد

فقہ جعفریہ کی بنیاد صرف ایک مسئلہ پر ہے وہ یہ ہے کہ کچھ بھی ہو جائے اہلسنت کی مخالفت کرنی ہے دعوما وافق القوم فإن الرشد في خلافهم **قول امام رضا۔**

امام رضا سے پوچھا گیا کہ اگر شیعہ مفتی نہ ملے تو ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ سنی مفتی سے پوچھ لو جو مسئلہ سنی مفتی بتائے تو تم اس کی مخالفت کرو حق اس کی مخالف میں ہے۔[1]

ایت فقیه البلد فاستفته في أمرک فإذا افتی بشیء فخذ بخلافه فإن الجنة فیه ، فأت قاضی البلد فسئله عن تلک المسئلة فما قال لک فخذ بخلافه (انوار نعمانیہ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

(۱) فصل الخطاب کرمانی: ۳۹، ۴۰۔

بطور نمونہ فقہ جعفریہ کے چند مسائل

مسائل شروع ہو رہے ہیں " کتاب الصلوۃ " سے

ان کے ہاں جب آدمی پیشاب کر لیتا ہے تو تین مرتبہ اپنے ذکر کو جھٹک دے تو پاک ہو جاتا ہے ان کے ہاں ڈھیلے سے، ٹشو سے استنجاء جائز نہیں ہے۔ یا جھٹک کر پانی سے دھو لیا جائے، پانی اتنا چاہیے جتنا کہ گیلا پانی ذکر سے لگا ہوا ہو یا اس سے دگنا۔ تھوک سے بھی پانی کا کام لیا جاسکتا ہے اس کے بعد اگر اٹھتا ہے چلتا ہے دوبارہ پیشاب آگیا یا قطرات آگئے چاہے ایڑیوں تک پہنچ جائیں نہ تو وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی نماز ٹوٹتی ہے۔ تھوک سے استنجاء جائز ہے۔[1]

ذکر سے حالت نماز میں بھی اگر مذی و ودی وغیرہ ایڑیوں تک بھی پہنچ جائے نہ غسل واجب ہوتا ہے نہ وضو ٹوٹتا ہے۔ اور نہ ہی نماز ٹوٹتی ہے جیسے کہ ناک سے آنے والی چیز کا حکم ہے۔[2] مذی ودی پاک ہے۔

۱) وإن دخل رجل قائما اگر کوئی آدمی حمام میں داخل ہو گیا پانی کی بالٹی سے پانی نکالنے کے لئے آلہ نہیں ہے اور ہاتھ دونوں پلید ہیں تو بسم اللہ پڑھ کر پانی میں ڈال دے۔

۲) خنزیر کے بالوں کا آلہ بنا کر کنویں سے پانی نکالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳) دو پرنالے بہہ رہے ہیں ایک پیشاب کا، ایک پانی کا پھر دونوں مل گئے تو یہ کپڑوں کو لگتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر گیلے یا خشک پاخانہ کی بھری تھیلی کنویں میں گر گئی تو اس سے وضو کیا جاسکتا ہے پانی

---

(۱) من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۔

(۲) الاصول من الکافی جلد ۳ صفحہ ۳۹۔

نکالنے کی حاجت نہیں ہے اگر ویسے پڑ جائے تو پھر دس گھڑے نکالنا پڑیں گے۔ [1]

(۱) ① من لایحضرہ الفقیہ ۱/۷ ② من لایحضرہ الفقیہ ۱/۷ ③ من لایحضرہ الفقیہ ۱/۶ ④ من لایحضرہ الفقیہ ۱/۹۔

کتاب الصلوۃ

سألت أبا عبدالله عن الرجل يعبث يـذكره في الصـلاة المكتوبـة فقـال لابأس به (تہذیب الاحکام ج۱ ص۱۳۹)

امام جفعر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ میں غسل کر کے نماز کے لئے جارہا تھا، لڑکی میرے میرے آگے سے گزری میں رانوں میں رگڑا مجھے مذی آگئی اسے منی آگئی تو امام صاحب نے فرمایا تجھ پر وضو نہیں ہے اور اس پر غسل نہیں ہے۔ (تہذیب الاحکام ج۱ ص۵۲)

۱) نماز جنازہ جنبی اور حائضہ کے لئے جائز ہے۔

۲) ولابأس بأن يقرأ الجنب القرآن كله ما خلا العـزائم الـتي يسـجد فيها وهي سجدة لقمان،حم السجدة،اقرأباسم

۳) گدھے کا گوشت حلال ہے۔

٤) قال أبو عبدالله إذاأتى الرجل المرأة في الدبر وهي صائمة لـم يـنقص صومها وليس عليها غسل

۵) بیوی کو وطی فی الدبر جائز ہے۔

٦) مباح لزوج أن يأتي زوجتها بكل واحد

۷) وهذه المسألة عليـه إطبـاق شـيعة الإماميـة ولا اخـتلاف بيـنهم فقهائهم وعلماتهم . . . . في الفتوى بالإباحة ذَلكَ[1]

(۱) ① من لایحضرہ الفقیہ ج۱ ص۵۱ ② من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۲۴ ③ الاستبصار ج ۳ص ۲۴۷ ④ تہذیب ج۴ ص۶۷ ⑤ الفروع من الکافی ج ۵ ص ۵۴۰ ⑥ رسائل شریف ج۱ ص۳۰۰

۸) لیکن تقیہ کی وجہ سے ظاہر کم کرتے ہیں اور لوگ باتیں کرتے ہیں شرمساری کی وجہ سے (الفروع من الکافی: ۶/۵۰۳)

شیعوں کی گستاخیاں

ان ہستیوں کی شان میں جن کو ماننے کے وہ خود مدعی ہیں۔

توہین خداوندی

۱) نقول:إن رب الذي خليفة نبيه أبو بكر ليس ربنا ولا ذلک النبي نبينا

۲) عن أبي عبدالله عليه السلام ما أعظم الله بمثل البداء

۳) عقیدہ بدا کے برابر اللہ کی کوئی تعظیم نہیں ہے عقیدہ بدا رکھنے کے برابر اللہ کی کوئی عبادت نہیں۔

۴) ہم ایسے خدا کو خدا ہی نہیں مانتے جو عثمان اور یزید معاویہ جیسے بدقماش لوگوں کو خلافت (سرداری) دیتا ہے۔[1]

عقیدہ بدا کیا ہے؟

بدا یبدو بدوا بمعنی ظاہر ہونا، شیعوں کا عقیدہ بدا یہ ہے کہ:

اللہ کے علم و تقدیر میں ایک بات ہوتی ہے پھر کام دوسرا ہو جاتا ہے اللہ کو پھر پتہ چلتا

⑤ رسائل شریف مرتضیٰ ج۱ ص ۲۳۳

(۱) ① انوار نعمانیہ: ۲۷۸ ② انوار نعمانیہ ج۲ ص ۲۷۸ ③ الاصول من الکافی ج۱ ص ۱۴۶ ④ کشف اسرار: ۱۰۷

ہے کہ یوں کرنا تھا جیسے امام جعفر صادق کے بڑے بیٹے اسماعیل نے امام بننا تھا لیکن ہوا یہ کہ جعفر صادق کی زندگی میں اسماعیل فوت ہو گیا مجبورا موسیٰ بن جعفر کو امام بنانا پڑا ،اللہ کو پہلے اگر پتہ ہوتا کہ اسماعیل مر جائے گا تو موسیٰ کو پہلے پیدا کر دیتا، یہاں چوں کہ اصول ٹوٹ رہا تھا اس لیے کہتے ہیں جی اللہ کو بدا ہو گیا۔ کام ہونے سے پہلے اللہ کریم کو پتہ نہیں ہوتا(ووعدنا ثلاثین لیله) تفسیر عیاشی میں ہے کہ اللہ کے علم وتقدیر میں تیس ۳۰راتیں تھیں پھر بدا ہوا تو دس راتیں بڑھا دیں، یہ شان خدا میں گستاخی ہے کہ نہیں ہے؟۔

حضرات انبیاء وملائکہ کی توہین

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کرنے والے، حضرت نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے بچانے والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کی تعلیم دینے والے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جھولے میں کلام کرانے والے اور انہیں انجیل دینے والے، حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں سے نجات دلانے والے، حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ہواؤں کو مسخر کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (انوار نعمانیہ ج ا ص ۳۱)

علی معجزہ اک اک ہے نادر
علی کی ذات ہے ہر شی پہ قادر

حضرت آدم علیہ السلام کا بہشت سے اخراج ، حضرت نوح علیہ السلام کا طوفانی ابتلاء، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ادخال فی النار ، حضرت یوسف علیہ السلام کا کنویں میں پھینکنا، حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری حضرت داؤد علیہ السلام کی خطاء حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کا نگل لینا، یہ سب کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے اماموں کی سرداری قبول نہ کرنے کی وجہ سے ہوا۔ (انوار نعمانیہ ج ا ص ۲۵) حضور ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء وملائکہ

علی کے آستانہ عالیہ کے ادنی غلام ہیں۔(کلید مناظرہ:۳۳)

حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ ﷺ کی توہین

جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے برابر ہے جو دو مرتبہ کرے اس کا ردجہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جیسا ہے جو تین مرتبہ کرے اس کا درجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا ہے جو چار مرتبہ کرے اس کادرجہ خود رسول اللہ ﷺ کے درجہ جیسا درجہ ہے۔(تفسیر منہج الصادقین،ج۹ص۴۹۳،برہان المتعہ:۵۲)

رسول پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جماع کے اوقات نوٹ کروائے۔سورہ بقرہ میں ہے (إن الله لايستحي أن يضرب مثلاما بعوضة فما فوقها) اس آیت میں بعوضہ امیر المؤمنین اور فما فوقھا رسول اللہ ہیں(تفسیر قمی:۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گلے میں رسی ڈال کر انہیں گھسیٹا گیا اور ابو بکر کی بیعت کرائی گئی۔ (حق الیقین:۱۶۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھائی (بقول ان کے امام سے سہو نہیں ہوتا) (الاستبصار جلد اص ۱۹۲، فصل الخطاب کرمانی:۳۱۵)

حضرت علی رضی اللہ رات کے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گدھے پر بٹھا کر حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر خلافت کے لیے ایک ایک کے دروازے پر گئے لیکن لوگوں نے ساتھ نہیں دیا۔ (حق الیقین:۱۱۶)

جب آنحضرت ﷺ کو منظور ہوا کہ اپنی نور نظر کا نکاح جناب امیر المؤمنین سے کر دیں تو جناب سیدہ کو بطور راز آنحضرت ﷺ نے اطلاع دی یہ سن کر جناب معصومہ نے (گردن جھکالی) اور عرض کیا بابا آپ کی رائے مقدم ہے آپ کو اختیار ہے مگر میں نے زنان قریش سے

سنا ہے کہ علی بن ابی طالب کا پیٹ بڑا ہے ہاتھ لمبے ہیں پنڈلیاں موٹی ہیں، سر کے اگلے حصے پر بال نہیں ہیں (کشادہ پیشانی) انکا کندھا اتنا سخت ہے جتنا اونٹ کا کندھا، ہنس مکھ ضرور ہے مگر مال دنیا بالکل نہیں رکھتے۔ (ضمیمہ جات، ترجمہ مقبول:۵۲۹) رسول پاک ﷺ نے حضرت علی کو جماع کے اوقات نوٹ کراوئے۔ (حلیۃ المتعین:۶۶ ملا باقر مجلسی) ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی کو یوں کہا: (یا ابن أبي طالب اشتملت شملة الجنين وقعدت حجرة الظنين) (احتجاج طبرسی جلد اصفحہ ۱۲۶)

که مانند جنین درحم پرده نشین شده ومثل خائنان درخانه گریخته

جس طرح ماں کے رحم میں بچہ چھپا ہوتا ہے اسی طرح چھپا ہوا ہے اور جس طرح کوئی خیانت کر کے بھاگ جاتا ہے اسی طرح تو دبک کر بیٹھ گیا ہے۔

(حق الیقین:۲۰۳)

وحملته أمه كرها

کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے جبرائیل نے آقا ﷺ کو، آقا ﷺ نے فاطمہ کو بتایا کہ ایسا بیٹا پیدا ہوگا جسے لوگ قتل کریں گے تو سیدہ نے فرمایا ایسا بیٹا نہیں چاہیے سیدہ بیٹا جن کر رنجیدہ ہوئیں جناب حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے نہ سیدہ فاطمہ کا دودھ پیا ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ وہ آنجناب ﷺ کی خدمت میں لائے جاتے، آقا انگوٹھے منہ میں دیتے تھے وہ اس سے اتنا انگوٹھا چوس لیتے تھے جو تین دن کافی ہو جاتا تھا۔

(الاصول من الکافی جلد اصفحہ ۲۶۵)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور تقیہ

جب آپ تقیہ پر گفتگو کریں؟ تو آخر میں پوچھیں کہ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے تقیہ کیا؟ جواب واضح ہے کہ تقیہ نہیں کیا تم کہتے ہو (لا إيمان له لمن لا تقية له) ٹھیک

ہے حضرات خلفاء ثلاثہ کے سامنے تقیہ کیا سوال یہ کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں کیوں کر تقیہ چھوڑا؟ جواب دیتے ہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو حکم تھا کہ جان چلی جائے تو بھی چپ نہ کریں۔ سوال اگر ان کو چپ نہ رہنے کا حکم تھا تو پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیس سالہ دور میں چپ کیوں رہے؟ ہم کہتے جسے صحیح سمجھا اس کے دور میں چپ رہے اور جسے غلط سمجھا اس کے دور میں نکل آئے۔ شیعہ عقیدہ کے مطابق عظمت حسین رضی اللہ عنہ کو ماناہی نہیں جاسکتا۔

امام جعفر صادق کی گستاخی

محمد بن مضارب: قال لي أبو عبدالله يا محمد خذهذه الجارية تخدمك وتصيب منها فإذا خرجت فردوها إلينا [1]

عن أبي عبدالله قال:النظر إلى عورة من ليس بمسلم مثل نظرك إلى عورة الحمار (الفروع من الکافی جلد۲ ص ۵۰۱)

امام موسیٰ کاظم کی گستاخی

سألت أباالحسن عن الرجل يقبل قبل المرأة،قال:لا بأس

(الفروع من الکافی جلد ۵ ص ۴۹۷)

اگر کوئی آدمی اپنی ماں بیٹی یا بہن سے شادی کرلے تو تزویج کے لحاظ سے حلال ہے اور نہی کے لحاظ سے حرام ہے لیکن یہ نکاح زنا نہیں ہے اور اولاد ولد الزنا نہیں اور ان میں سے ہونے والی اولاد اسی باپ کی طرف منسوب ہوگی اور اگر اس اولاد کو اگر کوئی حرامی کہے تو اس پر حد قذف جاری ہوگی کیوں کہ وہ بچہ صحیح شادی سے پیدا ہوا ہے۔ (الکافی جلد ۵ ص ۵۷۱)

---

(۱) الاصول من الکافی، ص ۴۷۰، تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۴۸۶۔

عن أبي الحسن الماضي قال:

العورة عورتان:القبل والدبر فأمـا الدبرمسـتور بـالأيتين فـإذا سـترت القضيب والبيضين فقد سترت العورة وقال في رواية أخرى أمـا الدبـر فقد سترته الأيتان وأما القبل فاستوره بيدك (۱)

(۱) الفروع من الکافی جلد۶ص ۵۰۱، فصل الخطاب ص ۲۲۳۔

غیر شعیہ کے متعلق نظریہ رافضیت

ناصبی کون ہے؟

۱) ناصبی وہ ہے جو امیر المؤمنین یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کسی اور کو مقدم سمجھے۔

۲) مجالس المؤمنین کا مصنف قاضی نوراللہ شوستری ساری زندگی تقیہ کرتے سنی بن کر رہا تھا ناھلوں سے دشمنوں اور مخالفوں سے اس کتاب کو چھپائے رکھا۔

۳) جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو مقدم سمجھے اور ان کی خلافت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے۔

۴) تمام اہلسنت ناصبی اور حضرت امیر المؤمنین سے بغض رکھنے والے ہیں۔[1]

ناصبی اہلسنت پر تبرا

قال لا یباا لنا صرب صلی أم زنا [2]

ناصبی کی نماز اور زنا برابر ہے۔

ناصبی کا ذبحیہ حرام ہے۔[3]

---

(۱) ① مجالس المؤمنین، ص: ۱۶۴، مجلس: ۵ ② مجالس، ص ۲۴۲ ③ ۵۴۲ حق الیقین، ص ۵۲۱ ④ مجالس المؤمنین، ص: ۲۲۸، مجلس: ۸۔

(۲) الکافی، جلد ۸ ص ۱۶۰، عقاب الاعمال، ص: ۱۷۴، مجالس المؤمنین، ص ۲۰۸، مجلس: ۵

(۳) الاستبصار ص ۸۷، تہذیب الاحکام جلد ۹ ص ۱۷ (۱۰ جلدیں ہیں) یہ دونوں کتابیں ابو جعفر محمد بن حس

①ناصبی سے ہاتھ ملایا جائے تو ہاتھ دھویا جائے۔②ناصبی ولد الزنا ہے اور کتے سے بھی بدتر ہے،ناصبی کے جھوٹے سے وضو جائز نہیں ہے۔③من أطعم أوسقى ناصباخرج من الإسلام۔④ خذ مال الناصب حيث ما وجدت [1]

اور ایک شعیہ ان میں سے ایسالا یا جائے گا جس نے اعمال صالحہ کچھ بھی نہ کیے ہوں گے مگر ہماری دوستی اس کے دل میں موجود ہو گی اور اس کو ایک لاکھ ناصبیوں کے مابین کھڑا کیا جائے گا چونکہ توامامت کا قائل تھا اس وجہ سے یہ قاضی تیرے عوض جہنم میں بھیجے جاتے ہیں۔

(ترجمہ مقبول:۵۲۱)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا (سورۃ البقرہ)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (سورۃ الحجر)

ناصبی بھی خواہش کریں گے کہ کاش کہ وہ بھی شیعہ ہوتے سنی نہ ہوتے۔

ناصبی کو قتل کرنا حلال ہے لیکن اس طرح کہ کوئی گواہ نہ بن سکے کیونکہ ایک شیعہ بھی ایک لاکھ ناصبی سے قیمتی ہے۔ [2] ناصبیوں کی نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تلاوت، اعمال خیر ونیک مسئلہ طینت کی وجہ سے شیعوں کو دیا جائے گا اور شیعوں کی شراب خوری، سود خوری، ترک صوم وصلوۃ، زنا، لونڈے بازی اور ہر گناہ کا عذاب ناصبوں کو ہو گا۔(ماخوذ ضمیمہ مقبول:۱۸۱)

ناصبی کا جنازہ پڑھنا چاہیے اور ناصبی کے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"اللهم ألعن فلانا عبدكَ ألف لعنة مؤتلفةغير مختلفة اللّٰهم أخز

طوسی متوفی ۴۶۰ھ کی ہیں۔

(۱) ① فصل الخطاب کرمانی:۱۹۵② من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۷، حق الیقین:۵۱۶③ الکتاب المبین ج ۱ ص ۶۰۲④ فصل الخطاب کرمانی:۲۶۳، انوار نعمانیہ:۳۰۸، الکتاب المبین ج ۱ ص ۶۰۲۔

(۲) فصل الخطاب کرمانی: ۲۶۳، الکتاب المبین جلد ۱ ص ۶۰۲۔

عبدكَ في عبادكَ وبلادكَ واصيلة حرنا ركَ وأذقه أشد عذابک"[1]

① اگر ناصبی مارا جائے تو اس کی دیت شکاری کتے کے برابر بھی نہیں۔② زنے یھودیه وزنے نصرانیه بهتر است از زنے ناصبیه[2]

مسئلہ طینت.......اضحوکہ

مسئلہ طینت یہ ہے کہ) طینت کہتے ہیں مٹی اور گارے کو۔ اللہ نے بہت بڑی اچھی مٹی پیدا فرمائی پھر اس میں اچھا پانی ڈالا اس کا گارا بنایا پھر بہت گندی شوریلی مٹی اور گندے پانی سے گارا بنایا جو اچھی طینت سے لوگ بنتے ہیں وہ سیرۃ و صورت کے لحاظ سے اچھے ہوتے ہیں اور جو لوگ گندے گارے سے بنتے ہیں وہ برے ہوتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اماموں کو بنایا ہے اچھے گارے اور اچھی مٹی سے لیکن باقی شیعوں کے لیے اور بنیادی جز تو رکھا اچھے گارے اور باقی سنیوں والا گندھا گارا بنا دیا۔

اور ناصبوں کا اصل جز تو رکھا گندے گارے کا لیکن باقی شیعوں والا اچھا گارا ملا دیا تو شیعوں کا اصل ہے اچھے گارے سے گندے اعمال سنیوں کے گارے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں تو ہر کوئی اپنے اصل کی طرف جائے گا شیعوں کے برے اعمال تو تھے سنیوں کے گارے کی وجہ سے اس لیے شیعوں کے گناہ سنیوں کو ہو گا، اب سنیوں میں اصل گندا گارا تھا اچھا گارا تو شیعوں سے آیا اس لیے اللہ تعالیٰ انصاف کریں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں شیعوں کو سنیوں کے گندے گارے کی وجہ سے عذاب نہیں دوں گا اس لیے شیعوں سے گندا گارا اور ان کے عذاب سنیوں کو دے دیے جائیں گے اور شیعوں کے اچھے گارے کی وجہ سے سنیوں نے اچھے کام کیے ہوں گے اچھے اعمال گارے سمیت شیعوں کو مل جائیں گے۔

---

(۱) الفروع من الکافی جلد ۳ ص ۱۷۹، باب الصلاۃ علی الناصب۔

(۲) ① انوار نعمانیہ جلد ۲ ص ۳۰۸۔ ② مجالس المومنین: ۱۴۵، مجلس: ۵۔

امام بخاری پر جرأت

①لعنت خدا کی بخاری لکھنے والے پر اور اس کی شرح کرنے والے پر۔②اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب کے مصنف حافظ شمس الدین ذہبی ہیں (ذهبي از جمله سنيان ناصبي است)۔③إن الناس كلهم أولاد بغايه ما خلا شيعتنا[۱]۔

کتب اہلسنت پر جرأت

اہلسنت کی کتب احادیث یا فقہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائی ہے نہ خود لکھی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ اہلسنت کی تمام کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں۔(حقیقت فقہ حنفیہ:۲۰)

مؤطا امام مالک جھوٹ کا پلندہ ہے......بخاری شریف بھی جھوٹ کا پلندہ ہے..... صحیح مسلم بھی جھوٹ کا پلندہ ہے...... سنن ابی داؤد بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔(حقیقت فقہ حنفیہ:۲۱)

امام محمد باقر کی گستاخی

ایک بات جو انہوں نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور امام باقر کی طرف منسوب کی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

> ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں گئے وہاں روٹی کا ایک ٹکڑا پایا اٹھا کر غلام کو دے دیا اندر سے واپس آئے تو غلام سے روٹی کا ٹکڑا واپس مانگا غلام نے کہا کہ وہ تو میں نے خود ہی کھا لیا ہے فرمایا کہ توں آزاد ہے کیوں کہ میں نے نانا سے سنا ہے کہ کہ جو روٹی کا پڑا ٹکڑا صاف کر کے کھائے تو اللہ اسے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے میں کون ہوتا ہوں غلام بنانے والا۔ (مسند امام رضا، جلد ا ص ۱۴۵)

---

(۱) ① تحفہ حنفیہ:۱۷۲، غلام حسین نجفی ② مجالس المومنین:۱۳۰، مجلس:۴۰ ③ الکافی جلد ۸ ص ۲۸۵

مسند امام رضا میں جلد ۲ ص ۳۳۰ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی یہی روایت ہے یہی بات امام محمد باقر کی طرف منسوب کی ہے:

”دخل ۔۔۔۔۔ فوجد لقمة خبز في القذر فأخذها وغسلها وفعها إلى مملوك كان معه وقال تكون معك لآكلهاإذا خرجت فلما خرج قال لمملوك أين اللقمة قال أكلتها ياابن رسول الله فقال إنها ما استقرت في جوف أحد إلاوجبت له الجنة فاذهب فأنت حر فإني أكره أن أستخدم رجلامن أهل الجنة“ (من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۱)

(جنت میں داخل ہونے کا طریقہ دیکھا؟) امام محمد باقر کی یوں گستاخی کی کہ جنتی آدمی ان کا خادم نہیں رہ سکتا۔

امام محمد باقر کی طرف منسوب دوسرا مسئلہ:

”دخل ذات يوم الحمام فتنور (چونا لگایا) فلما أطبقت النورة على بدنه ألقى المئزر فقال له مولى له : بأبي أنت وأمي وإنك لتوصينا بالمئزر ولزومه وقد ألقيته عن نفسك فقال:ما علمت إن النورة قد أطبقت العودة“ (الفروع من الکافی، جلد ۶ ص ۵۰۳)

ایک آدمی نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھا! کہ اگر عالم ہے تو ایک بات بتا کہ ”الناس“ کیا ہے؟ ”اشبہ الناس“ کیا ہے؟ ”نساس“ کیا ہے؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الناس تو ہم امام ہیں اور اشبہ الناس ہمارے شیعہ ہیں غالی ہیں وہ ہم میں سے ہیں نساس سواد اعظم (اہلسنت) ہے یہ ”إن هم إلا كالأنعام بل هم أضل سبيلا“ چڑیا گھر میں بڑا بندر بالکل انسان کی طرح ہوتا ہے اسے بن مانس کہتے ہیں۔ (الروضۃ من الکافی: ۲۴۵)

کلمہ اسلام اور کلمہ رافضیت

جو کلمہ وہ پڑھتے ہیں وہ الگ ہے جو کلمہ ہم پڑھتے ہیں وہ الگ ہے ان کا اپنا کلمہ ان کے اماموں سے ثابت نہیں ہے لیکن ہمارا کلمہ ان کے اماموں اور کتابوں سے ثابت ہے۔

سوال: اللہ نے کون سا کلمہ پڑھانے کے لیے اپنا رسول بھیجا؟ رسول اللہ نے کون سا کلمہ پڑھا کر لوگوں کو مسلمان کیا؟۔

اگر رسول اللہ نے کلمہ ہمارا پڑھایا ہے تو ہم صحیح ہیں تم غلط ہو، اگر کلمہ تمہارا پڑھایا ہے تو تو صحیح ہو ہم غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ کلمہ پڑھانے کے لیے بھیجا "**لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ**" (حیاۃ القلوب ۲/۳، حصال شیخ صدوق قمی، ۲/۲۶۰)

رسول اللہ ﷺ نے آکر پڑھایا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اور کہا پڑھو "**لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ**" (حیاۃ القلوب ۲/۲۶۰)

حضور ﷺ کی مہر نبوت پر لکھا تھا "**لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ**" (حیاۃ القلوب ۲/۷۶) (فقال: یاعمر ذالبست ثوبا جدیدا فقل) **امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو نیا کپڑا پہنے تو پڑھ "لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ"** (الفروع الکافی ۲/۴۵۹) **امام جعفر صادق کا فرمان ہے کہ آدمی کے مرتے وقت اسے "لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ" کی تلقین کرو۔**[1]

سوال: کلمہ تو تمہارا بھی ثابت نہیں ہے کہاں سے قرآن میں؟۔

جواب: یہ دیکھو سورۃ محمد میں لکھا ہے "**لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ**" بعد والی سورۃ فتح میں لکھا ہے تم بھی سارے قرآن میں علی ولی اللہ ایک، وصی رسول اللہ دو، خلیفہ بلا فصل

(۱) من لایحضر الفقیہ ۱/۳۶، الکافی ۳/۱۲۱۔

تین حصے کہیں سے دکھادو۔

سوال: تمہارا کلمہ ایک جگہ پر نہیں ہے۔

جواب: ہم تم سے بھی نہیں کہتے کہ ایک جگہ دکھادو ہم کہتے ہیں کلمہ کا ایک حصہ اللہ کے متعلق ہے اور ایک حصہ رسول اللہ کے متعلق ہے تم کہتے ہو علی کے متعلق بھی ہے ہم نے دو کی بات کی دو جگہ دکھایا تم نے تین کی بات کی تیسری جگہ دکھادو۔

سوال: تمہارا کلمہ (حالاں کہ یہ تو متفق ہے) تمہاری کتابوں سے ثابت نہیں ہے۔

جواب: اس کلمہ میں تو اختلاف نہیں ہے تو ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے یا چلو تم ہی انکار کرتے تو ہم ثابت کر دیتے تم بھی انکار نہیں کرتے سارے سنی بھی پڑھتے ہیں۔ شروع سے لیکر آج تک مسلمان یہی کلمہ پڑھتے آتے ہیں اسمیں کوئی اختلاف نہیں ہے تم انکار کرو تو ہم ثابت کریں گے۔

امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب ’’کتاب الآثار صفحہ ۱۷۵، باب الاضحیہ میں عالی سند سے کلمہ ثابت ہے۔

اللہ کی طرف سے شیعوں کو قدرتی عبرت ناک سزا

آقا ﷺ کے والد اور والدہ کے خلاف زبان غلیظ استعمال کرتے ہیں اس لیے ان کو قدرتی سزا کہ جب ان کا کوئی مردہ ہوتا ہے تو اس کے ناک اور منہ سے منی بہتی ہے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ ”فإذاالله خلق خلاقين فإذا أراد أن يخلق“ اللہ نے پیدا کرنے والے فرشتے پیدا فرمائے ہیں ”فإذاخرجت منه الروح خرجت هذا النطفة منه كائناعينها“ (الاصول من الکافی ۳/۱۶۳) امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ مردہ سے منی کیوں خارج ہوتی ہے؟ فرمایا! جس نطفہ سے پیدا ہوا تھا وہی نکلتا ہے۔

”عن علي بن حسين قال:إن المخلوق لايموت حتى يخرج منه النطفة التي خلق منها فيه أومن عينه“ (الکافی ۳/۱۶۳)

مخلوق سے مراد جمیع مخلوق نہیں ہے تخصیص ہے تو آگے بھی تخصیص ہوسکتی ہے۔

”يحي ابن صابورقال سمعت أبا عبدالله يقول“

میت کی آنکھیں گیلی ہو جاتی ہیں اسے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے وہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کبھی دیکھا نہیں ہے کہ آدمی خوش ہو کر رو دیتا ہے وہ مومن ہوتا ہے جو خوش ہو تو ان کے عقیدہ کے مطابق مومن کون ہوگا؟

دوسری روایت: دائیں ہاتھ ٹیک پڑے یہ حسن حال کی علامت ہے حسنِ حال کس کا ہوتا ہے؟ (مومن کا) اور مؤمن ان کے ہاں کون ہے؟۔

شیعہ کتب سے بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم چار ہیں

وتزوج خديجة وهو ابن بضع وعشرين سنة،فولد له منها قبل مبعثه عليه السلام القاسم ، ورقية ، وزينب وأم كلثوم ، وولد له بعد ، المبعث الطيب والطاهر وفاطمة (الاصول من الکافی ج ا صفحہ ۴۳۹)

بنات اربعہ پر جب یہ روایت پیش کی جائے تو شیعہ حضرات دھوکہ دیتے ہیں کہ نیچے لکھا ہوا ہے "لم يولد إلا فاطمة" حالاں کہ لکھا یہ ہے کہ:

روي أيضا أنه لم يولد بعد المبعث إلا فاطمة وأن الطيب والطاهر ولد قبل مبعثه (الاصول من الکافی ج۳ص۴۳۹)

حیاۃ القلوب ج ۲ صفحہ ۸۷ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول لکھا ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اللہ کی رحمت ہو طاہر مطہر جس کا نام عبد اللہ تھا اور قاسم دونوں بیٹے خدیجہ سے پیدا ہوئے اور اسی طرح زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ اسی سے پیدا ہوئیں۔

حیاہ القلوب ج ۲ صفحہ ۵۸۸ میں لکھا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خدیجہ سے پیدا ہوے طاہر ، قاسم عبد اللہ زینب ، رقیہ ، ام کلثوم ، فاطمہ رضی اللہ عنہن فاطمہ کی شادی امیر المومنین سے ہوئی ، زینب کی شادی ابو العاص بن ربیع سے ہوئی ام کلثوم کی شادی عثمان سے ہوئی رخصتی سے پہلے فوت ہو گئیں پھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ کی شادی فرمادی۔

سوال:۔ باقی بیٹیاں تھیں تو وہ مباہلہ کے وقت کیوں نہ آئیں؟

جواب :۔ حیاۃ القلوب ج ۲ صفحہ ۵۸۸ پر جواب دیا ہے کہ مباہلہ کے وقت وہ فوت ہو گئیں۔ قرب الاسناد ص ۶ پر یہ روایت موجود ہے یہ سند معتبر ہے۔ مراءۃ العقول ص ۳۹۲ پر بھی چار روایت والی بیٹیوں موجود ہے خصال شیخ صدوق ص ۳۸ پر ہے کہ شیعہ کی ۴۵ کتابوں سے ثابت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں چار ہیں۔

سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا اس میں اختلاف نہیں ہے ۔فرق یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ نکاح رضامندی سے ہوا وہ کہتے ہیں یہ نکاح زبردستی ہوا ہے۔ ہم کہتے ہیں یوں کہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین ہے کہ ان کی بیٹی کو جبراً لیا گیا۔ یہ غیرت کے خلاف ہے۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین

رسائل شریف مرتضی ۴۳۶ھ میں لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ:

”والذي يجب أن يعتمد في نكاح أم كلثوم رضى الله عنها أن هذا النكاح لم يكن في اختيار ولا إيثار ولكن بعد مدافاعة “

معتمد علیہ بات یہ ہے کہ ام کلثوم کا نکاح عمر رضی اللہ عنہ سے جنگ سے بچنے کی وجہ سے بڑے انکار کے بعد ہوا ہے۔

①ولا يجوز أن يدفعها(يجحد)الاجاهل أومعاند ② قول إمام جعفر صادق:فی تزويج أم كلثوم فقال: إن ذلك فرج غصبناه③ أن عليا لما توفى عمر أتى أم كلثوم فانطلق بها إلى بيته حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے آئے④ وہ ام کلثوم سیدہ فاطمہ کے بطن مبارک سے ہوئیں۔⑤ ثم تناول يدأبى بكرفبايعه⑥ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجبوراً بیعت کی۔⑦ حضرت علی رضی اللہ عنہ تینوں کی بیعت کی اور وفاداری بھی کی۔⑧ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مسجد میں نماز پڑھی۔[1]

(۱) ① رسائل جلد ۳/ ۱۵۰ ② الکافی ۵/ ۳۴۶ ③ الفروع من الکافی ۶/ ۱۱۵ ④ منتھی الاعمال:۱۸۶،

شیعہ کا نعرہ چار یار حقیقت کیا ہے؟

وما من الأمة أحد بايع مكرها غير علي وأربعتها

(ابوذر، سلمان فارسی، مقداد بن اسود، عمار بن یاسر)

شیعہ کبھی حق چار یار کا نعرہ بھی لگاتے ہیں مراد یہ چار صحابی ہوتے ہیں۔ کبھی یوں بھی کہتے ہیں کہ ہم تو صدیق و فاروق کے غلام ہیں حالاں کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صدیق و فاروق تو علی ہیں۔ (احتجاج جلد ۱/۱۰۰)

۱۸۷⑤ احتجاج طبرسی ۱/۱۰۰⑥ الروضۃ من الکافی ۸/۲۴۶⑦ کتاب الآمال شیخ طوسی ۲/۱۲۱⑧ احتجاج طبرسی ۱/۱۱۱

چند اعتراضات کے جوابات

خلافت علی رضی اللہ عنہ پر استدلال نمبر ا

ایک دو باتیں جو تعلیل مسلم کے لیے وہ پیش کرتے ہیں

سورۃ مائدہ آیت نمبر:۵۵ آیت ولایت پیش کرتے ہیں(اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ)

تمہارے سردار اللہ اور اللہ کے رسول اور مومنین وہ جو نماز پڑھتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں پھر اس کے ساتھ دوسری روایت ملاتے ہیں، تمہارے ولی ہیں جھکے ہوئے ہیں رکوع کی حالت میں زکٰوۃ دیتے ہیں رکوع کی حالت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زکٰوۃ دی۔ اس سے ولایت علی رضی اللہ عنہ ثابت ہوگئی۔

جواب:۔ یہ رکوع شروع سے ان عنوان پر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے محبت نہ رکھو تم اہل ایمان سے محبت رکھو آگے بھی یہی بات چلی جارہی ہے۔ اول تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کبھی زکٰوۃ فرض ہی نہیں ہوئی پہلے زکٰوۃ فرض ہونا تو ثابت ہو پھر یہاں صیغے سارے جمع کے ہیں خواہ مخواہ ایک فرد مراد لینا خلاف ظاہر ہے ساتھ ولی کا معنیٰ سردار سے کرنا، اہل ایمان سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو انبیاء کے سردار بھی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انبیاء کا سردار قرار دینا اہلسنت اسے تسلیم نہیں کرتے بات ہمارے سے ہو رہی ہے۔ ولی کا معنیٰ یہاں پیارے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اگر بات ہے پیار کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیار کا کون منکر ہے ؟ یہاں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

خلافت ثابت کرنے کا کوئی یہ آیت ولایت بڑے زور شور سے پیش کر کے دھوکہ دیا جاتا ہے یہاں سے ولی سے مراد لے کر آگے کہتے ہیں علی ولی اللہ۔

پیارے تو سارے مومنین ہیں خلافت ثابت کرنے کے لیے معنی سردار یا حاکم کرتے ہیں کلمہ میں کہتے ہیں ”علی ولی اللہ“ علی اللہ کا حاکم سردار ہے معنی صحیح ہو گا یا غلط؟ صیغے سارے جمع کے ہیں مجازی معنی مراد لینا بغیر قرینہ کے غلط ہے، اگر ”یقیمون“ اور ”یُؤْتُونَ“ دونوں سے حال ہے ”وھم راکعون“ تو کلام مہمل نہیں ہوا؟ (مہمل ہو گیا) ” راکعون “ کا جو معنیٰ ہم لیتے ہیں لغوی معنیٰ کہ عاجزی کرنے والے ہیں تو معنیٰ مہمل نہیں ہوتا۔

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رکوع میں زکوٰۃ دی تو خلافت کے مستحق بن گئے کم از کم رکوع میں زکوٰۃ دینا مستحب تو ہوتا کہ جب زکوٰۃ دینی ہو تو رکوع میں کھڑے ہو جاؤ جب کہ شیعہ اس کے قائل نہیں پھر یہ معنیٰ مراد لیا جائے تو اس کا سیاق وسباق سے تو کوئی ربط نہیں ہے پھر پہلا لفظ ہے ”انما “یعنی صرف اللہ اور اس کا رسول اور بقول ان کے جو رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دے صرف وہ اس کا مطلب ہے کہ اگر ان کے بقول حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مان لیا جائے اول تو باقی گیارہ امام تو گئے۔

اگر ولی وہی ہو گا جو حالت رکوع میں زکوٰۃ دے تو پھر گیارہ اماموں کی حالت رکوع میں زکوۃ دینا ثابت کرو۔

خلافت علی رضی اللہ عنہ پر استدلال نمبر ۲

بخاری شریف میں ایک روایت ہے فضائل علی اور غزوہ تبوک میں بھی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: کہ علی رضی اللہ عنہ تجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تو میرے ساتھ اس طرح ہو جس طرح موسیٰ کے ساتھ ہارون تھے ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

وہ کہتے ہیں جب موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے تھے تو خلیفہ بنا کر گئے حضرت ہارون علیہ السلام کو حضور ﷺ نے فرمایا: تو وہاں اگر خلیفہ ہارون ہے تو یہاں خلیفہ کسے ہونا چاہیے ؟ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) وہاں جنہوں نے ہارون کو نہیں مانا انہوں نے گاؤ سالہ کو (ایک سالہ گائے کا بچہ) پوجا یہاں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانا تو انہوں نے پیر صد سالہ (سو سال کا بوڑھا یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو پوجا، یہ استدلال عوام میں خطرناک ہوتا ہے کہ اس امت میں علی رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے کوئی اور خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

جواب:۔ سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ واقعہ پیش کیسے آیا؟ اس کا سبب ورود کیا ہے ؟ آقا ﷺ غزوہ تبوک پر جا رہے تھے تبوک کا سفر کافی لمبا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آقا ﷺ گھر چھوڑ کر جاتے ہیں ضروریات کے لئے، گھریلو کام کاج ہے، سینکڑوں میل کا سفر ہے گھر کا آدمی ہونا ضروری ہے۔

فرمایا کہ "اخلفني في أهلي" آقا ﷺ باقی لشکر لے کر چلے گئے ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نہ جانے والے یا معذور ہیں یا عورتیں یا بچے ہیں یا پھر منافق ہیں۔

منافقوں نے یہ باتیں شروع کر دیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں کہ یہ کہاں لڑ سکتا ہے ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہوا یہ پیچھے سے پہنچ گئے آقا ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہوا؟ عرض کیا کہ وہاں یا عورتیں ہیں یا بچے ہیں اور لوگ یہ باتیں کرتے ہیں آپ مجھے وہاں چھوڑ کر آ گئے ہیں تو اس وقت فرمایا کہ:

> "تجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیچھے چھوڑ کر جانا عیب والی بات نہیں ہے حضرت ہارون علیہ السلام کو۔ اسی طرح یہاں علی کو چھوڑ کر جانا عیب والی بات نہیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس آ گئے"۔

استدلال کا دوسرا طریق

شیعہ کا استدلال ہے کہ "منزلہ ھارون " میں منزلۃ نکرہ مضاف ہو تو نکرہ میں عموم ہوتا ہے کیوں کہ "رکبت فرس زید " کا کیا مطلب ہے ؟ کہ زید کے سارے گھوڑوں پر سوار ہوا۔ تو یہاں بھی مضاف میں عموم مراد لینا غلط ہے دوسری بات یہ کہ مستثنیٰ متصل ہے یہ بھی غلط ہے کیوں کہ یہ سرے سے استثناء متصل ہے ہی نہیں کیوں کہ پھر تو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جتنی باتیں ہیں سب ماننا ہوں گی جب کہ دو باتیں ایسی ہیں جو تم بھی نہیں مانتے۔

حضرت ہارون علیہ السلام فوت ہو گئے انہوں نے ہارون کا جنازہ پڑھایا تو تم بھی یہ ثابت کرو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے پہلے فوت ہو گئے۔ تو ثابت ہوا کہ یہاں استثناء منقطع ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ ہماری دلیل ہے کہ رسول پاک ﷺ جب تشریف لے جارہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر گئے تشبیہ دی حضرت موسیٰ علیہ السلام استخلاف کے ساتھ جب حضرت تشریف لے جارہے تھے تو آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام معاملات میں خلیفہ بنا کر گئے تھے یا بعض میں تمام صحابہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم ساتھ ہیں اکابر صحابہ ساتھ ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں کہتے کہ نماز پڑھاؤ ابو بکر سے کہتے ہیں نابینے صحابی بن مکتوم سے کہتے ہیں کہ نماز پڑھاؤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا ناظم بنا گئے انتظامی امور بھی نہیں دیئے تھے تو خلافت مطلق نہ رہی خلافت مطلق ہوتی تو پھر معاملات میں انابت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملتی یہ تو اہم تھی۔

ہم کہتے ہیں کہ جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام عارضی نائب تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو ان کی نیابت خود بخود ختم ہو گی اسی طرح یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عارض نائب تھے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عارضی جانے کے بعد تو بنے حقیقتا جانے

کے بعد نہیں بنے۔اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے عارضی جانے کے بعد تونائب بنے دنیا سے جانے کے بعد نہیں۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

ہے مولا کا معنی کیا ہے ؟ ساتھی، دوست، پیارا، مولیٰ کا معنیٰ خلیفہ نہیں ہے، مولیٰ کا معنیٰ تو اس روایت میں موجود ہے کہ اے اللہ !جو علی سے پیار رکھے تو بھی اس سے پیار رکھ، اور جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ، کیا مطلب ؟ مولیٰ کا معنیٰ تو ہے پیارا تو خلافت کہاں سے ثابت ہوگئی۔ مولیٰ کا معنی دوست قرآن میں ہے، یہاں مولا کسے کہا گیا ہے ؟ تو مولیٰ کا معنیٰ خلافت میں کوئی نص صریح ہے ؟ مولا مختلف معنوں میں آتا ہے سردار، چچا، غلام، آقا، دوست، محبوب، پیارے کو مولیٰ کہتے ہیں۔

باغ فدک کی حقیقت کیا ہے؟

دلیل تو ہے نہیں طعن کرتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فدک نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کاغذ قلم نہیں دینے دیا۔

حقیقت

فدک کے سوال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ پیغام دیا اور طلب کیا تو آپ ﷺ نے جواب میں یہ بات بھیجی کہ نبیوں کا ورثہ نہیں ہوتا اس لیے ان کی میراث تقسیم نہیں ہوگی اس لیے اسے رسول اللہ ﷺ جس طرح چلاتے تھے اسی طرح چلایا جائے گا کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ آل محمد ﷺ کو جتنا ملتا تھا اتنا دیا جائے گا۔

احتجاج طبرسی: ۱۴۳ ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جواب یہ دے رہے ہیں:

> ”سیدہ یہ میرا جو بھی مال ہے سامنے ہے آپ امت کی سردار ہیں آپ کی اولاد کے لیے شجرہ نسب ہے میری جو ملکیت ہے اس میں آپ کا حکم چلے گا کیا آپ مناسب سمجھتی ہیں کہ میں آپ کے اباجان کی مخالفت کروں“

یہ جھگڑے والا جواب ہے یا صحیح جواب ہے؟ اور اگر سیدہ کے باغات پر قبضہ کرنا تھا تو (الکافی ۷/۴۷ میں لکھا ہے کہ سیدہ کے پاس باغ اور بھی تھے جو پہلے وقف کئے گئے تھے اگر قبضہ کرنا تھا تو ان سات پر بھی قبضہ کرتے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہی جواب حق الیقین: ۲۰۱ اور ص ۲۰۲ پر بھی لکھا ہوا ہے جہاں تک بات ہے کہ انبیاء کا ورثہ نہیں ہوتا یہ خود اصول الکافی ص: ۳۲ ج: ۷ پر موجود ہے۔ اس لیے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر

یہ اعتراض نہیں بنتا۔

نیز پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں فدک کیا کیا اگر صدیق اکبر نے غلط چلایا تھا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحیح کر دیا؟ اگر تبدیلی نہیں کی تو پھر اس کا مطلب تو یہی ہے کہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا صحیح کیا۔

قرطاس

کہ رسول اللہ ﷺ نے کاغذ قلم مانگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں دینے دیا۔ آقا ﷺ نے آخری وقت فرمایا کہ مجھے کاغذ قلم دو میں لکھ دوں کہ تم گمراہ نہیں ہوگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں نہیں نہیں ھمیان (بوقت بخار گفتگو) ہوگیا ہے "حسبنا کتاب اللہ" ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے حدیث قرطاس، بخاری شریف ۱/ ۲۲ میں مذکور ہے۔

کہتے ہیں کہ جی دیکھیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وحی کررو کا آقا ﷺ کی طرف ھمیان (جنون کی قسم) کی نسبت کی، حضور ﷺ کے سامنے زور سے بولے۔

مسئلہ قرطاس کی حقیقت

یہ بات یوم الخمیس کی اور وصال ہے پیر کے دن؟ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ کاغذ قلم لا دو میں تمہیں کچھ لکھ دوں میرے بعد تم گمراہ نا ہوؤ گئے تو اس میں بعضوں نے کہا کہ لاؤ، بعضوں نے کہا خیر ہے آپس میں باتیں ہوئیں جو کہہ رہے تھے لاؤ تو وہ کہہ رہے تھے کہ حضور ﷺ نے فرما دیا ہے کیا خواہ مخواہ فرمایا ہے؟ دوبارہ پوچھ لو تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بس ٹھیک ہے بس چھوڑو اٹھ جاؤ۔ (بخاری شریف:۴۲۹ ابن عباس یوم الخمیس)

اور آپ ﷺ نے موت کے وقت تین چیزوں کی وصیت فرمائی

مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو جیسے میں وفود سے برتاؤ کرتا ہوں میرے بعد بھی وہی کرنا تیسری چیز میں بھول گیا ہوں۔ واقعہ کے پانچویں دن وصال ہے یہاں کسی کا نام نہیں لیا تو حکم ہو گیا عام۔ اگر امر وجوبی ہے اور عمل نہیں ہوا تو گنہگار سارے ہوئے ان میں معصوم بھی

ہیں۔ اول تو آقا ﷺ نے خود تحریر نہیں کرنی تھی صحابہ کرام لکھا کرتے تھے تو اس کے مخاطب سارے موجود ین ہیں یہ امر شفقت کے لئے تھا کیوں کہ جب دین مکمل ہو چکا ہے اگر کوئی بات ہو گی تو یاد کر لیں گے۔

لیکن اگر کہتے ہیں کہ یہ نافرمانی ہے تو پھر جب آقا ﷺ نے فرمایا کہ لاؤ تو یہ ذمہ داری کس کی تھی؟ جو کتابت کیا کرتے تھے تو اس وقت کاتبین میں قریب ترین کاتب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں گھر کے فرد بھی وہ ہیں سب سے قریب گھر بھی ان کا ہے اب جب نہیں لائے تو سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پڑتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نہیں پڑتا پھر اگر اسوقت نہیں لائے تو بعد میں لاتے دوسرے دن، تیسرے دن لے آتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تو وہ وہاں بیٹھے رہے وہاں سے ہلے نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر بالفرض منع کیا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بات مانی کس کی؟ آقا ﷺ نے فرمایا لاؤ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ لاؤ تو سوال تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ہوتا ہے کہ انہوں نے بات کس کی مانی؟ آقا ﷺ کی یا عمر رضی اللہ عنہ کی؟

ہمارے ہاں یہ سوال ہی نہ تھا ہمارے نزدیک یہ شفقت تھی، یہ امتحان تھا جس میں صحابہ پاس ہوئے نہ لانے والے علی بھی ہیں نہ لانے والوں کا وفاع کرنے والا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر کہتے ہیں کہ امر وجوبی ہے تو سب گنہگار ہوئے بالخصوص حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر کے فرد ہیں آقا ﷺ نے سوال بھی کیا گھر میں تو ذمہ داری علی کی بنتی تھی کہ کاغذ قلم دیتے تو انہوں نے کیوں نہیں دیا؟ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے روکا تھا ہم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نہیں لائے تو ان کا مشورہ علی رضی اللہ عنہ کو بھی پسند آیا نبی کو بھی صحابہ کو بھی اور خدا کو بھی پسند آ گیا۔ خدائی تائید آ گئی کہ دوسرے اور تیسرے دن بھی نہیں لائے۔

باقی رہا کہ یوں فرمایا ”اَحجر“ کیا ویسے ہی کہہ دیا ہے؟ تو یہ جملہ کس نے کہا جو لکھوانے کے

حق میں تھے ان کا یا جو نہ لکھوانے کے حق میں تھے ان کا؟ تم جو نہیں لکھوا رہے "اَ حجر" تو یہ کس کا قول ہو سکتا ہے؟ (لکھوانے والوں کا) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یا تو کہو کہ وہ لکھوانے کے حق میں تھے جن کی طرف یہ قول منسوب ہو گا ماننا پڑے گا کہ وہ لکھوانے کے حق میں تھے۔

پھر یہ ہمزہ انکاری ہے قرینہ موجود ہے جو بخار میں بول رہا ہو اسے یوں تھوڑا کہا جاتا ہے کہ سمجھ لو۔ ورنہ تو کہا جاتا ہے کہ " حجر اترکوا " حجر کا معنی ہے کیا حضور ﷺ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ یہ معنیٰ بھی تو ہو سکتا ہے کہ صراحتا کوئی انکار والی بات ہے ہی نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم .... لفظ رسول اللہ کاٹ دو

خود شیعوں کے ہاں یہ بات موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی پاک ﷺ نے سیدھا حکم فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ)! معاہدہ میں سے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صاف الفاظ میں جواب دیا کہ میں نہیں کاٹتا تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صاف جواب دیا اگر ہر کام میں وہ کام نہ کرنا جو کہا جائے نافرمانی ہوتا ہے تو پھر یہاں کیا جواب ہو گا۔؟

اگر یہ امر جدید تھا تو چلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روکا علی رضی اللہ عنہ ڈر گئے تو پھر کیا حضرت رسول اللہ کا یہ حکم پہنچائے بغیر ہی دنیا سے تشریف لے گئے؟ نعوذ باللہ الزام آقا ﷺ پر آئے گا کہ انہوں نے خلافت و نبوت کا حق ادا نہیں کیا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ زندگی بھر اس کا تذکرہ نہیں کرتے کیوں کہ انہوں نے بات کو سمجھا تھا۔

قرآن اور لفظ شیعہ

① قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعًا وَّ يُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ

② و قال تعالیٰ: اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَ كَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ

③ و قال تعالیٰ: ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا

④ و قال تعالیٰ: وَ اِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ

⑤ و قال تعالیٰ: اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعًا

⑥ و قال تعالیٰ: فَوَجَدَ فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ يَقۡتَتِلٰنِ ۖ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ

⑦ و قال تعالیٰ: مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَ اتَّقُوۡهُ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۳۱ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَ كَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ[۱]

دھوکے کا پہلا طریقہ

کہ یہ لوگ کہاں کہاں سے کس انداز میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں،

(۱) ① سورۃ انعام:۶۵ ② سورۃ انعام:۱۵۹ ③ سورۃ المریم:۶۹ ④ سورۃ الصافات:۸۳ ⑤ سورہ روم:۴۰ ⑥ سورۃ القصص:۴۱ ⑦ سورہ روم:۳۱،۳۲

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے "وَ اِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ لَاِبۡرٰہِیۡمَ" لہٰذا ثابت ہوا کہ

جواب:۔ اس دھوکہ کا جواب آسان ہے کہ شیعہ کسی کے بھی طرف دار کو کہتے ہیں جو کسی کا طرف دار ہوتا ہے اسے اس کا شیعہ کہتے ہیں اور یہاں صرف شیعہ نہیں ہے بلکہ "شیعتہ" ہے اوپر سے بات آرہی ہے حضرت نوح علیہ السلام کی وہ موحد تھے، توحید پرست تھے، شرک کے خلاف آواز اٹھانے والے یہ پہلے نبی ہیں، ان ہی کی طرف داروں میں سے تھے ابراہیم یعنی مشرکین کے مقابلہ میں حضرت نوح علیہ السلام کے طرف دار تھے۔

اس آیت کا شیعان علی رضی اللہ عنہ یا ابن سبا سے ان کا کیا واسطہ ہے؟

تابع دار اچھوں کے اچھے ہوں گے بروں کے برے ہوں گے تو یہ برے ہیں صرف دعوے دار ہیں پھر شیعہ کوئی اصلاحی لفظ نہیں ہے تو شیعان علی کہتے ہیں شیعان نوح تو نہیں کہلاتے، مرید کسی بھی پیر کا ہو سکتا ہے اگرچہ ان دونوں کے پیر میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ شیعہ ہو گیا طرف دار اچھوں کا طرف دار اچھا ہو گا بروں کا طرف دار برا ہو گا اور اگر کوئی شیعہ کا دعویٰ کر کے گناہ کرے تو وہ زیادہ گنہگار ہو گا۔

دھوکے کا دوسرا طریقہ

پھر کہتے ہیں کہ شیعہ اسے کہتے ہیں جو دشمن کے مقابلے میں ہو موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آنے والے دو شخصوں کے متعلق فرمایا ہے کہ " ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ " یہ جو دشمن کے مقابلہ میں ہے وہ شیعہ موسیٰ ہے تو معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں ہے وہ شیعہ ہے اور علی کے دشمن کے مقابلہ میں شیعان علی ہیں، یا دشمن بنو یا شیعہ بنو۔

جواب:۔ بات صاف ہوئی کہ شیعہ بمعنیٰ گروہ ہے اچھے کا گروہ اچھا ہو گا اور برے کا گروہ برا ہو گا اور گروہ میں سے کہہ کر گناہ کرنے والا سب سے بڑا گنہگار ہے تم کہلاتے ہو حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے طرف دار لیکن تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرف دار ہو نہیں تم ہو جھوٹے دعوے دار، مومن اچھا ہوتا ہے لیکن جو ایمان کا جھوٹا دعوے دار ہو وہ زیادہ برا ہے۔

لغوی معنیٰ نہیں دیکھا جائے گا اب تم نے اپنا نام رکھ لیا ہے شیعہ اب کوئی کالا اپنا نام نور رکھ لے کوئی کنگال اپنا نام بادشاہ رکھ لے بے نمازی اپنا نام سجاد رکھ لے اب کوئی کہے کہ سچا برا ہے تو وہ کہے جی لغت کھولو یہ کروہ کرو ہم کہیں گے لغت میں تو اچھا ہے تو بہر حال برا ہے قرآن میں آقا ﷺ کے لیے نام احمد رکھا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ احمدی برے ہیں اب کوئی کہے کہ احمدی تو برا نہیں ہوتا تو ہم یہ دیکھیں گے کہ احمدی کہلاتا کون ہے؟ تو تلاش کرتے ہوئے نظر نہیں آئے گا۔

شیعہ اگر چہ لغت میں گروہ کو کہتے ہیں۔ گروہ وہ کہتے ہیں کہ شیعہ دشمن کے مقابلہ میں ہوتا ہے تو پھر وہ تو کھلے دشمن کے مقابلہ میں تھا۔ اس شیعہ نے بلایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مل کر دشمن کر مار دیا پھر فرمایا کہ شیعہ نے جو کام کروایا ہے اس سے شیطان کا کام کروا دیا ہے " اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ " فرمایا کہ یہ شیعہ دشمن بھی ہے غلط کام بھی کروا دیتا ہے اور ہے بھی کھلا دشمن۔ ور آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ " فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ " کہ میں مجرمین کی پشت پناہی نہیں کروں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شیعہ کو مجرم قرار دیا۔

اب دوسرے دن اس کا جرم ظاہر ہو گیا تو فرمایا "اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ " اس نے جب دوبارہ بلایا تو اب یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غوی کس کو قرار دیا؟ (شیعہ کو) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر بھی اس کے مسکین پن کو دیکھ کر اس کی مدد کرنا چاہی لیکن یہ شیعہ ڈر گیا کہ یہ مجھے ماریں گے کیوں کہ یہ اندر کا چور تھا تو فورا کہا:

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ

کل کی طرح تو آج مجھے بھی مارنا چاہتا ہے؟۔

اِنۡ تُرِيۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ جَبَّارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا تُرِيۡدُ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ

آپ زمین میں زور آور ہونا چاہتے ہیں آپ کی اصلاح کی نیت ہی نہیں۔

اب شیعہ حضرات حضرت موسیٰ کا گرفتار کرنے کے چکر میں ہیں تو اس شیعہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کی سازش بنوادی، تو کیا خیال ہے کہ یہ شیعہ کتنا خیر خواہ ہے دشمن کے مقابلہ میں۔

ورنہ ہم نے تو کہہ دیا کہ شیعہ گروہ کو کہتے ہیں کوئی سچا ہوتا ہے کوئی نام رکھوالیتا ہے سورۃ مریم میں یوں بھی تو ہے "ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا" اب یہاں بھی تو لفظ شیعہ ہے فرمایا کہ ان سب کو شیطانوں کو ہم جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے اور بڑے شیعوں کو ہم کھینچ کر نکالیں گے تو یہاں کہاں کھڑے ہیں شیعہ؟

سورۃ قصص (آیت نمبر ۱۵) کے بعد شروع میں دیکھ لیا ہوتا کہ سورۃ قصص کے شروع میں ہے "اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعًا" (آیت نمبر ۴۰) فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اہل زمین کو شیعہ بنا دیا، تو شیعہ بنانے کی کوششیں یا فرعون کے کیں یا یا خمینی نے کیں؟۔

یہ صرف نظر کیوں کیوں ہوتا ہے کہ فرمایا:

مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا

کہ انابت کرو اللہ کی طرف اللہ سے ڈرو نماز قائم کرو مشرکین میں سے نہ بنو کون سے مشرکین جنہوں نے دین میں تفریق کی اور بن گئے شیعہ۔

تو دین میں تفریق تم نے کی جو دین حضور ﷺ سے چلا آیا وہ تمہیں پسند نہ آیا..... جو کلمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔ وہ تمہیں پسند نہ آیا..... تمام اماموں نے پڑھا وہ تمہیں پسند نہ آیا..... تو حضور ﷺ سے دین آرہا ہے حضور ﷺ نے جسے امام بنایا وہ تمہیں پسند نہ آیا ..... وہ امام علی رضی اللہ عنہ کو پسند ہے..... حسن رضی اللہ عنہ پسند ہے..... حسین رضی اللہ عنہ کو پسند ہے..... یہ پیچھے کھڑے..... تفریق تم نے ڈالی اور بن گئے شیعہ۔

لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا

جنہوں نے تفریق کی وہ مشرک ہیں..... صحابہ توحید پر کھڑے ہیں..... تم گھوڑے کی پوجا کر کے بن گئے مشرک...... دین میں تفریق کر کے بن گئے شیعہ، ان کے لیے جو اس طرح ہو جائیں..... فرمایا کہ تم نے شیعوں کے رہنا ہے یا علحیدہ ہو جانا ہے۔ "لا تکونوا" یہ خطاب سب کو ہے کہ ان کے ساتھ نہ رہنا جنہوں نے دین میں تفریق پیدا کی اور بن گئے شیعہ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ

فرمایا کہ آپ کا ان شیعوں کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے جب مسلمانوں کو منع ہے اور حضور ﷺ کو فرمایا گیا ہے کہ آپ کا ان شیعوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور فرعون نے زمین والوں کو شیعہ بنالیا ہے وبتاؤ کہ تم اچھے ہو؟ تو یہ آیت ان کے حق میں ہوئی یا ان کے گلے پڑ گئی ؟(گلے پر گئی)

شیعہ کے متعلق شیعہ کتب کیا کہتی ہیں

یہ شیعہ ہیں اپنی اولاد کو ان سے بچانا کہیں مار نہ ڈالیں کہلاتے تابع دار ہیں اور ہوتے ہیں قاتل۔ اس سے بھی آگے امام علی رضا فرماتے ہیں کہ:

قال لي أبو الحسن لو ميرت شيعتي لم أجدهم إلا واصفة ولو امتحنتهم لما وجدتهم إلا مرتدين ولو تمحصتهم لمالم أجد هم إلا واصفة

لفظ شیعہ موجود ہے کہ نہیں ہے؟ اگر میں شیعہ کو پرکھوں تو کچھ نہیں پاؤں گا صرف یہ کباڑی ہیں اگر میں چھان بین کروں تو ہزار میں سے ایک بھی مخلص نہیں نکلے گا۔(روضہ من الکافی ۸/۲۲۸)

سچا شیعہ کون ہیں؟

ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں ہم شیعہ علی رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سچے تابع دار ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو بھی صحیح سمجھیں اور فعل کو بھی صحیح سمجھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے؟ فعل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے۔(نہج البلاغہ:۸،،۳ھ)

رافضی اور شیعہ میں فرق

شروع میں صرف یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضلیت دی جاتی تھی تو تشیع متقدمین کے عرف میں یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضلیت کا اعتقاد رکھنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اگرچہ شیخین کو افضل ہی سمجھا جائے۔ ہاں بعض لوگوں کے مذہب میں شیخین سے افضلیت بھی تھی۔

اور متاخرین کے عرف میں جو تشیع ہے وہ تو رفض محض ہے رافضی غالی کی روایت نہیں مانی جائے گی۔ لہٰذا ان کی روایت تہذیب التہذیب ۱/ ۹۴ میں ہے کہ قابل قبول نہیں ہے۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں

① بدعت صغری یعنی غلو فی التشیع ② بدعت کبریٰ جیسے رفضل کامل

بدعت کبریٰ میں غلو ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنا آج تک کوئی اچھا آدمی ان میں سے نہیں سنا۔(میزان الاعتدال:۵/۳۹۶)

پوری تفصیل شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”ارشاد الشیعہ“ص۱۹ پر بڑی وضاحت لکھی ہے کہ متقدمین کون ہیں اور متاخرین کون ہیں حد فاصل ۴۵۶ھ ہے اس سال سے پہلے والے متقدمین اور بعد والے متاخرین ہیں۔[1]

رقم طراز ہیں کہ شیعہ دو قسم کے ہیں اول وہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضلیت دیتے ہیں انہیں تفضیلہ کہتے ہیں وہ انہی احادیث کو جانتے مانتے ہیں جو اہلسنت کی ہیں۔ دوم وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ نے گناہ کیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ کی بیعت چھوڑ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے تھے۔

(۱) تفسیر مواہب الرحمن، سورۃ رحمن پارہ:۲۷، ۹/۱۱۴، ص۹/۱۱۶۔